ماہ رمضان نیکیوں میں گزارنے، گناہوں سے بچنے، نفلی عبادات کی ترغیب پر مشتمل
نصیحت آموز بیانات کا مجموعہ

تحفۂ رمضان

انٹرنیشنل اسلامک اسکالر
مُبَلِّغ دعوتِ اسلامی مولانا عبدُالحبیب عطاری

ماہِ رمضان نیکیوں میں گزارنے، گناہوں سے بچنے، نفلی عبادات کی ترغیب پر مشتمل
نصیحت آموز بیانات کا مجموعہ

تحفۂ رمضان

انٹرنیشنل اسلامک اسکالر
مبلغِ دعوتِ اسلامی مولانا عبد الحبیب عطّاری

فہرستِ کتاب

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
فہرست	1	استقبالِ رمضان کی تیاری کیجئے	27
پہلے اسے پڑھ لیجئے	8	رمضان کے لئے اہتمام	28
بیان 1 : پیارے آقا کا رمضان	12	انتہائی اہم مسئلہ	28
دُرودِ پاک کی فضیلت	13	مسجد میں صاف ستھرے داخلہ	29
3 باتیں اہم ہیں	14	نبی پاک اور رمضان	30
آمدِ رمضان ہے	15	روزہ رکھو صحت پاؤ	31
زندگی عبادت میں گزاریئے	17	رمضان کو رمضان کی طرح گزاریئے	32
نیکیوں والی لمبی عمر	18	اپنی صحت کا خیال کیجئے	33
خوشی منائی جائے یا غم؟	19	مغفرت کی کروانے کی ٹینشن لیجئے	33
فکرِ آخرت پیدا کیجئے	20	رمضان کی بے حرمتی سے بچئے	35
رمضان اور مغفرت کا سامان	21	رمضان میں گناہوں کا انجام	5
رمضان میں یہ کام کیجئے	22	گناہوں کی عادت چھوڑ دیجئے	36
حضور رمضان کیسے گزارتے تھے؟	24	رمضان میں سخاوتِ مصطفیٰ	38
استقبالِ رمضان کی تیاری	24	عبادت کا پلان تیار کیجئے	39
استقبالِ رمضان اور مسلم ممالک کے انداز	25	دعاؤں کی عادت بنایئے	40
مصر میں استقبالِ رمضان	25	20 رکعت تراویح ادا کیجئے	40
مراکش میں استقبالِ رمضان	26	غلط فہمی دور کرلیجئے	41
دیگر اسلامی ممالک کا انداز	26	تلاوتِ قرآن کیجئے	41

رمضان نیکیوں کا مہینہ	42	روزہ اور ٹائم پاس	62
بیان 2 : ہم اور رمضان	45	رمضان کی اہمیت	64
دُرودِ پاک کی فضیلت	46	اپنی بخشش کروالیجئے	65
غموں سے مت گھبراؤ	51	ماہِ رمضان اور ہمارا انداز	65
پریشانی اور زندگی ساتھ ساتھ	51	رمضان اور نبی پاک کے شب و روز	66
کروڑوں سے بہتر زندگی	52	(1)عبادت میں مصروف	67
ہم اور ہماری نعمتیں	53	(2)خوب سخاوت فرماتے	67
مقابلہ بازی چھوڑ دیجئے	54	(3)تلاوت قرآن	68
نعمتیں بڑھانے کا فارمولا	54	رمضان اور بدبخت	68
درود پاک پڑھتے رہیے	55	خود کو سدھار لیجئے	69
غریبوں کی مدد کیجئے	55	قبر کا خوفناک منظر	70
نیکی اور سوشل میڈیا	56	گناہوں سے توبہ کرلیجئے	71
آلِ رسول کی خدمت کیجئے	56	اس بار رمضان عبادت میں	72
کمائی کا کچھ حصہ سیدوں کے نام	57	ادائیگی زکوۃ پر شکر کیجئے	73
استقبال ماہِ رمضان	58	قارون کا خزانہ	74
اسلام اور آسانیاں	59	پیسے جا نہیں آرہے ہیں	75
ہم اور اسلام	60	صدقہ کس کو دیں؟	75
ایک اپیل ڈاکٹرز حضرات سے	61	بیان 3 : رمضان اور قرآن	78
علماء سے پوچھئے	61	دُرودِ پاک کی فضیلت	79
اللہ کا محبوب روزہ دار	62	رمضان میں سجدے بڑھائیے	82

www.dawateislami.net

رمضان سے فائدہ اٹھایئے	83	فضول باتوں میں وقت ضائع	98
کاش! پورا سال رمضان ہوتا	83	قرآنی پیغام	98
رمضان میں گناہ توبہ توبہ	84	قرآن کی اہمیت کو سمجھیے	99
تقویٰ کسے کہتے ہیں	85	دین سیکھنا آسان ہو گیا	100
رمضان اور تقویٰ	86	(1) تفسیر صراط الجنان	100
حرام کاموں سے بھی رک جایئے	87	(2) عجائب القرآن مع غرائب القرآن	101
آنکھ، کان اور زبان کا روزہ	88	(3) اے ایمان والو!	101
رمضان اور آسمانی کتابیں	88	ہم نے بخشش کروانی ہے	102
قرآن سے کتنا تعلق ہے؟	89	استطاعت کے مطابق سخاوت	103
منی آرڈر کو خط سمجھ لیا	89	زکوٰۃ بوجھ نہیں ہے	105
قرآن کے ساتھ ہمارا رویہ	90	زکوٰۃ لینے والا محسن ہے	105
قرآن سے دوستی کر لیجئے	91	بہترین سیونگ	105
قرآن کے سچے واقعات	91	پہلے حقدار کون؟	106
حضرت ذوالقرنین کے سفر	92	دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات	107
پہلا سفر	93	دعوتِ اسلامی کے فلاحی کام	107
دوسرا سفر	93	اعلیٰ فطرہ دیجئے	108
تیسرا سفر	94	راہِ خدا میں اعلیٰ چیز خرچ	109
یاجوج ماجوج	94	فالتو ہے خیرات میں دیدو	110
اسفار ذوالقرنین اور سبق	95	مدنی چینل دیکھتے رہیے	111
یاجوج ماجوج کی تعداد	96	**بیان 4: غزوہ بدر کا واقعہ**	112

دُرودِ پاک کی فضیلت	113	**بیان 5: شان مولا علی**	142
ماں سے زیادہ مہربان	120	دُرودِ پاک کی فضیلت	143
واقعہ بدر	121	خدا ورسول کا پیارا	145
اصحاب بدر کا اکرام	124	اسلام کے خلاف ایک غلط فہمی	146
نقشہ بدر کو سمجھئے	124	تعارف مولا علی	148
رحمت والی بارش	125	مولا علی کا حلیہ	149
کم زیادہ ہو گئے	126	مولا علی کا بچپن	150
جنگ میں نیند آنا	126	مولا علی کی پہلی غذا	150
شہادت کے لئے رونا	128	عرب کے سردار حیدر کرار	151
دو ننھے غازی	128	شان علی بزبان نبی	152
غزوہ بدر اور آسمانی مدد	129	اسلامی بھائی چارہ	153
کفار نیست و نابود ہو گئے	130	سخاوت اور خودداری کی اعلیٰ مثال	153
مٹ گئے مٹانے والے	130	مسلمانوں کی مدد کیجئے	154
چھوٹا پرندہ بڑی تباہی	131	کر بھلا ہو بھلا	154
جنگ بدر کا نقشہ حضور جانتے ہیں	133	تم میرے بھائی ہو	156
مالک کل کہلاتے یہ ہیں	134	کم عقلوں کو ایک مشورہ	156
مردے سنتے ہیں	135	صدیق و عمر اور محبت علی	157
یارسول اللہ کی کثرت کیجئے	136	خلفائے راشدین کی شان	157
یہ رب کے بندے ہیں	137	اہل بیت اور صحابہ کی اہمیت	158
احد پہاڑ کی خوشی	139	مولا علی اور قرآن	159

www.dawateislami.net

سیرت مولا علی سے سبق	160	دُرودِ پاک کی فضیلت	177
نماز درست کیجئے	161	آسمانی کتاب میں ذکر علی	179
نگران شوریٰ کی بات	161	تعارف شیر خدا	181
عبادت کا درست طریقہ	162	کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم کہنے کی وجہ	183
اب تو سمجھ جائیے	163	مولا علی ابوتراب ہیں	184
دین کا ستون	164	سیلاب ٹل گیا	185
نماز کورس کرلیجئے	165	بی بی مریم کی کرامت	188
فرامین مولا علی	166	قرآن میں امتی کی کرامت	189
پہلی بات: صرف رب پر بھروسہ	166	مولا علی اور تلاوت قرآن	190
دوسری بات: گناہوں سے ڈرتا ہے	167	مولا علی کا فہم قرآن	190
گناہ یاد ہیں	167	شان علی بزبان نبی	190
سبق آموز حدیث	168	رمضان میں عبادت کہاں گئی؟	191
صحابہ کا خوف خدا	169	قرآن مجید کو تھام لیجئے	193
روز ایک گناہ ہو تو!!!	170	شان علی اور کلامِ الٰہی	193
تیسری بات: علم سے کیسا شرمانا	171	قارون کی تباہی کی ایک وجہ	195
چوتھی بات: نہیں جانتا منع کردے	171	سخاوتِ علی	197
پانچویں بات: صبر کی اہمیت	172	کاروبار میں جھوٹ کیوں؟	198
مولا علی کا عشق رسول	172	اللہ پاک کو سخی پیارا ہے	199
مولا علی کا یقین	173	خاتون جنت کی سخاوت	201
بیان 6 : سیرتِ مولا علی	176	صدقہ کیجئے	202

ریاکاری کی سزا	203	نعمتوں کو نیکیوں میں لگایئے	230
مولا علی کی تین فضیلت	204	بہانے مت بنایئے	231
میرے حیدر فاتح خیبر	206	دوسرا قصور: مسکینوں کی مدد نہ کرنا	232
طاقت حیدری	208	سخاوت کا انعام	232
سردی گرمی دور ہوگئی	210	دولت پر مت اترایئے	234
شہادت علی	210	شکر گزاری کے نظارے	234
بیان 7: مانگنے والی رات	212	غریبوں کو تلاش کیجئے	235
دُرودِ پاک کی فضیلت	213	FGRF اور خدمت انسانیت	236
فرشتے کی طاقت	214	تیسرا قصور: بری صحبت	237
دربار رسالت میں حاضری لگوایئے	215	چوتھا قصور: آخرت کا انکار	238
سلامتی والی رات	218	آخرت کی فکر کیجئے	238
فرشتوں کا قرب	219	عقلمندی کا ثبوت دیجئے	239
اپنی جان کی فکر کیجئے	220	موت اچانک آئے گی	241
نامہ اعمال میں سب کچھ ہوگا	221	**بیان 8: شب قدر کیسے گزاریں؟**	242
نیکیاں بھول جایئے گناہ یاد رکھئے	222	دُرودِ پاک کی فضیلت	243
نیکیاں یاد ہیں گناہ کیوں نہیں	223	شب قدر کیوں کہتے ہیں؟	246
میں کہاں جاؤں گا	225	شب قدر میں عبادت کی فضیلت	246
رحمت الٰہی ہماری امید ہے	226	شب قدر اور امت محمدیہ	247
پہلا قصور: نماز نہ پڑھنا	229	ہزار مہینوں سے بہتر رات	247
نماز کی پابندی کیجئے	229	شب قدر کی بہترین دعا	247

شب قدر پوشیدہ کیوں؟	249	(3) گویا شب قدر حاصل کرلی	257
اللہ کا ولی کوئی بھی	250	(4) نوافل کی کثرت	257
قرآن کریم کا بہترین انداز	251	(5) صدقہ کیجئے	258
ہزار مہینوں کا مطلب کیا؟	252	(6) والدین کی قبور	258
صحابہ کرام اور نیکیاں	253	بزرگ کا تجربہ اور شب قدر	258
نیکیوں میں کمتر	254	27ویں رات شب قدر	259
ہر سیر کا سوا سیر ہے	254	شب قدر کی علامات	260
احسان فراموشی اچھی نہیں	255	دل زندہ رہے گا	261
شبِ قدر اس طرح گزاریں	256	رحمت الٰہی اور اعلانِ معافی	261
(1) شبِ قدر تلاش کیجئے	256	فاروق اعظم کی عید	263
(2) نبی پاک اور شب قدر	256	ماخذ و مراجع	265

www.dawateislami.net

اسے پڑھ لیجئے

رمضان شریف وہ مبارک مہینہ ہے جس کا ذکر خود ربِ کائنات نے قرآنِ مجید میں فرمایا ہے۔ یوں تو سال کے 12 مہینے اللہ پاک کے بنائے ہوئے ہیں لیکن جس خصوصی انداز کے ساتھ رمضان کا ذکر قرآن میں موجود ہے، وہ اس مہینے کی بے مثال فضیلت اور عظمت پر دلالت کرتا ہے۔ ماہ رمضان کی مزید عظمت، شرافت اور بزرگی بڑھانے کے لئے اس میں:

✿ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ✿ جہنم کے دروازوں پر تالے لگا دیئے جاتے ہیں ✿ شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے ✿ نفل کا ثواب فرض کے برابر کر دیا جاتا ہے ✿ فرضوں کا ثواب 70 گنا تک کر دیا جاتا ہے۔ اس کا پہلا عشرہ ✿ رحمت، دوسرا ✿ مغفرت، تیسرا ✿ جہنم سے آزادی کا ہے ✿ روزانہ افطار کے وقت 10 لاکھ مسلمان بخشے جاتے ہیں ✿ اس میں لیلۃ القدر جیسی رات رکھی گئی جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

پہلے زمانے میں لوگ رمضان شریف کا بے صبری سے انتظار کرتے، اس کے آنے کا باقاعدہ اہتمام کرتے اور اپنے آپ کو رمضان میں عبادت کے لئے تیار کرتے تھے، وہ لوگ رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں میں دنیاوی چیزوں سے کنارہ کش ہو کر اپنے رب سے لو لگاتے، گناہوں کی مغفرت طلب کرتے اور اپنی روح کو پاکیزگی بخشتے تھے۔ وہ عام مہینوں کی نسبت اس میں زیادہ عبادت کرتے تھے۔

یہ وہ دور تھا جب مسلمان رمضان سے قبل ہی اپنی روحوں کو عبادت کے لئے تیار کرتے، مساجد کو سجاتے اور غریبوں اور مسکینوں کی مدد کے لئے تیاریاں کرتے تھے۔ یقیناً

ہمارے اسلاف نے رمضان المبارک کا ایسا ادب و احترام کیا جس کا یہ مہینہ حقدار تھا۔ ان کے دلوں میں اس مہینے کی وہ عظمت رچی بسی تھی جو ایک سچے مومن کے دل میں ہونی چاہیے۔

ہمیں غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ آج ہم رمضان کس طرح گزارتے ہیں؟ کیا ہم واقعی رمضان شریف کا وہ ادب و احترام بجالارہے ہیں جس طرح ہمارے اسلاف بجا لاتے تھے؟ کیا ہمارے دلوں میں اس مہینے کی وہ عظمت باقی ہے جو پہلے مسلمانوں کے دلوں میں رچی بسی تھی؟ یقینی طور پر صورتحال یکسر مختلف نظر آتی ہے۔ روزوں کا ایک خاص مقصد ہے اور آج کا مسلمان، بلاشبہ روزہ تو رکھتا ہے، لیکن افسوس کہ بہت سے لوگوں کے لئے یہ محض ایک رسم بن کر رہ گیا ہے اگرچہ بہت سے لوگ روزے رکھتے ہیں، لیکن ان کی توجہ عبادات اور تزکیۂ نفس کی بجائے کھانے پینے، تفریح اور دنیاوی سرگرمیوں پر مرکوز رہتی ہے۔

بازاروں میں رش بڑھ جاتا ہے، گلیوں میں کرکٹ ٹورنامنٹ ہوتے ہیں، لڈو اور تاش کی بازیاں چلی جاتی ہیں اسی طرح لوگ فضول گفتگو میں وقت ضائع کرتے ہیں اور عبادات سے غفلت برتتے ہیں۔ افسوسناک پہلو یہ بھی ہے کہ بہت سے لوگ رمضان میں صرف کھانے پینے پر توجہ دیتے ہیں جبکہ روزے کا اصل مقصد تقویٰ اور تزکیۂ نفس حاصل کرنا ہے۔

یاد رکھئے! روزہ صرف بھوکا اور پیاسا رہنے کا نام نہیں ہے بلکہ اس کا اصل مقصد تو تزکیۂ نفس اور تطہیر قلب ہے۔ آج کا مسلمان روزہ تو رکھ لیتا ہے مگر گناہوں سے باز نہیں

آتا۔ روزہ رکھ کر "ٹائم پاس" کے نام پر فلمیں اور ڈرامے دیکھنے میں گزار دیتا ہے۔ سوشل میڈیا پر بے مقصد گھنٹوں گزارے جاتے ہیں اور گناہوں سے بھرپور Shorts اور Reels دیکھ کر اپنی آنکھوں اور دلوں کو آلودہ کیا جاتا ہے۔

ایسے حالات میں یہ بہت ضروری ہے کہ ہم رمضان المبارک کی حقیقی روح کو سمجھیں اور اپنی زندگیوں میں تبدیلی لائیں۔ اسی مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے انٹرنیشنل اسلامک اسکالر و مبلغ دعوت اسلامی **مولانا عبدالحبیب عطاری** نے اپنے بیانات کے ذریعے مسلمانوں کو یہ احساس دلایا ہے کہ رمضان نیکیاں کرنے کا مہینہ ہے، عبادت کرنے کا مہینہ ہے نیز انہوں نے اپنے بیانات میں اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ ہمیں اس مہینے میں خود کو گناہوں سے بچانا ہے اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنی ہیں۔

مولانا عبدالحبیب عطاری کے انہی بیانات کو ایک کتابی شکل بنام **تحفۂ رمضان** دے دی گئی ہے۔ ان شاء اللہ! یہ کتاب پڑھنے والے کو رمضان کی حقیقی روح سے روشناس کروائے گی اور اسے اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی ترغیب بھی دے گی۔ بیانات کو کتابی شکل دینے کا اولین مقصد مبلغین کی سہولت اور آسانی ہے تاکہ مبلغین کو سہولت ہو، ان بیانات کو سن کر لوگ نصیحتوں پر غور کریں گے اور رمضان کی اہمیت کو پہنچائیں گے، اپنا وقت فضولیات کے بجائے عبادت میں لگائیں گے۔ یقیناً **تحفۂ رمضان** مبلغین کے لئے ایک قیمتی تحفہ ثابت ہوگی اور اس کے ذریعے وہ رمضان المبارک کے موضوع پر مؤثر انداز میں بیان کر سکیں گے۔

اس کتاب میں بیانات کے درج ذیل موضوعات ہیں:

- ✿...پیارے آقا کا رمضان
- ✿...ہم اور رمضان
- ✿...رمضان اور قرآن
- ✿...غزوہ بدر کا واقعہ
- ✿...شانِ مولا علی
- ✿...سیرتِ مولا علی
- ✿...مانگنے والی رات
- ✿...شبِ قدر کیسے گزاریں؟

ہمیں چاہئے کہ ہم اس رمضان کو اپنی زندگیوں میں تبدیلی لانے کا ذریعہ بنائیں اور آئندہ رمضان تک نیکی اور تقویٰ پر قائم رہنے کا عہد کریں۔ یہی رمضان المبارک کی حقیقی روح ہے اور اسی میں ہماری دنیا اور آخرت کی کامیابی مضمر ہے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ ہمیں رمضان کی قدر کرنے اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

نیچے دیئے گئے Icon یا کوڈ کے ذریعے آپ مولانا عبدالحبیب عطاری کے سوشل اکاؤنٹس، ویب سائٹس اور موبائل ایپ تک باآسانی رسائی حاصل کرسکتے ہیں۔

Scan کیجئے

Click کیجئے

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Go To Index

16 مارچ 2023 جامع مسجد فیضان جیلان، کلفٹن، کراچی، پاکستان

پیارے آقا کا رمضان

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...3 باتیں اہم ہیں
- ...زندگی عبادت میں گزاریئے
- ...خوشی منائی جائے یا غم؟
- ...رمضان اور مغفرت کا سامان
- ...استقبالِ رمضان اور مسلم ممالک کے انداز
- ...نبی پاک اور رمضان

نوٹ: **Youtube** پر یہ بیان دیکھنے کے لئے۔

Click کیجئے

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

درود پاک کے بے شمار فضائل و برکات ہیں۔ بہت ساری احادیث فضائلِ درود میں ملتی ہیں۔ درود پاک کے فضائل تو ہم سنتے رہتے ہیں۔ آج ایک ایسی حدیث بیان کروں گا جس میں درود پاک کی اہمیت تو پتہ چلے گی لیکن یہ بھی اندازہ ہو گا کہ درود نہ پڑھنا یہ کتنی بڑی بد بختی اور کتنی بڑی محرومی کا سبب بن سکتا ہے بلکہ سچی بات یہ ہے کہ اگر صرف اسی حدیث کے متعلق بیان کروں اس کے علاوہ دوسرا موضوع نہ بھی بیان کروں تو اس حدیث کے تحت اتنی باتیں ہو سکتی ہیں کہ بیان کا سارا وقت اسی میں گزر جائے گا۔ حدیث پاک یہ ہے:

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: مَنْ اَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَلَمْ يَصُمْهُ فَقَدْ شَقِيَ جس نے ماہِ رمضان کو پایا اور اس کے روزے نہ رکھے وہ بد بخت ہے۔ رمضان بھی ملا اور روزے بھی نہ رکھے۔ جنہیں شریعت روزہ چھوڑنے کی اجازت دیتی ہے وہ الگ بات ہے مگر استطاعت ہے پھر بھی روزے نہ رکھے، روزے رکھ سکتا ہے اور نہیں رکھے۔ وہ بد بخت ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں: وَمَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبَرَّهُ

فَقَدْ شَقِیَ جس نے اپنے والدین یا ان دونوں میں سے کسی ایک اور پایا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا وہ بدبخت ہے۔نبی پاک نے فرمایا: وَمَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَقَدْ شَقِيَ جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا وہ بھی بدبخت ہے۔(1)

اب یہ سمجھنے والی بات ہے: کس کی زبانِ مبارک سے یہ الفاظ نکل رہے ہیں، "**وہ بدبخت ہے**" یہ کون کہہ رہا ہے؟ یہ وہ فرما رہے ہیں، جنہوں نے بخت جگائے ہیں، جنہوں نے نصیب جگائے ہیں، جنہوں نے بھاگ جگائے ہیں مگر وہی کہہ دیں کہ یہ بدبخت ہے تو اس شخص کی بدبختی کا عالم کیا ہو گا؟ آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ہی ناراض ہو جائیں تو کس سے جا کر شفاعت کی خیرات مانگیں گے؟

3 باتیں اہم ہیں

یہ 3 باتیں بڑی اہم ہیں:

(1) رمضان آنے والا ہے، رمضان میں خوب عبادت کرنی ہے اور نیت کریں کہ پورے روزے رکھنے ہیں، ان شاء اللہ۔ ہمارے ذہن میں کبھی بھی روزہ نہ رکھنے کا تو تصور ہی نہیں ہونا چاہیئے۔ بھئی! مسلمان کیسے روزہ نہیں رکھ سکتا؟ میں دوبارہ کہہ دیتا ہوں جو اجازتیں ہیں وہ الگ بات ہے لیکن لوگ خوامخواہی روزے قضا کر رہے ہوتے ہیں، اس کی بالکل اجازت نہیں ہے۔

(2) پھر فرمایا کہ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا وہ بھی بدبخت ہے۔ بیشک ساری دنیا کے لوگ بولیں کہ بڑا خوش قسمت ہے، بڑا کاروبار ہے، بڑا نام ہے، بڑا بخت والا ہے مگر

1...مجمع الزوائد، 3/340، حدیث:4773۔

ماں باپ ناراض ہیں تو وہ بد بخت ہی ہے اور یاد رکھئے گا: جس سے ماں باپ ناراض، اس سے رب بھی ناراض، جس سے ماں باپ راضی اس سے ربّ بھی راضی۔ یہ فارمولا یاد رکھ لیجئے اور جس سے ربّ راضی اس سے سب راضی۔ جی ہاں! اگر واقعی ترقی کرنی ہے، واقعی دنیا اور آخرت کی برکتیں حاصل کرنی ہیں تو اپنے ماں باپ کو راضی رکھنا ہے۔ انہیں ناراض نہ ہونے دیں۔

(3) اور تیسرے نمبر پر فرمایا جس کے پاس میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ پڑھے اب یہ بڑا مسئلہ ہے۔ پورا پورا دن گزر جاتا ہے لوگ درود نہیں پڑھتے۔ پورا پورا مہینہ گزر جاتا ہے درود نہیں پڑھتے، ایسا نہ کریں۔ اپنی روٹین میں، اپنے ٹائم ٹیبل میں روزانہ درود ٹائم شامل کریں ان شاء اللہ اس کی برکتیں ملیں گی۔ آیئے! مل کر محبت کے ساتھ باآواز بلند درود پڑھ لیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آمد رمضان ہے

اے عاشقان رسول! الحمد للہ! ایک مرتبہ پھر ماہِ غفران آنے والا ہے۔ چند دنوں بعد اعلان ہو گا کہ مبارک ہو ماہ رمضان کا چاند نظر آگیا ہے۔ یہ اعلان سنتے ہی عاشقان رسول جھوم اٹھیں گے، چہروں پر تازگی آجائے گی، مسجدوں کی رونق بڑھ جائے گی، تراویح کا سلسلہ ہو گا، کوئی نوافل کی کثرت کر رہا ہو گا، کوئی تلاوت قرآن کی سعادت پا رہا ہو گا۔ سحر و افطار کی رونقیں ہوں گی اور ان شاء اللہ! زندگی کا لطف دوبالا ہو رہا ہو گا۔

خدا کی ہے عنایت ماہِ رمضان آنے والا ہے
ہوئی مولا کی رحمت ماہِ رمضان آنے والا ہے
خوشی سے جھومتا ہے دل مچی ہے قلب میں ہلچل
ملی عاشق کو فرحت ماہِ رمضان آنے والا ہے

ماہِ رمضان کے بارے میں قرآن مجید فرقان حمید میں کس خوبصورت انداز میں ایک اعلان کیا گیا ہے چنانچہ قرآن پاک کے دوسرے پارے سورہ بقرہ، آیت نمبر 185 میں اللہ پاک فرماتا ہے :

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُؕ (پ:2،بقرہ:185)	ترجمہ کنزُ العرفان: رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی ہے اور فیصلے کی روشن باتوں (پر مشتمل ہے۔) تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے۔

اس آیت کریمہ میں رمضان کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ فرض روزوں کے لئے ایک مہینہ مخصوص ہے اور وہ مبارک مہینہ ماہِ رمضان ہے۔

بھائیوں بہنوں کرو سب نیکیوں پر نیکیاں
پڑگئے دوزخ پے تالے قید میں شیطان ہے

سبحان اللہ ! رمضان پالینا، رمضان مبارک کی بابرکت، مقدس، منور گھڑیوں تک پہنچ جانا یہ بہت بڑی سعادت ہے، رمضان کے روزوں اور اس میں عبادت کی اہمیت کو سمجھئے گا۔ کمال کی حدیث اور بہت خوبصورت واقعہ سنانے جارہا ہوں، چنانچہ

زندگی عبادت میں گزاریئے

حضرت طلحٰہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ دو شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور دونوں نے کلمہ پڑھا اور درجہ صحابیت کے مرتبے پر پہنچ گئے یعنی دونوں صحابی ہو گئے۔ (دونوں ہی نیک، پرہیز گار تھے، البتہ) ان میں سے ایک عِبَادت و ریاضت میں بہت زیادہ محنت کیا کرتے تھے، چنانچہ جو زیادہ عبادت گزار تھے، یہ ایک مرتبہ کسی غزوے میں شریک ہوئے اور شہید ہو گئے پِھر ایک سال کے بعد دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ کا بھی اِنتقال ہو گیا۔

حضرت طلحٰہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان دونوں کے دُنیا سے جانے کے بعد ایک رات میں نے خواب دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ میں جنّت کے دروازے پر کھڑا ہوں، یہ دونوں صحابیٔ رسول بھی وہیں موجود تھے، اتنے میں جنّت کے اندر سے کوئی باہَر آیا اور وہ صحابی جن کا اِنتقال ایک سال بعد ہوا تھا، اِنہیں لے کر جنّت میں چلا گیا، تھوڑی دیر کے بعد پِھر وہ باہر آیا اور وہ صحابی جو ایک سال پہلے شہید ہوئے تھے، اب کی بار انہیں لے کر جنّت میں داخِل ہو گیا۔

صحابی بڑے حیران ہوئے کہ شہید ہونے والے بعد میں جنّت میں جارہے ہیں اور جو شہید بھی نہیں ہوئے، نارمل زندگی گزاری، نارمل انتقال ہوا اور یہ پہلے جنّت میں چلے گئے۔ بڑے کنفیوز، حیران بھی ہوئے کہ یہ معاملہ کیا ہے؟ سبحان اللہ! صحابہ کرام میں ایک بڑا خوبصورت انداز تھا۔ جب بھی کوئی بات ذہن میں کنفیوژن پیدا کرتی، جب بھی کوئی مسئلہ پوچھنا ہوتا بلکہ کچھ بھی چاہئے ہوتا بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو جایا کرتے۔

ان کو یہ معلوم تھا:

واہ کیا جُود و کرم ہے شَہِ بطحا تیرا
"نہیں" سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

آقا کے پاس آکر عرض کرتے ہیں حضور! یہ ماجرا کیا ہے؟ شہید ہونے والا بعد میں اور شہید نہ ہونے والا پہلے جنّت میں چلا گیا؟ اب جو نبی پاک نے جواب ارشاد فرمایا: وہ سنئے گا۔ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اے صحابہ! تمہیں حیرانی کس بات کی ہے؟ عرض کی: یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ایک صحابی زیادہ عبادت گزار تھے، پھِر انہیں شہادت کا رُتبہ بھی مِلا، اس کے باوُجود وہ بعد میں جنّت میں داخِل ہوئے اور دوسرے صحابی جن کا ایک سال بعد انتقال ہوا، وہ پہلے جنّت میں داخِل ہو گئے، اس کا سبب کیا ہے؟ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی نے فرمایا: کیا یہ دوسرے صحابی ایک سال زندہ نہیں رہے؟ کہا: جی حضور! ایک سال زیادہ زندہ رہے۔ کیونکہ مسلمان تو ساتھ ہی ہوئے تھے تو شہید ہونے والے کی نسبت ایک سال رمضان کے زیادہ روزے نہیں رکھے؟ کہا: ہاں روزے تو ایک سال زیادہ رکھے ہیں۔ فرمایا: کیا اس نے وفات پانے والے صحابی سے زیادہ سجدے نہیں کئے؟ کہا ہاں سجدے بھی زیادہ کئے۔ تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، بس اسی وجہ سے ان دونوں کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے۔[1]

نیکیوں والی لمبی عمر

اللہ اکبر! یہ بات بڑی سمجھنے والی ہے۔ درازی عمر بہت بڑی سعادت ہے مگر سعادت

1...ابن ماجہ، 4/312، حدیث: 3925۔

پتہ ہے کس کے لئے ہے؟ اب ذرا سمجھئے گا۔وہ شخص جس کی عمر لمبی ہو اور نیکیاں بھی زیادہ ہوں۔ اس کے تو وارے نیارے ہیں مگر وہ بندہ جو گناہوں میں پڑا ہوا ہے اور اس کی لمبی عمر بھی ہے وہ تو پھنس گیا، اس کے تو پھر روز ہی گناہ بڑھ رہے ہیں۔ روز ہی نمازیں قضا کررہاہے۔ اس کی لمبی عمر اس کے لئے مشکل بن رہی ہے۔ جتنا جی رہاہے اتنے گناہ کررہا ہے مگر خوش نصیب وہ ہے جو جی بھی رہاہے، روز پانچ وقت کی نماز بھی پڑھ رہاہے۔ ہر رمضان میں روزے بھی رکھ رہاہے، ہر سال اپنی زکوٰۃ بھی دے رہاہے۔ اللہ توفیق دے تو حج بھی اور عمرے بھی اور نیکی کے کام کررہاہے تو اس کی لمبی عمر اس کے نامہ اعمال میں نیکیوں میں اضافے کا سبب بن رہی ہیں۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں: یا اللہ! نیکیوں والی، عافیت والی، روزوں والی، سجدے والی لمبی عمر عطا فرما۔ اب وہ سوچے کہ جس کی لمبی عمر تو ہے، 50 سال کا ہوگیا ہے، کوئی 40 سال کا ہوگیا ہے، کوئی 60 سال کا۔ نمازیں ہیں کہ نہیں؟ روزے ہیں کہ نہیں؟ سجدے ہیں کہ نہیں؟ میری بات کو سمجھئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہر گزرنے والا دن گناہوں میں اضافے کا سبب بن رہا ہو۔

خوشی منائی جائے یا غم؟

لوگ برتھ ڈے مناتے ہیں، بڑی خوشیاں مناتے ہیں بھئی! پندرہویں برتھ ڈے، تو بیسویں برتھ ڈے، تو پچیسویں برتھ ڈے۔ اگر غور کریں تو یہ ایک سال زندگی کا کم ہوگیا ہے۔ آپ تو برتھ ڈے انجوائے کررہے ہیں لیکن حقیقت میں آپ کی زندگی سے ایک سال کم ہوگیا۔ زندگی کیا ہے؟ زندگی برف کی سِل یا بلاک ہے۔ ہم سب کو ایک برف کا

بلاک دے دیا گیا ہے۔ جتنے یہاں موجود ہیں، سمجھ لیجئے ہمارے ہاتھ میں ایک برف دیدی گئی ہے، کسی کے پاس 10 سال کی ہے، کسی کے پاس 15 سال کی ہے، کوئی 50 سال کی لے کر آیا ہے، کوئی 100، 70 سال کی لے کر آیا ہے مگر روز پگھل رہی ہے۔ ایک دن گزرا، برف پگھل رہی ہے۔ پگھل رہی ہے، ہم میں سے کسی کو نہیں پتا کہ کہیں آج آخری رات نہ ہو۔ کل آخری دن نہ ہو۔ چار چھ دن ہی رہ گئے، ہم نہیں جانتے۔ ہم تو یہ بھی نہیں جانتے کہ رمضان بھی ملے گا کہ نہیں۔

اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ خیر سے، عافیت سے رمضان نصیب فرمائے، لیکن جب رمضان مل جائے تو اس رمضان کو آخری رمضان سمجھنا۔ ہمیں نہیں پتہ اگلا رمضان ملے گا کہ نہیں۔ پورے روزے، تراویح، اللہ پاک کی رضا والے کام کرنے ہیں۔ جو سمجھنے والی بات ہے کہ زندگی کی برف پگھل رہی ہے اور بیوقوف کون ہے کہ جو عبادت نہیں کر رہا، جو روزے نہیں رکھ رہا، جو سجدے نہیں کر رہا تو ہمیں یہ بات سمجھنی ہے کہ دن گزر رہے ہیں۔ میں تو موت کے قریب ہو رہا ہوں۔

فکر آخرت پیدا کیجئے

دنیا میں کیا ہوتا ہے؟ بچے بیٹھے ہیں، اسٹوڈنٹس بیٹھے ہیں، جیسے جیسے آپ کا امتحان قریب آتا ہے، ٹینشن بڑھتی ہے، تیاری بڑھتی ہے۔ یار اب جو چار دن رہ گئے ہیں، پانچ دن رہ گئے ہیں، 15 دن رہ گئے ہیں اور تیاری، ٹیوشن، نائٹ میں کلاسز۔ کیوں بھئی؟ اتنی تیاری کیوں؟ پورا سال نہیں پڑھا اب امتحان سر پہ آگیا ہے۔ تو ہر گزرنے والا دن بھی تو ہمیں موت کے قریب کر رہا ہے، ہماری موت آرہی ہے تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟

ہمیں بھی تیاری کرنی چاہیے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیث پاک نے سمجھا دیا ہے کہ جس کی زندگی ایک سال زیادہ ہوگئی وہ شہید سے پہلے جنّت میں چلا گیا۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں ۔ اے اللہ! طویل زندگی بھی دے اور نیکیوں والی زندگی بھی عطا فرما۔ اب ماہِ رمضان آنے والا ہے۔ کیا خوبصورت کلام کے اشعار ہیں:

میں رمضان المبارک پاؤں روزے سارے رکھ پاؤں
تو رکھ زندہ سلامت ماہِ رمضان آنے والا ہے
الٰہی عافیت دینا سلامت دل عطا کرنا
عطا کردے تو صحت ماہِ رمضان آنے والا ہے

رمضان اور مغفرت کا سامان

علمائے کرام فرماتے ہیں: ماہ رمضان المبارک میں مغفرت کے اسباب بڑھ جاتے ہیں۔ ✿ ماہ رمضان کا روزہ رکھنا سامان مغفرت ہے۔ ✿ ماہ رمضان میں قیام کرنا یہ بھی مغفرت کا ذریعہ ہے۔ ✿ ماہ رمضان کی شبِ قدر میں عبادت کرنا یہ مغفرت پانے کا ذریعہ ہے۔ ✿ روزہ دار کو افطار کروانا یہ بھی مغفرت کا ذریعہ ہے۔ ✿ غلام یا ملازم پر آسانی کرنا یہ بھی مغفرت کا ذریعہ ہے۔ ✿ رمضان المبارک میں ذکر اللہ کی کثرت کی جائے کہ حدیث پاک میں ہے: ماہ رمضان میں ذکر اللہ کرنے والا بخشا ہوا ہے۔[1] تو ذکر اللہ بھی مغفرت کا ذریعہ ہے۔ ✿ رمضان المبارک میں کثرت سے استغفار کرنے سے بھی بخشش

1…معجم اوسط، 4/338، حدیث:6170۔

کی خیرات ملتی ہے۔[1]

اللہ اکبر ! ذرا سوچئے توسہی !ماہ رمضان میں مغفرت کے اتنے سارے اسباب ہیں یعنی رمضان تو ہمیں بخشوانے آرہاہے۔ہم پر مہربانی کی جارہی ہے،ہمیں چانس دیا جارہاہے کہ اے میرے گناہ گار بندو!وہ مہینہ آنے والاہے جو تمہاری بخشش کے لئے ہے، توہمیں ماہ رمضان میں خوب عبادت کرنی ہے۔

رمضان میں یہ کام کیجئے

پیارے اسلامی بھائیو !ماہ رمضان میں جب ہم نے مغفرت کے اسباب سنیں ہیں تو ہم نے کیا کیا کرنا ہے؟ان کاموں کو ذرا غور سے سماعت کیجئے۔

1✿سب سے پہلے تو یہ کام کرنا ہے کہ ماہ رمضان کے آنے سے پہلے پہلے ہم پکی سچی توبہ کرلیں تاکہ گناہوں سے بالکل پاک اور صاف ہو کر رمضان المبارک کا استقبال کریں۔

2✿ماہ رمضان میں دوسرا کام کیا کریں کہ دن کا روزہ اور رات کا قیام۔یعنی تراویح اور نوافل ہر گز نہ چھوڑیں۔دوسرا کام یہ ٹارگیٹ لے لیں ۔

3✿تیسرا کام یہ کریں کہ نفس امارہ کی خواہشات کو روکنے کی بھرپور کوشش کریں ۔ کیونکہ شیطان تو بند ہوتا ہے لیکن ہماری عادتیں ہمارے ساتھ ہوتی ہیں تو ان عادتوں کی وجہ سے جو گناہ ہوتے ہیں ان سے بچ جائیں گے۔

علماء سے ایک سوال کیا گیا: ماہ رمضان میں شیطان بند ہوتا ہے تو بندہ پھر گناہ کیوں کرتا ہے؟ پھر غلط کام کیوں کرتا ہے؟ تو علماء نے بڑا پیارا جواب دیا کہ سائیکل پر پیڈل مارو،

1...لطائف المعارف،ص287۔

مارتے رہو تو چلتی رہتی ہے پھر اس کے بعد بہت سارے پیڈل مار کے روک دو تو پھر بھی کافی دیر تک چلتی رہتی ہے۔ فرمایا: 11 مہینے شیطان نے اتنے پیڈل چلا دیئے ہیں کہ باقی ایک مہینے کی گناہوں کی سائیکل ویسے ہی چلتی رہتی ہے۔ تو سائیکل کیسے رکے گی؟ جب ابھی سے بریک لگائیں گے تو رمضان تک گناہوں کی عادت پر بریک لگ جائے گی۔ ابھی سے تیاری شروع کر دیں کہ رمضان میں فلمیں نہیں دیکھوں گا، رمضان میں گناہ نہیں کروں گا، رمضان میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ اور ابھی سے گناہ چھوڑ دیجئے۔ رمضان کا کیوں انتظار ہے؟ ماہ رمضان کے استقبال میں گناہوں کو چھوڑنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

4✿ ماہ رمضان میں چوتھا کام یہ کریں کہ پورے دن میں تمام دنیاوی خیالات سے پاک ہو کر، سارے کاموں سے فارغ ہو کر بیٹھک تھوڑی دیر ایسی رکھنی ہے جس میں صرف اللہ کا ذکر کرنا ہے، درود پاک پڑھنا ہے۔ ذکر اللہ والوں کی مغفرت ہے تو اس کو ٹارگیٹ کرنا ہے، ہم نے مغفرت حاصل کرنی ہے۔

5✿ ماہ رمضان میں پانچواں کام یہ کریں کہ غریبوں اور مسکینوں کا خیال رکھیں۔ ماہ رمضان میں غریبوں پر وسعت کریں، غریبوں پر خرچ کریں، لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں۔

6✿ ماہ رمضان میں چھٹا کام یہ کریں کہ میں نے خوب تلاوت کرنی ہے۔ ماہ رمضان تو ہے ہی نزول قرآن کا مہینہ۔ میں نے دیکھا ہے کہ خوش نصیب لوگ خوب تلاوت کرتے ہیں۔ کوشش کریں، اللہ پاک توفیق دے تو 3 بار قرآن ختم کر لیں۔ 3 بار نہ کر سکیں تو کم از کم ایک بار تو ختمِ قرآن کر لیجئے۔ امام صاحب تراویح میں سنائیں گے وہ الگ ہے مگر ہم اپنی تلاوت سے کم از کم ایک بار قرآن پاک ضرور ختم کریں۔

حضور رمضان کیسے گزارتے تھے؟

اب میں یہ چاہتا ہوں کہ ہم یہ جانیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم رمضان کیسے گزارتے تھے؟ کیونکہ ہم تو امتی ہیں۔ آقا کو رمضان عطا کیا گیا۔ اب دیکھیں کہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا رمضان کیسا ہوتا تھا؟ اب غور سے سنتے جائیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ماہ رمضان میں پہلی ادا یہ تھی:

استقبالِ رمضان کی تیاری

رحمت عالم، نور مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ماہ رمضان کا بھرپور طریقے سے استقبال کرتے تھے۔[1] رجب آجاتا تو رجب سے ہی نبی پاک رمضان تک پہنچنے کی دعائیں کرنا شروع کردیتے تھے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَّ شَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ اے اللہ! رجب اور شعبان میں برکت دے اور ہمیں رمضان سے ملا دے۔ ہمیں رمضان عطا کردے۔ یعنی کتنا انتظار ہے کہ رجب آیا اور دعائیں شروع ہو گئیں۔ سبحان اللہ!

میرے آقا استقبال کے لئے اور کیا کرتے تھے؟ شعبان یہ رمضان کا پڑوسی مہینہ ہے۔ پیارے آقا شعبان کے مہینے میں کثرت سے نفلی روزے رکھا کرتے تھے گویا رمضان کا استقبال ہو رہا ہے اور رمضان آنے والا ہوتا تو اس کے پہلے استقبالیہ خطبہ دیتے۔ ماہ رمضان کے فضائل بیان کرتے، اس کی برکتیں بیان کرتے۔[2]

میرے آقا جب رمضان کا چاند نظر آتا تو چاند دیکھنے کی خاص دعا پڑھتے[3] اور آمد

1... لطائف المعارف، ص204۔
2... موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، 1/371، حدیث:41۔
3... کتاب الدعا للطبرانی، 5/311، حدیث:912۔

رمضان کی خوش خبریاں دیا کرتے۔[1]

ماہ رمضان جہاں میں پھر آیا | مغفرت کا پیام ہے لایا
رحمت حق کا ہو گیا سایہ | لحظہ لحظہ نزول رحمت ہے

استقبال رمضان اور مسلم ممالک کے انداز

ہمیں بھی چاہیے کہ ماہ رمضان کا استقبال کریں، اس کی خوشیاں منائیں، اس کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ آیئے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ دنیا بھر کے مسلم ممالک میں ماہ رمضان کا استقبال کیسے ہوا کرتا تھا؟ اور چند ممالک میں آج بھی کیسے ہوتا ہے۔

مصر میں استقبال رمضان

مشہور سیاح ابن بطوطہ لکھتا ہے: 727ہجری کی بات ہے۔ میں مصر کے ایک شہر میں تھا۔ شعبان المعظم کی 29 تاریخ تھی۔ وہاں کے قاضی صاحب، قاضی عزالدین کے گھر پر خوب اہتمام ہو رہا تھا۔ شام کے وقت وہاں علماء اور رؤسا ان کے گھر پر جمع ہو رہے تھے اور ہر آنے والے کا استقبال کیا جارہا تھا۔ اپنی اپنی جگہ سب بیٹھ گئے جب قاضی صاحب آئے تو اب یہ قافلہ دھوم دھام سے روانہ ہوا اور یہ سارے قافلے والے ایک بلند جگہ پر پہاڑ پر پہنچے۔ وہاں قالین بچھے ہوئے تھے، سب نے مل کر رمضان کے چاند کو دیکھنا شروع کر دیا۔ جیسے ہی چاند نظر آیا پھر وہاں دعائے خیر کی گئی اور اس کے بعد نماز مغرب ادا کی گئی اور اس کے بعد سارے شہر والے ہاتھوں میں فانوس، شمعیں، قندیلیں لئے گویا رمضان کا استقبال کرتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے اور اس کے بعد ہر سال ماہ رمضان کا

1...مصنف ابن ابی شیبہ، 2/419، حدیث:1۔

اسی طرح استقبال ہوتا۔ اور اسے یہ لوگ یومُ الرُّکْبَہ (یعنی سُواری کا دِن) کہتے تھے۔[1]

مراکش میں استقبالِ رمضان

مراکش اور اس کے اطراف کے ممالک ہیں وہاں کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ شعبان کے آخری عشرے سے ہی رمضان کے استقبال کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ لوگ اپنے گھروں کی صفائیاں کرتے ہیں، گھر میں رنگ و روغن کرواتے ہیں۔ جو چیزیں نئی لینی ہوتی ہیں وہ خرید لیتے ہیں اور اس کے بعد آمدِ رمضان پر ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں اور جب ماہ رمضان کا چاند نظر آتا ہے تو طرح طرح کے قصیدے پڑھے جاتے ہیں گویا اس کے استقبال کے گیت گائے جاتے ہیں۔

دیگر اسلامی ممالک کا انداز

اہلِ یمن کا بھی انداز بڑا نرالا ہے۔ جب ماہِ رمضان کی آمد ہوتی ہے تو اہلِ یمن کلام کے ذریعے، قصیدوں کے ذریعے رمضان کا استقبال کرتے ہیں۔ **اردن** میں جب چاند نظر آتا ہے، ہوٹل بند کر دیئے جاتے ہیں اور سحری کے وقت لوگوں کو جگانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ **موریطانیہ** میں رمضان المبارک کا چاند دیکھنے کا اہتمام ہوتا ہے اور جیسے ہی چاند نظر آتا ہے، ہر طرف خوشی پھیل جاتی ہے، لوگ ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں۔ **صومالیہ** میں آمدِ رمضان کی خوشی میں مساجد کو سجایا جاتا ہے۔ **ترکیہ** میں رمضان کو **مہینوں کا بادشاہ** کہا جاتا ہے اور **انڈونیشیا** کا تو عالم یہ ہے کہ وہاں لوگ رمضان کے چاند کی

1...رحلۃ ابن بطوطہ، 1/49۔

تعظیم میں ننگے پاؤں رمضان کا چاند دیکھنے کے لئے جاتے ہیں۔ رمضان آنے والا ہے، اس کا چاند دیکھنے جا رہے ہیں اور سبحان اللہ! مسجدوں میں صفائی کا اہتمام ہوتا ہے، راستوں کو سجایا جاتا ہے تو پتہ یہ چلا کہ اہل ایمان کا صدیوں سے یہ طریقہ ہے کہ اس مہینے کا استقبال کیا جاتا ہے۔

استقبال رمضان کی تیاری کیجئے

ویسے میں آپ سے بھی پوچھتا ہوں، آپ کے گھر میں اگر کوئی مہمان آنے والا ہو اور مہمان ایسا آنے والا ہو جس سے آپ کو بڑی محبت ہو تو آپ گھر کی اسپیشل صفائی کرواتے ہیں اور ایسا مہمان ہو جس کی آمد کا پورا برس انتظار ہو تو نئے نئے کھانے بناتے ہیں، گھر میں خوشبو کا اہتمام کرتے ہیں۔ رمضان تو وہ مہمان آرہا ہے جو ہماری مغفرت کروانے آرہا ہے۔ اللہ کی طرف سے ہمیں عطا کرنے آرہا ہے۔ پہلا عشرہ، عشرہ رحمت ہے۔ دوسرا عشرہ، عشرہ مغفرت ہے۔ تیسرا عشرہ، یہ جہنم سے آزادی کا عشرہ۔ ہر روز افطار کے وقت 10 لاکھ گنہگار بخشے جائیں گے۔

میں اور آپ سارا سال دعا کرتے ہیں: یا اللہ! ہماری سن لے، اے میرے مولیٰ! پکار سن لے۔ رمضان کی راتوں میں آسمان سے آواز لگائی جاتی ہے، ہے کوئی مانگنے والا کہ اس کی مراد پوری کردی جائے؟ ہے کوئی سوالی اس کا سوال پورا کیا جائے؟ ہے کوئی مغفرت کا طلبگار اس کی مغفرت کردی جائے؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا اس کی توبہ قبول کی جائے؟ یعنی ہمارے تو وارے نیارے ہوگئے۔ سارا سال شیطان ہمیں بہکاتا ہے، شیطان ہی کو بند کردیا گیا ہے کہ میرے بندو! آؤ رحمٰن کی عبادت کرلو۔ رحمٰن کی عبادت کرکے اپنی

جھولیاں بھر لو۔ تو بتایئے ہمیں کتنا اہتمام کرنا چاہیئے؟

رمضان کے لئے اہتمام

ہمیں رمضان کا اہتمام اس طرح کرنا چاہیئے کہ پہلے تو توبہ کرکے دل سجایئے کہ رمضان آنے والا ہے اب سے کوئی نماز قضا نہیں ہو گی، اب سے جھوٹ نہیں بولوں گا، اب سے حرام کام نہیں کرنا پھر اپنے گھر کی صفائی کیجئے۔ جی ہاں! یقین کریں آپ کو اسپیشل صفائی کرکے مزہ آئے گا، اسپیشل صفائی کروائیں کہ رمضان آنے والا ہے، گھر کے تمام برتن کپڑے، سب چیزیں صاف ستھری کرلیجئے۔ اگر اللہ نے توفیق دی ہے تو رمضان میں عبادت کے لئے ایک دو نئے جوڑے سلوا لیں کہ جب عبادت کروں گا تو اچھے کپڑے پہن کر عبادت کروں گا۔ یہ بھی ہمارے علماء کا طریقہ رہا، اولیاء کا طریقہ رہا کہ عبادت کا لباس الگ رکھا کرتے تھے۔

ہمارے ہاں بڑا مسئلہ ہے، مسئلہ کیا ہے کہ اول تو سارا سال مسجد میں نہیں آتے۔ اب جب رمضان آتا ہے تو سب نے آنا ہے۔ تو یہ بھی نہیں سوچتے کہ مسجد کا ادب کیا ہے۔ میلے کچیلے کپڑے، پسینے والے کپڑے، مسجد میں ایسے ہی آجاتے ہیں، خود کو بھی تکلیف، برابر والوں کو بھی تکلیف۔ آپ کو پتہ ہے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔

انتہائی اہم مسئلہ

ایک مسئلہ سمجھ لیجئے: خاص طور پر مغرب اور فجر کی نماز میں کیونکہ مغرب افطار کرکے پڑھنی ہے اور فجر سحری کرکے پڑھنی ہے۔ اب اتنا خیال نہیں ہے کہ ابھی کھانا کھایا ہے تو منہ اچھی طرح صاف کرنا چاہیئے اگر ہمارے منہ سے بدبو آرہی ہے تو ایسی بدبو

والا منہ لے کر تو مسجد میں آنا منع ہے۔وہ کچی پیاز، سموسے، پتہ نہیں ساری چیزیں افطار میں کھائی ہے۔اللہ کے بندو! یہ ساری چیزیں ہم مغرب کے بعد بھی کھا سکتے ہیں۔مغرب سے پہلے کھجور کھا لیں، پانی پی لیں اگر پھر بھی کھانا ہے تو فروٹ کھا لیں۔تا کہ آپ کے منہ میں بُو نہ ہو۔ویسے ہی آپ پورا دن بھوکے رہے ہیں اور اب منہ میں بدبو پیاز سموسے پتہ نہیں کیا کیا کھایا اور اللہ کے گھر میں آ گئے، آپ کو پتہ ہے جب بندہ نماز پڑھتا ہے، تلاوت کرتا ہے تو اس کے منہ کے ساتھ فرشتہ منہ لگا دیتا ہے۔(1) اُس وَقت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے، ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت تکلیف ہوتی ہے کہ اور کسی شے سے ایسی نہیں ہوتی۔(2)

مسجد میں صاف ستھرے داخلہ

رمضان میں ایک سنت کی بھی نیت کر لیں کہ ان شاءاللہ روزانہ کثرت سے مسواک کریں گے، ان شاءاللہ۔مسواک خرید لیجئے گا اور ساتھ رکھئے کیونکہ روزے میں ٹوتھ برش تو نہیں کر سکتے اور مسواک بھی نہیں کریں گے تو پھر تو منہ کا عالم خراب ہی ہو گا۔اللہ توفیق دے تو ایک اچھی سی عطر خرید لیجئے تا کہ جب مسجد میں آئیں تو اپنے جسم پر، اپنے کپڑوں پر خوشبو لگائیں اور اس نیت سے لگائیں کہ میرے آقا کی سنت ہے۔مجھے بھی بدبو تکلیف نہ دے میرے کسی ساتھی کو بھی تکلیف نہ دے۔تو اللہ کے گھر کا ادب، صفائی ستھرائی کا خیال رکھیں۔جتنا ادب کریں گے اتنا عطا کیا جائے گا۔وہ کہتے ہیں: با ادب،

1...شعب الایمان، 2/381، حدیث:2117۔
2...فتاوٰی رضویہ، 1/838، مفہوماً۔

بانصیب، بے ادب، بدنصیب۔ جی ہاں! جتنا ادب کریں گے اتنی برکتیں ملیں گی۔

نبی پاک اور رمضان

ماہِ رمضان میں نبی پاک کا انداز پتہ ہے کیا تھا۔ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رمضان آتا تو میرے آقا کے چہرے کا رنگ بدل جاتا تھا۔[1] آپ کے چہرے پر اتنا خوف طاری ہو جاتا۔ آپ فکر مند ہو جاتے تھے۔ اب پیارے آقا کس بات کے فکر مند ہیں۔ حضرت علامہ عبد الرؤف مناوی فرماتے ہیں: (رنگ اس لیے تبدیل ہو جاتا) کہ کہیں کوئی ایسا عارضہ لاحق نہ ہو جائے جس کی وجہ سے حقِّ عبودیت میں کمی ہو۔[2] جی ہاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم خوف فرماتے تھے کہ کہیں رمضان میں حق بندگی ادا کرنے میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔ یہ کون ہیں؟ یہ اللہ کے حبیب ہیں، ان کا یہ عالم ہے کہ آپ کا رنگ بدل جاتا کہ کہیں رمضان میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔ اور ہمارا عالم کیا ہے؟ ہم نے رمضان پیسے کمانے کا مہینہ بنالیا ہے کہ پیسے کمانے میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔ اور ہمارا حال یہ ہے کہ رمضان کو ہم نے فوڈ فیسٹیول بنا لیا۔ کچھ لوگوں نے فروٹ فیسٹیول بنا دیا۔ کچھ لوگوں نے اسپورٹس فیسٹیول بنا دیا، کھیل کود کا مہینہ اور کچھ لوگوں نے کمائی کرنے کا بزنس فیسٹیول بنا دیا کہ پیسے کمانے کا مہینہ اور چوتھی قسم بھی ہے شاپنگ کا مہینہ۔ توبہ توبہ کوئی تو کہے عبادت کا مہینہ ہے۔

چار دوست ملتے ہیں، کہتے ہیں: آج کہاں افطار کرنا ہے؟ آج سحری میں کہاں چلنا

1...شعب الایمان، 3/310، حدیث: 3625۔
2...فیض القدیر، 5/168، تحت حدیث: 6681۔

ہے ؟ آج رات کہاں گھومنا پھرنا ہے؟ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ چار دوست مل کر کہیں کہ آج تراویح کہاں پڑھنی ہے؟ رات کو بیٹھ کر تلاوت کہاں کرنی ہے؟ کہیں ذکر اللہ کی محفل ہو تو وہاں چلتے ہیں، کہیں درسِ قرآن سننے چلتے ہیں۔ چلو! اللہ کے گھر میں عبادت کرتے ہیں، یہ مہینہ عبادت کے لئے آیا ہے۔ ہر طرف بورڈ لگ جاتے ہیں: رمضان آفر فار برگر اینڈ فرائز تو فلاں فلاں مطلب ایسا لگتا ہے کہ مسلمان بیچاروں کو پورے سال میں ایک مہینہ کھانے کے لئے ملا ہے۔ حالانکہ یہ مہینہ روزے کے لئے ملا ہے، یہ عبادت کے لئے ملا ہے۔ ہم کیوں ایسا کرتے ہیں۔

روزہ رکھو صحت پاؤ

میں آپ کو سائنسی طور پر ایک بات بتاؤں۔ اب تو کہتے ہیں: بہت ساری چیزیں سائنس سمجھا دیتی ہے۔ کوئی کہتا ہے بیمار ہوں، روزے میں طبیعت ڈاؤن ہو جاتی ہے، کمزوری ہو جاتی ہے اس لئے روزہ نہیں رکھتا۔ حالانکہ نبی پاک نے ساڑھے 14 سو سال پہلے فرما دیا: صُوْمُوْا تَصِحُّوْا[(1)] روزہ رکھو تندرست ہو جاؤگے۔ اور آج جتنے بھی ڈاکٹر زیا ماہرینِ صحت ہیں وہ سب کہتے ہیں کہ جناب 14 سے 16 گھنٹے کی فاسٹنگ کریں تو آپ کے جسم میں بہت شاندار ری کوری شروع ہو جاتی ہے۔ آپ کا Diabetic لیول ٹھیک ہو جاتا ہے، آپ کا کولیسٹرول ٹھیک ہو جاتا ہے آپ کا وزن ٹھیک ہو جاتا ہے۔

آپ یقین کریں میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو پورا سال 16 گھنٹے بھوکے رہتے ہیں۔ ایک صاحب کہتے ہیں: میں روز 16 گھنٹے بھوکا رہتا ہوں اب میرا جسم بڑا فٹ

1... معجم اوسط، 6/146، حدیث: 8312۔

ہو گیا۔ میں نے کہا: اللہ کے بندے پھر روزہ ہی رکھ لیا کریں۔ اس نے کہا: آپ بات تو صحیح کر رہے ہیں، 16 گھنٹے تو میں ویسے ہی بھوکا رہتا ہوں، میں نے کہا: ایسا سسٹم بنالیں کہ سحری کرلیں، افطار کرلیں، آپ کو روزے کا ثواب مل جائے گا، روزے کی برکت سے ڈائٹنگ بھی ہو جائے گی۔ الحمد للہ! اس کے بعد سے اس نے روزے رکھنا شروع کر دیئے۔

رمضان کو رمضان کی طرح گزاریئے

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا، کاش! مسلمان نبی پاک کی بات مانتا، اب ڈاکٹر کی مان رہا ہے، جی ہاں !15، 16 گھنٹے بھوکا رہو تو جسم تندرست ہو جاتا ہے۔ باڈی اپنی بہت ساری ایسی چیزوں کو ختم کر دیتی ہے۔ نبی پاک نے تو فرمایا دیا تھا کہ روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے۔[(1)] ہونا یہ چاہئے تھا کہ ہم رمضان کا پورا مہینہ روزے رکھتے ہماری باڈی فٹ ہو جاتی۔ ہماری بیماریاں دور ہو جاتیں۔ ہماری اضافی چربی ختم ہو جاتی۔ ہمارا وزن کچھ اور اچھا ہو جاتا۔ مگر ہم ایسے لوگوں کو بھی جانتے ہیں جن کا رمضان میں وزن بڑھ جاتا ہے۔ کیوں بھئی! کیونکہ باقی دنوں میں تو ہم تین ٹائم کھاتے ہیں اور وہ لوگ رمضان میں 5 ٹائم کھاتے ہیں۔ 5 ٹائم کیسے کھاتے ہیں او بھائی! ابھی تو افطار میں پہلے ڈٹ کر کھائیں گے، پورا دن بھوکا رہا تھا۔ سحری میں ڈٹ کر اس لئے کھائیں گے کہ پورا دن بھوکا رہنا ہے۔ تو 2 ٹائم یہ ہو گئے اب تراویح کے بعد پھر بھوک لگے گی پھر کھانا ہے۔ رات کو دوستوں کے ساتھ 2 بجے پھر کھانا ہے۔ اتنا کھانا ہے تو باڈی کا حال کیا ہو گا!!!!

1...معجم اوسط، 6/146، حدیث: 8312۔

اپنی صحت کا خیال کیجئے

اس بار رمضان میں ایک اور ٹارگیٹ رکھ لیجئے کہ اپنی صحت بھی بہتر کروں گا۔ واقعی آپ کو یہ موقع مل رہا ہے کہ اگر آپ یہ فرائز اور اس طرح کی چیزیں جو آپ کی باڈی پر منفی اثرات مرتب کرتی ہیں وہ مت کھائیں۔ آپ رمضان میں غور و فکر کیجئے گا کہ 8 ویں، 10 ویں روزے سے آپ کو مسجد میں بہت زیادہ کھانسنے کی آوازیں سنائی دیں گی۔ شروع کے دو چار روزوں میں کم آئیں گی۔ اس کے بعد تراویح میں ہر دوسرا آدمی کھانس رہا ہو گا۔ کیوں کھانس رہا ہو گا؟ افطار میں سموسہ گرم اور شربت ٹھنڈا چاہیئے۔ افطار میں دونوں کی لڑائی ایک ساتھ کروانی ہے۔ پھر گلہ بھی تو بولے گا، احتجاج کرے گا۔ گلے خراب ہو جاتے ہیں، اگر کوئی ڈاکٹر بیٹھا ہو تو اس سے پوچھ لیجئے گا پیٹ کے مریض کلینک پر پہنچے ہوتے ہیں۔ ڈرپیں لگ رہی ہوتی ہیں، ڈائریا ہو رہا ہوتا ہے، وہ بھی دعا کرتے ہوں گے: یا اللہ! ہمارے رزق میں برکت دے اب ہم وہاں پر کھا کھا کر پہنچ رہے ہوتے ہیں۔

اس طرح کیسے عبادت کریں گے ؟ اگر کھانے کے لئے رمضان آیا ہے تو کیسے تراویح میں دل لگے گا؟ کیسے عبادت میں دل لگے گا؟ اپنے آپ کو فٹ رکھیں ، کھانا کم کھانا ہے تاکہ آپ زیادہ عبات کر سکیں۔ پیارے آقا فکر مند ہو جاتے، کلر تبدیل ہو جاتا تھا جبکہ ہمارے کچھ لوگوں کا کھا کھا کر کلر تبدیل ہو جاتا ہے۔

مغفرت کی کروانے کی ٹینشن لیجئے

اللہ کرے اس بار مجھے بھی یہ فکر ہو جائے کہ یا اللہ ! رمضان میں میری مغفرت

ہو جائے۔ میں کہیں رہ نہ جاؤں، اے کاش! ہمیں ٹینشن ہو جائے اور اس کی ٹینشن ہونا اچھی بات ہے کہ روز افطار میں 10 لاکھ بخشے جارہے ہیں میرا نام آیا کہ نہیں آیا۔ کہیں میں رہ تو نہیں گیا۔ ہر افطار کے وقت ہمارے ہاں دستر خوان پر بعض اوقات ہنگامہ مچا ہوا ہوتا ہے۔ جلدی شربت لاؤ، دہی بڑے نہیں آئے، فلاں نہیں آیا، سب کچھ چھوڑ دیجئے، مغفرت کا وقت ہے، ہاتھ اُٹھایئے اور رونا شروع کر دیجئے کہ یااللہ! آج بخشے جانے والوں میں میرا نام لکھ دے، میرے بچوں کا نام لکھ دے۔

میں آپ کو ایک اور مشورہ دیتا ہوں گھر کی خواتین وہ بھی بیچاری آخری منٹ تک کچن میں رہتی ہیں ان کو بھی بول دیا کریں کہ 10،15 منٹ پہلے کام کر کے آپ بھی آکر بیٹھ جائیں اور سبحان اللہ کراچی والوں کو تو یہ نعمت حاصل ہے کہ روزانہ افطار سے پہلے شاندار مدنی چینل پر پروگرام چلتاہے، باقی شہر والے بھی سن سکتے ہیں مگر مدنی چینل اور کراچی کی ٹائمنگ ایک ہی ہے، مدنی چینل پر فیضان مدینہ سے براہ راست امیر اہلسنّت کی دعائیں ، مناجات اور انتہائی رقت والا ماحول ہوتا ہے۔ ہمارے گھروں میں کیوں نہیں ہو سکتا؟

اگر فیضانِ مدینہ نہیں جاسکتے تو دستر خوان پر بیٹھے ہوں، والدہ بھی بیٹھی ہوں، بھائی بہن بھی بیٹھے ہوں ۔ بچے بھی بیٹھے ہوں، مدنی چینل سامنے ہو اور کاش سب کے آنسو بہہ رہے ہوں، یا اللہ! افطار کا وقت ہے ، آج 10 لاکھ بخشے جائیں گے۔ مالک! مجھے بھی بخش دے اور جیسے جیسے دن گزرتے جائیں، فکر بھی بڑھتی جائے کہ رمضان جارہاہے۔ میری بخشش ہوئی کہ نہیں۔ کونین کے والی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا عالم یہ تھا کہ آپ فکر مند رہتے

تھے ،خوف طاری تھا۔ اللہ کرے کہ اس رمضان میں ہم ایسی کوئی کیفیت بنانے میں کامیاب ہو جائیں۔

رمضان کی بے حرمتی سے بچئے

ماہِ رمضان کی بے حرمتی مت کرنا۔یہ جو رات بھر جاگ کر، کرکٹ کھیل کر، دوسروں کی نیندیں خراب کررہے ہیں ۔جو رمضان میں روزے قضا کرتے ہیں۔ معاذ اللہ !ایسے بھی لوگ ملے جو کہتے ہیں :رمضان میں اس لئے فلمیں ،ڈرامے دیکھتا ہوں کہ روزے میں ٹائم پاس ہو جائے۔ رمضان بڑا مقدس مہینہ ہے، اس کی بے حرمتی کی سزا بھی زیادہ ہے۔اس کو اس طرح سمجھیں کہ کوئی بندہ روڈ سے گزر رہا ہو۔وہاں گالی بکے، باہر کوئی بری بات کہے ،یہ حرام اور غلط ہے مگر یہی کام مسجد میں آکر کرے تو آپ کیا کہیں گے : اللہ کا خوف کرو، اللہ کے گھر میں گالی دے رہے ہو۔اِدھر بے حیائی کی بات کررہے ہو۔ زیادہ سے زیادہ شدت ہو جائے گی۔کوئی بندہ عام جگہوں پر گناہ کرے،غلط ہے ۔مکہ پاک میں جا کر کرے، زیادہ غلط ہے تو بالکل اسی طرح عام دنوں میں گناہ کرے غلط ہے لیکن رمضان میں کرے حالانکہ مسلمانوں کی آسانی کے لئے شیطان کو بھی بند کر دیا گیا۔اب بھی گناہ سے باز نہیں آرہا تو پھر اس کی سزا بھی سخت ہے۔

رمضان میں گناہوں کا انجام

اب سنیں علامہ ابن جوزی لکھتے ہیں: اللہ پاک کے آخری رسول،رسول مقبول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: میرے پاس جبریل امین حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ! روزِ قیامت ایک نوجوان کو لایا جائے گا وہ غمگین ہو گا، رو رہا ہو گا،

فرشتے آگ اور لوہے کے راڈ سے اُسے ہانک رہے ہوں گے،وہ نوجوان ایک ہزار سال تک الامان، الامان پکارتا رہا لیکن اس کو امان نہیں دی جائے گی۔ پھر اس نوجوان کو ایک ہزار سال کے بعد ربِ قہار کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا۔ اللہ پاک فرشتوں کو حکم دے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دو۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا:اے جبرائیل! یہ کون ہوگا؟ عرض کی: حضور! وہ آپ کا امتی ہوگا۔ فرمایا:اس کا کیا گناہ ہوگا؟ عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! یہ وہ بدنصیب ہے جس کی زندگی میں رمضان المبارک تو تشریف لایا مگر توبہ واستغفار کی بجائے ماہ رمضان کو اس نے گناہوں میں گزار دیا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! لوگ کہتے ہیں : ٹھیک ہے، چلتا ہے ۔ حالانکہ رمضان میں نہیں چلے گا۔ رمضان میں سوشل میڈیا سب سے زیادہ گناہ کروانے کا دروازہ ہے۔ رمضان میں عام طور پر لوگ فلمیں،ڈرامے نہیں دیکھتے۔لیکن موبائل توسب کے پاس ہے،ہر گروپ میں ایڈ ہیں، ہر پیج کو لائیک کیا ہوا ہے۔ہم نہیں بھی دیکھنا چاہتے تو جیسے ہی کلِک کرتے ہیں میوزک ، گانا،بے پردہ عورت ،ہم نے یہ سب کیوں دیکھنا ہے ؟ اتنی مشکل سے رمضان ملا ہے،کیارمضان اس لئے ملاہے کہ میں اللہ پاک کو ناراض کروں ؟

گناہوں کی عادت چھوڑ دیجئے

اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان میں

1...بستان الواعظین، ص188۔

کوئی گناہ کیا اس کے ایک سال کے اعمال برباد کر دیئے جائیں گے۔[1] ہمارا کیا بنے گا؟ ہمیں تو پتہ چلا ہے کہ رمضان میں بخشے جا رہے ہیں اور ہماری گناہوں کی عادت ہمیں مروا رہی ہے کیونکہ جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، لڑائی جھگڑے کرنا، بے حیائی کی باتیں کرنا یہ تو کئی لوگوں کی عادت میں ہے۔ رمضان آنے کے بعد بھی منہ سے جھوٹ نکل رہا ہوتا ہے۔ گالیاں نکل رہی ہوتی ہیں۔ کیونکہ عادت ختم نہیں ہوئی۔ ایسا تو ہرگز نہیں ہے کہ چاند نظر آیا اور ہم نے بٹن بند کر دیا۔ عادت تو ساتھ لگی ہوئی ہے۔ ہم نے توبہ بھی کرنی ہے اور بہت زیادہ احتیاط بھی کرنی ہے، خبردار بھی رہنا ہے کہ کوئی گناہ نہیں کرنا، ایک گناہ پر ایک سال کے اعمال برباد ہو جائیں گے۔

پیارے اسلامی بھائیو! خدارا! رمضان کو ہلکا مت سمجھئے، اسے عام مہینے کی طرح مت گزاریئے، یہ ہماری مغفرت کروانے، ہمیں رب سے قریب کرنے آیا ہے۔ اس میں گناہ نہیں کرنے، اس میں خطائیں نہیں کرنی، اس میں بے حیائی اور غلط کام نہیں کرنے۔ یہ توبہ کرکے بخشش لینے کا مہینہ ہے، کاروبار کے لئے بہت ٹائم پڑا ہے، لوگ ابھی بھی اپنے اسٹور بھر رہے ہوں گے کہ رمضان میں ریٹ بڑھا دیں گے۔ ایسا مت کیجئے، پورا سال کمالیں گے غریبوں کے لئے کچھ ڈسکاؤنٹ دے دیں۔ یہ مہینہ کمانے کے لئے نہیں آیا۔ یہ مساوات، یہ خیر خواہی، یہ محبت، یہ ایثار کے لئے آیا ہے۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ایک اور انداز آپ کو بتاؤں۔ دو انداز بتا دیئے اب تیسرا انداز سماعت کیجئے:

---

1 ... معجم اوسط، 2/414، حدیث: 3688۔

www.dawateislami.net

رمضان میں سخاوتِ مصطفٰی

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ایک انداز یہ تھا کہ آپ رمضان میں خوب سخاوت فرمایا کرتے تھے۔[1] راوی کہتے ہیں کہ جیسے تیز آندھی چلتی ہے میرے آقا کا دریائے سخاوت اس سے بھی زیادہ جوش میں ہوا کرتا تھا۔ آقا سے بڑا سخی کون ہے؟ آپ کا تو ویسے ہی دریائے سخاوت بڑا جوش میں ہوتا ہے مگر رمضان میں بے حد عطا فرماتے، جو آتا عطا فرماتے۔ کاش ہمیں بھی نبی پاک کی سخاوت کا کچھ قطرہ مل جائے اور ہم بھی سخاوت کریں۔ لوگوں میں تقسیم کریں۔ غریبوں کا خیال رکھیں۔

میں آپ کو ایک مشورہ دینا چاہتا ہوں ہو سکے تو ایک افطاری کسی غریب کے ساتھ بھی کرلینا، جی ہاں! اس کے دل میں خوشی داخل ہو جائے گی۔ افطاری کا سامان بانٹیں، جب اپنے بچوں کے لئے کپڑے لیں تو ایک جوڑا کسی غریب رشتے دار کے لئے، کسی غریب پڑوسی کے لئے خرید لیجئے، بعض اوقات لوگ کیا کرتے ہیں، افطاری بنائی جو بچ گئی وہ بچی ہوئی کسی کے گھر بھجواتے ہیں، ایسا مت کیجئے، جو آپ نے اپنے گھر والوں کے لئے بنائی ہے وہی تازہ افطاری دیجئے، بے شک آپ 4 کو نہ کھلائیں، ایک ہی کو کھلائیں مگر دل سے کھلائیں۔ بہترین کھلاؤ گے بہترین ملے گا۔ اچھا کھلاؤ گے اچھا ملے گا۔ اللہ پاک کی رضا کے لئے رمضان میں خوب سخاوت کریں۔ جنہوں نے زکوٰۃ دینی ہے اپنی زکوٰۃ پہلے سے نکال دیں تاکہ لوگوں کی عید اچھی ہو جائے۔ غریب لوگوں کے باقی کے معاملات بہتر ہو جائیں، تو نبی پاک رمضان میں خوب سخاوت کرتے تھے ان شاء اللہ ہم بھی کریں گے۔

1...رحلۃ ابن بطوطہ، 1/49۔

عبادت کا پلان تیار کیجئے

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا رمضان میں ایک خوبصورت انداز کثرت سے عبادت کرنا بھی تھا، بی بی عائشہ فرماتی ہیں: پیارے آقا عبادت پر کمر باندھ لیا کرتے تھے۔ پورا رمضان اکثر وقت بستر پر نہیں آتے تھے[1] یعنی آپ ساری ساری رات عبادت کرتے تھے۔ عبادت پر کمربستہ ہو جاتے تھے، عام دنوں میں جتنی عبادت فرمایا کرتے تھے، رمضان میں اس سے بڑھ کر عبادت فرمایا کرتے تھے، تو کیا ہمارا ایسا کوئی ذہن ہے؟ ہم نے کوئی پلان کیا ہے؟ اب میں نے رمضان میں اتنے نوافل پڑھنے ہیں، اتنی تلاوت کرنی ہے، قضائے عمری ہے تو وہ ادا کرنی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اپنے رمضان کو پلان کریں۔ پہلے تو یہ نیت کر لیجئے کہ جتنے نوافل ہیں، وہ پورے پڑھنے ہیں۔ ظہر میں چار سنت، چار فرض، دو سنت اور دو نفل بھی پڑھیں گے۔ عصر کی چار سنت غیر مؤکدہ بھی پڑھیں گے، چار فرض بھی پڑھیں گے۔ ان شاءاللہ، مغرب میں تین فرض، دو سنت، دو نفل اور دو اوابین بھی پڑھیں گے ان شاءاللہ، اور عشاء کی 17 پوری رکعتیں پڑھیں گے، ان شاءاللہ اور اللہ توفیق دے تو تہجد بھی پڑھیں گے ان شاءاللہ۔ اشراق، چاشت بھی پڑھیں گے ان شاءاللہ۔

سحری کرنے کے لئے کچھ دیر پہلے جاگ جایئے اور 8 رکعت تہجد پڑھ لیجئے، اگر کوئی کہے 8 رکعت تہجد پڑھو 8 ہزار ملیں گے دو رکعت تہجد 2 ہزار ملیں گے۔ آپ بولیں گے: مولانا صاحب 12 پڑھیں گے تو کچھ اور ملیں گے، وہ بھی پڑھ لیتے ہیں۔ اللہ کے

1...شعب الایمان، 3/310، حدیث: 3624۔

بندو! جنت کی نعمتیں مل رہی ہیں، تہجد کی نماز کو سب سے افضل نماز کہا گیا ہے اور خاص قبولیت دعا کا وقت ہے۔ روزانہ سحری میں اٹھنا تو ہوتا ہے۔ وہ پلان کرلیں کہ ان شاءاللہ اُٹھیں گے اور اللہ توفیق دے تو روزانہ 8 رکعتیں پڑھیں گے ورنہ دو رکعت تو ضرور پڑھیں گے۔ بس! اب رمضان کے لئے کمربستہ ہو جانا، پلان کرنا ہے ان شاءاللہ! اس بار ماہِ رمضان میں خوب نیکیاں کرنی ہیں۔

دعاؤں کی عادت بنائیے

مکی مدنی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دو اہم باتیں کیا تھیں کہ پیارے آقا خوب نمازوں کی کثرت فرماتے اور گڑگڑا کر دعائیں کیا کرتے تھے۔[1] رمضان دعاؤں کا مہینہ ہے، سب لوگ ہی تقریباً پریشان ہوتے ہیں۔ کوئی بیمار بیٹھا ہو گا، کوئی قرض دار بیٹھا ہو گا، کسی کا فیملی پرابلم، پرابلم بہت سارے ہیں۔ دعا کا ٹائم کسی کے پاس نہیں ہے۔ یہ عجیب بات ہے، جدھر سے مسئلہ حل ہونا ہے، اُدھر جانے کے لئے کوئی تیار نہیں ہے۔ سب کے پاس جاتے ہیں رب کے پاس نہیں جاتے ۔ دعا یہ مومن کا ہتھیار ہے اور رمضان میں میرے آقا گڑگڑا کر دعائیں مانگتے تو اللہ کرے ہم بھی دعائیں مانگیں۔

20 رکعت تراویح ادا کیجئے

نبی پاک ایک اور عبادت بڑی پابندی سے کیا کرتے تھے میرے آقا 20 رکعت تراویح ادا فرماتے ۔[2] نبی پاک نے روزانہ ماہِ رمضان میں وتر کے علاوہ 20 رکعتیں

1...شعب الایمان، 3/310، حدیث:3625۔
2... معجم اوسط، 1/233، حدیث:798۔

تراویح ادا فرمائی ہیں۔ ان شاءاللہ !20 رکعتیں پوری ادا کریں گے ۔ اللہ توفیق دے تو باجماعت تراویح پڑھیں گے۔ ہر سجدے پر نیکیاں ہیں تو آپ نے یہ عبادت نہیں چھوڑنی۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ تراویح یہ سنت مؤکدہ ہے اور اس کی ترک کی عادت بنالینا گناہ ہے۔ کسی بھی صورت میں تراویح نہیں چھوڑنی ہے، خدانخواستہ کسی مصروفیت کی وجہ سے جماعت میں نہ پہنچے تو اکیلے میں بھی تراویح پڑھنی ہے۔

غلط فہمی دور کرلیجئے

آج کل ہمارے لوگوں میں ایک غلط فہمی عروج پر پہنچ چکی ہے، جب سے یہ 3 روزہ تراویح، 5 روزہ تراویح، 7 روزہ تراویح شروع ہوئی ہے تو کچھ لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ بس 3 دن میں پورا قرآن ہو گیا۔ اب تراویح کی چھٹی ہو گئی۔ اگرچہ آپ نے ختم قرآن کرلیا مگر تراویح کی سنت تواب بھی باقی ہے۔ آپ کو تراویح پھر بھی پڑھنی پڑے گی اور وہ آخری رمضان تک پڑھنی پڑے گی۔ ہمارے ہاں عام طور پر 27 شب کو ختم قرآن ہوتا ہے اس کے بعد بھی جو 3 دن بچتے ہیں ان میں بھی تروایح پڑھنی ہے اور بہتر یہی ہے کہ باجماعت تراویح پڑھیں۔

تلاوت قرآن کیجئے

نبی پاک کا ایک اور کام سبحان اللہ! میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم رمضان میں خوب قرآن کا دور فرمایا کرتے تھے۔[1] جبریل امین آتے تھے اور نبی پاک ان کے ساتھ مل کر قرآن کا دور فرماتے۔ اگر کوئی حافظ قرآن ہے، تراویح سنانی ہے یا نہیں سنانی، قرآن کا دور شروع

1... بخاری، 1/9، حدیث:6۔

کر دیں۔ قرآن اور پکا کرلیں بلکہ جو حافظ نہیں ہیں زہے نصیب! کچھ مختصر سورتیں یاد کرلیں۔ اس کا دور کرنا شروع کر دیں۔ علماء نے بڑی پیاری بات کہی: قرآن پاک کا دور کرنا نبی پاک کی ادا ہے تو گھر میں دو بھائی بیٹھ جائیں۔ میں قرآن پڑھتا ہوں آپ سنیں، پھر آپ پڑھیں تو میں سنتا ہوں تو یہ دور ہو جائے گا، میاں بیوی بھی کرسکتے ہیں۔ بھائی بہن بھی کرسکتے ہیں، امی کے ساتھ بیٹا کر سکتا ہے۔ یہ دونوں آمنے سامنے بیٹھ جائیں تھوڑی دیر میں قرآن پڑھتا ہوں، آپ سنیں۔ پھر آپ پڑھیں میں سنتا ہوں کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جبریل امین کے ساتھ قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔

رمضان نیکیوں کا مہینہ

اللہ کرے کہ بس یہ ذہن بن جائے کہ تلاوت ہو، درود ہو، روزہ ہو، صدقہ ہو، خیرات ہو، بس میں نے نیکیاں لوٹنا ہے۔ شاپنگ ہے، گھومنا ہے، کھانا ہے، کھیلنا ہے، رمضان میں یہ نہیں ہے۔ آپ سمجھیں کہ رمضان ایک بہت بڑا جنت کا شاپنگ سینٹر ہے اور وہاں بہت ساری جنت کی نعمتیں ہیں۔ روزہ رکھ کر یہ بھی لے لوں، تراویح پڑھ کر یہ بھی لے لیتا ہوں، ذکر کرکے یہ بھی لے لیتا ہوں۔ تلاوت کرکے یہ بھی لے لیتا ہوں، صدقہ کرکے یہ بھی لے لیتا ہوں، ایسا ذہن بنائیے۔ ماہ رمضان میں نے بس نیکیوں کا ذخیرہ کرنا ہے۔ یہ سب عبادت کرنے کے بعد پھر اللہ سے عرض کروں گا: مولیٰ! جن کی عبادت قبول کی ہے ان کے صدقے میری بھی قبول فرمالے۔ اللہ کرے کہ ہمارا مائنڈ سیٹ بن جائے، رمضان میں عبادت کے حوالے سے ہمارا ذہن بن جائے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج میں نے آپ کو چند باتیں عرض کی ہیں۔ 15اہم

باتیں تھیں میں چاہتا ہوں ہم یہ باتیں دہرا لیں:

(1)رمضان آنے سے پہلے پہلے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم رمضان کا استقبال کیا کرتے تھے۔ ہم بھی استقبال کریں گے ان شاءاللہ۔ نیکیاں کرکے استقبال کریں گے، دل صاف کرکے استقبال کریں گے۔کسی مسلمان سے لڑائی ہے تو صلح کرکے استقبال کریں گے۔

(2)نبی رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ماہِ رمضان میں فکر مند ہو جاتے۔رنگ مبارک تبدیل ہو جاتا تھا۔خوف خدا طاری ہو جاتا تھا۔ان شاءاللہ ہم بھی اس رمضان میں اللہ کی عبادت کی فکر کریں گے اور اپنی مغفرت کے لئے خوب کوشش کریں گے ان شاءاللہ۔

(3)شفیع امت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عبادت کے لئے کمر بستہ ہو جاتے۔نوافل پڑھتے اور خوب دعائیں کرتے ،ان شاءاللہ! ہم بھی کثرت سے نوافل پڑھیں گے اور خوب دعائیں کریں گے۔

(4)مالک جنت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جبریل امین کے ساتھ قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔ان شاءاللہ!ہم بھی ماہِ رمضان میں کثرت سے تلاوت قرآن کریں گے۔

(5)شہنشاہ نبوت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خوب سخاوت فرمایا کرتے تھے:[1]

واہ کیا جُود و کرم ہے شَہِ بطحا تیرا
"نہیں" سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

پیارے اسلامی بھائیو! خوب سخاوت کرنی ہے اور یاد رکھیں آپ کی سخاوت اور آپ کی زکوٰۃ کا پہلا حقدار پتہ ہے کون ہیں؟ وہ آپ کے اپنے غریب رشتے دار ہیں۔

1...بخاری،1/9،حدیث:6۔

بعض اوقات لوگ دنیا میں بانٹ رہے ہوتے ہیں غریب رشتے دار پریشان ہوتے ہیں۔ تو پہلے اپنے غریب رشتے داروں کو دیں۔ کچھ رشتے دار غریب ضرور ہوتے ہیں مگر زکوٰۃ کے مستحق نہیں ہوتے، زکوٰۃ کے مستحق ہونے کے لئے کچھ شرائط ہیں کہ وہ صاحب نصاب نہ ہو، اس کے پاس اتنی رقم نہ ہو، تو اگر آپ کو لگتا ہے کہ میرا کوئی رشتے دار غریب ہے، بیچارہ پریشان ہے اور زکوٰۃ کا مستحق نہیں ہے تو بھی اس کی مدد ضرور کریں اگر اللہ نے مال دیا ہے تو زکوٰۃ کے علاوہ والے مال سے مدد کیجئے۔ اور اگر کوئی رشتے دار غریب ہے اور زکوٰۃ کا مستحق ہے تو پہلے اس کو زکوٰۃ دیں اور اس کے بعد میری گزارش یہ ہے کہ دعوت اسلامی جو عاشقانِ رسول کی دینی تحریک ہے جو دنیا کے 150 سے زیادہ ملکوں میں دین متین کی خدمت کر رہی ہے تو ان شاء اللہ! اس بار بھرپور دعوت اسلامی کا ساتھ دیں گے۔ جس کو اللہ نے دیا ہے وہ ان شاء اللہ بہترین فطرہ دیں گے۔ اللہ مجھے اور آپ کو اپنی راہ میں دل کھول کر خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

03 مئی 2019 اقصیٰ مسجد، محمد علی سوسائٹی، کراچی، پاکستان

ہم اور رمضان

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...پریشانی اور زندگی ساتھ ساتھ
- ...ہم اور ہماری نعمتیں
- ...استقبالِ ماہِ رمضان
- ...اسلام اور آسانیاں
- ...ماہِ رمضان اور ہمارا انداز
- ...رمضان اور نبی پاک کے شب و روز

نوٹ: Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے۔

Click کیجئے

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

دُرودِپاک کی فضیلت

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں اور بہت ہی خوبصورت واقعات فضائل درود میں ملتے ہیں۔ آج کا واقعہ بڑا ہی عجیب وغریب بھی ہے اور بڑا ہی ایمان افروز بھی ہے۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ ایک شخص بڑا نیک اور پرہیز گار تھا مگر غریب بھی تھا۔ بال بچوں والا تھا۔ ایک رات جب کچھ دیر سونے کے بعد اس کی آنکھ کھلی تو دیکھا بچے رو رہے ہیں۔ بچوں سے پوچھا: کیا وجہ ہے؟ تو بچوں نے کہا: ہم نے کھانا نہیں کھایا ہے، بچے بھوکے ہیں، فاقے سے ہیں۔ وہ نیک شخص ہے، عبادت گزار ہے مگر اس کے بچے فاقے سے ہیں۔ اس کی اور اس کے بچوں کی کیا شاندار طبیعت تھی، اس نے کہا: سب میرے قریب آجاؤ، بیوی بچوں کو جمع کیا اور کہا: ہم مل کر نبی پاک پر درود پڑھتے ہیں۔ کھانا نہیں ہے، ہاتھ تنگ ہے، سرور کائنات صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہ میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں کیونکہ

ساری دنیا کھاندی اے خیرات مدینے دی

ہمارا بھی کام ہو ہی جانا ہے۔ وہ درود پڑھنے لگے، درود پڑھتے پڑھتے اس نیک شخص کی آنکھ لگ گئی۔ آنکھیں کیا بند ہوئیں قسمت جاگ اُٹھی۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم خواب

میں تشریف لائے۔ سرورِ کائنات نے فرمایا: فلاں تاجر، بزنس مین جو مجوسی[1] ہے اس کے پاس جاؤ ہے۔ اسے میرا سلام دینا اور اس سے کہنا کہ نبی پاک نے یہ فرمایا ہے: اللہ نے جو تمہیں مال دیا ہے اس میں سے میری مدد کرو اور تمہارے حق میں دعا قبول ہو گئی ہے۔

یہ شخص اُٹھا اور حیران ہوا کہ خواب میں تو پیارے آقا ہی تشریف لائے ہیں، آج ایک مسئلہ بھی سمجھ لیجئے کہ علماء کہتے ہیں: جس نے نبی پاک کو خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا کیونکہ پیارے آقا کی شکل میں شیطان نہیں آسکتا۔ اگر خواب میں پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار ہو تو سمجھ لیجئے واقعی نبی پاک کا دیدار ہوا ہے۔ مگر وہ شخص پریشان ہو گیا کہ پیارے آقا مجھے کسی غیر مسلم کے پاس سلام دے کر بھیجیں، آگ کی پوجا کرنے والے کے پاس کے بھیجیں شاید مجھ سے کچھ غلط ہو گیا، وہ درود پڑھتے پڑھتے دوبارہ سو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پھر خواب میں تشریف لائے۔ فرمایا: جاؤ اس مجوسی سے کہو کہ نبی پاک نے تمہیں سلام دیا ہے، آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری مدد کرو اور تمہارے حق میں دعا قبول ہو گئی ہے۔

اب یہ پھر حیران، صبح اٹھا اور کہا: پیارے آقا دوبارہ تشریف لائے ہیں، وہ تلاش کرتا کرتا اس مجوسی کے گھر پہنچ گیا، وہ مجوسی بہت بڑا تاجر تھا، اس کا بہت بڑا گھر تھا، بہت سارے نوکر چاکر تھے۔ یہ بندہ اُدھر گیا اور جا کر اس مجوسی سے کہتا ہے: میں آپ کے لئے ایک میسج لایا ہوں لیکن ذرا اکیلے میں بات کرنی ہے۔ اس نے سب نوکروں کو دور کر دیا، کہا: آؤ! کیا بات کرنی ہے۔ کہا: میں اپنے نبی کا میسج لایا ہوں اور انہوں نے آپ کو سلام

1... آگ کی پوجا کرنے والے کو مجوسی کہتے ہیں۔ سگ عطار عبد الحبیب عطاری

ارشاد فرمایا ہے۔وہ مجوسی کہتا: تمہیں پتہ نہیں ہے کہ میں مسلمان نہیں ہوں، میں تمہارے نبی کا کلمہ نہیں پڑھتا۔میں تمہارے نبی پر ایمان نہیں لایا،میرے لئے سلام کیسے آسکتا ہے؟ کہا: صرف سلام نہیں لایا کچھ اور بھی پیغام لایا ہوں۔

مجوسی نے کہا:اچھا اور کیا پیغام ہے؟کہا: نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: تمہارے حق میں دعا قبول ہوگئی ہے اور آقا نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اپنے مال میں سے کچھ میری مدد کرو۔ مجوسی کہتا ہے: اچھا! اب میرے ساتھ اندر آؤ، اس کا ہاتھ پکڑا کمرے میں لے گیا۔ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کلمہ پڑھتا ہے: لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ، یہ نیک شخص حیران کہ کیا ہو رہا ہے، کوئی بات نہیں کی ہے اور کلمہ پڑھ لیا پھر اس نے اپنے سارے نوکروں کو بلایا، سارے بزنس کرنے والوں کو بلایا، کہا: میں مسلمان ہوگیا ہوں، تم میں سے جو مسلمان ہوگا اس کے ساتھ کاروبار کروں گا۔ میرا جو نوکر مسلمان ہوگا، اس کو اپنے پاس رکھوں گا ورنہ سب سے کام کاج ختم، سب نے کہا: جب آپ مسلمان ہوگئے تو ہم بھی مسلمان ہو جاتے ہیں۔ کلمہ پڑھ کر سب کے سب مسلمان ہوگئے۔

مجوسی نے اپنے بیٹے کو بلایا، اس کا اکلوتا ہی بیٹا تھا، کہا: بیٹا میں مسلمان ہوگیا ہوں، میں نے کلمہ پڑھ لیا ہے۔ اگر تم مسلمان ہوتے ہو تو میرے بیٹے ہو، مسلمان نہیں ہوتے تو آج سے تیری میری راہیں جدا ہیں۔ بیٹا کہتا ہے: بابا جان! آپ میرے والد ہیں، میرے بڑے ہیں، آپ نے صحیح سمجھا ہوگا، آپ نے کلمہ پڑھ لیا، مسلمان ہوگئے، میں بھی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوتا ہوں۔ بیٹا بھی مسلمان ہوگیا، اب اس کی ایک ہی بیٹی تھی بیٹی کو بلایا اس کو بھی

مسلمان کر دیا۔ وہ جو شخص پیغام لایا تھا وہ یہ سب دیکھ کر ہکا بکا ہو اجا رہا تھا، وہ کہتا ہے: پہلے مجھے تو بتاؤ ماجرہ کیا ہے؟ آپ سبھی کلمہ پڑھنا شروع ہو گئے ہیں، سب مسلمان ہونا شروع ہو گئے ہیں، آخر اس سب کی وجہ کیا ہے؟ اس میں راز کیا ہے؟ مجھے بھی تو یہ راز بتاؤ۔ مجوسی کہتا ہے: اب تمہیں بتاتا ہوں راز کیا ہے؟ مجوسیوں کے مذہب میں یہ بات موجود ہے کہ بھائی بہن کا نکاح ہو سکتا ہے، یہ میرے لئے بھی ایک نئی بات تھی اور ممکن ہے آپ میں سے بعضوں کے لئے بھی نئی بات ہو۔

مجوسی مالدار آدمی تھا، اس کا صرف ایک بیٹا اور ایک ہی بیٹی تھی اور ان دونوں کی آپس میں شادی کر دی، اس نے کہا: مجھے خرچہ ہی اِن پر کرنا تھا تو بڑی شاندار دعوت کی اور پورے شہر کو بلایا۔ بڑے کھانے کھلائے، رات تھک ہار کر جب میں اپنے گھر سویا تو میرے پڑوس میں چھوٹا سا گھر ہے، مجھے وہاں سے رونے کی آواز آئی، میں نے کان لگایا کہ کون رو رہا ہے؟ تو چھوٹی چھوٹی بچیوں کی آواز آئی کہ امی جان! ہمارے پڑوسی نے ہمارے ساتھ اچھا نہیں کیا، تو ماں نے کہا: بیٹا کیا اچھا نہیں کیا؟ کہا: دیکھیں امی جان! پورے شہر کو بلایا، اتنے مزے کے کھانے بنائے ہم کئی دنوں سے بھوکے ہیں ہمیں کھانے کی خوشبو بھی آئی مگر اس نے نہ ہمیں دعوت دی، نہ ہمیں کھانے پر بلایا اور ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی اولاد میں سے ہیں، آلِ رسول ہیں مگر ہمارے پڑوسی نے ہمارا خیال نہیں رکھا۔

مجوسی کہتا ہے: میرے دل میں خیال آیا کہ میں نے سارے شہر کو بلایا پڑوسیوں کو بھول گیا، ٹھیک ہے میں مسلمان نہیں ہوں مگر مسلمانوں کے نبی کی اولاد میرے برابر میں رہتی ہے اور ان بچیوں نے رات کا کھانا تو کیا بلکہ کئی دنوں سے کھانا نہیں کھایا۔ مجوسی کہتا

ہے: میں جلدی جلدی اٹھا، کھانا پیک کیا، جوڑے لئے، کچھ پیسے لئے، اور میں راتوں رات ان کے گھر پہنچ گیا۔ جا کر میں نے وہ سامان پیش کیا تو ماں کہتی ہے: بیٹا! دیکھو تمہارا پڑوسی کھانا لے کر آیا ہے مگر وہ بیٹیاں کہتی ہیں: امی جان! ہم ایک غیر مسلم کے گھر کا کھانا کیسے کھا سکتی ہیں؟ ہمیں تو یہ کھانا حلال نہیں ہے۔ اب ایسا کرتے ہیں کہ اس نے ہم پر احسان کیا ہے اب ہم اس کے لئے دعا کرتے ہیں، مجوسی کہتا ہے: ان سیّد زادیوں نے روتے روتے ہاتھ اٹھائے، اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کی: یا اللہ! اس شخص کو اسلام کی ہدایت دیدے، اس نے ہمارے ساتھ بھلا کیا ہے، ہمارے نانا جان جنابِ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شفاعت سے اسے جنت میں داخلہ بھی عطا فرمادے۔

وہ کہتا ہے: میں تو کھانا کھلا کر آگیا لیکن بچیوں کی دعا میرے کان میں تھی لیکن! آج جو تم سلام لائے ہو اور یہ بھی پیغام لائے ہو کہ دعا قبول ہو گئی ہے اس کا مطلب میرا وہ صدقہ، میری وہ خیرات، میری وہ مدد بارگاہِ رسالت میں قبول کرلی گئی، تمہارے نبی نے میرا نام لے کر سلام بھیجا ہے۔ اب میں نے اسلام بھی قبول کر لیا ہے اور مجھے امید ہے کہ دوسری دعا کہ آقا کی شفاعت سے جنت میں داخلہ ہوگا، ان شاء اللہ وہ داخلہ بھی میرا ہو جائے گا۔

اب سنئے! تیسرا پیغام تم یہ لائے تھے کہ میں نے تمہاری مدد کرنی ہے، میں نے اپنے بیٹے اور بیٹی کی شادی تب کی تھی اب تو یہ مسلمان ہو گئے، دونوں میں جدائی ہو گئی ہے۔ میں نے بچوں کو اپنی جائیداد کا 50 فیصد دیدیا۔ اب بقیہ پچاس فیصد یہ سارا مال میں تمہیں اللہ کی راہ میں خیرات کرتا ہوں۔ وہ غریب شخص خوشی خوشی گھر واپس آجاتا ہے۔ (1)

1... آب کوثر، ص 127۔

اس ایک واقعے سے ہمیں بہت ساری باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں:

غموں سے مت گھبراؤ

وہ شخص غریب تھا، نمازی تھا، عبادت گزار تھا مگر کیسا غریب تھا کہ بچے رات کو بھوکے سوئے ہوئے ہیں مگر اس نے کیا کیا؟ اُٹھ کر بچوں کو روتا دیکھ کر کیا خودکشی کے بارے میں سوچا؟ کیا اللہ کی بارگاہ میں شکایتیں کرنا شروع کر دیں؟ اے اللہ! میں پیچھے رہ گیا، نماز بھی پڑھتا ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں، عبادت بھی کرتا ہوں، میرے بچے بھوکے ہیں، تونے مجھے دیا ہی کچھ نہیں۔ آج یہی تو ہوتا ہے، کسی کے پاس مال کم ہو، کسی کے روزی روزگار میں کوئی کمی ہو جائے تو شکوہ، شکایت شروع ہو جاتی ہے، اس بزرگ کا کیا مائنڈ سیٹ تھا، کیسا ذہن تھا کہ بیٹا کھانا نہیں ہے کوئی بات نہیں، آؤ! مل کر نبی پاک پر درود بھیجتے ہیں۔ یہ ہمیں کیا سکھا گئے، یہ سیکھنے والی بات ہے۔

زباں پر شکوۂ رنج و الم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

پریشانی اور زندگی ساتھ ساتھ

پریشانی کے بغیر زندگی نہیں گزرتی ہے۔ ہمیں لگتا ہو گا کہ جس کا بڑا بنگلہ ہے، جس کی بڑی گاڑی ہے، وہ بہت سکھی ہے، وہ عیش میں ہے، ایسا نہیں ہے۔ اس جہاں میں ہر کوئی دکھی ہے۔ کسی کے کچھ مسائل ہیں، کسی کی کچھ تکلیفیں ہیں۔ اصل میں لوگوں کا مائنڈ سیٹ یہ بن گیا ہے کہ جس کے پاس پیسہ ہو گا وہ سکھی ہو جائے گا۔ پیسہ ہو گا تو مسائل حل ہو جائیں

گے اگر ایسا ہوتا تو دنیا میں کوئی مالدار دکھی نہ ہوتا۔ ابھی آپ کا تجربہ نہیں ہے، ہمارا تجربہ ہے۔ جو روز لوگوں سے ملتے ہیں انہیں زیادہ معلوم ہے۔ بڑے بڑے گھروں میں جاتے ہیں، یقین کیجئے کہ کبھی کبھی اتنے بڑے گھر میں رہنے والا جب قریب ہو کر اپنا مسئلہ بتاتا ہے تو ہم اللہ پاک کا شکر ادا کرتے ہیں کہ یااللہ! تیرا شکر ہے کہ اس سے زیادہ ہمیں سکھی بنایا ہے۔

اتنے دکھ ہوتے ہیں، اتنی پریشانیاں ہوتی ہیں، اتنی بیماریاں ہوتی ہیں، کبھی بچوں کے غم ہوتے ہیں، کبھی بے اولادی ہوتی ہے، کبھی نیند نہیں آرہی ہوتی ہے، کبھی مال چھننے کا خوف ہوتا ہے، کبھی اغوا ہونے کا خوف ہوتا ہے یہ مت سمجھا کریں کہ سارے سکھی ہیں، صرف میں ہی دکھی ہوں۔

کروڑوں سے بہتر زندگی

میں آپ کو ایک چیلنج کرنے جارہا ہوں جیسی لائف ہم گزار رہے ہیں ایسی زندگی گزارنے کے کروڑوں لوگ خواب دیکھ رہے ہیں۔ جی جناب! اگرچہ آپ بیمار ہیں، ٹھیک ہے آپ غریب ہیں، آپ میں سے کوئی قرضے میں بھی آیا ہو گا، کوئی ایسا بھی ہو گا جو کرائے کے گھر میں رہتا ہو گا۔ میرا کوئی ایسا بھائی بھی آیا ہو گا جس کے پاس گاڑی یا بائیک نہیں ہو گی، سب یہی سوچ رہے ہوں گے کہ مولانا صاحب کو کیا ہو گیا، کہہ رہے ہیں کہ میری جیسی زندگی گزارنے کے کروڑوں لوگ خواب دیکھ رہے ہیں، جی ہاں! جو لائف میں اور آپ گزار رہے ہیں ایسی زندگی گزارنے کے کروڑوں لوگ خواب دیکھ رہے ہیں۔

اب میں ثابت کرتا ہوں کیسے؟

ہم اور ہماری نعمتیں

آپ اور میں سب چل کر مسجد میں آئے ہیں، کئی ایسے ہیں جو چل ہی نہیں سکتے۔ آپ اور میں یہاں سے واپس اپنے گھر جائیں گے، ٹھیک ہے!! کئی ایسے ہیں جن کے پاس گھر ہی نہیں ہے۔ آپ اور میں آزاد ہیں، آج بھی لاکھوں مسلمان جیلوں کے اندر ہیں۔ ان کو کتنا ارمان ہوتا ہوگا کہ میں بھی اس بار سحری و افطاری اپنے بچوں کے ساتھ کروں مگر قید ہیں۔ آج میں نے اور آپ نے دوپہر کا کھانا نے کھالیا ہے۔ بہت سوں نے رات کا بھی کھا لیا ہوگا مگر کئی لوگ آج بھی ایسے ہیں جنہوں نے صبح سے کھانا نہیں کھایا ہوگا۔

ہم کہتے ہیں: ہمارے پاس کچھ نہیں ہے، میں پیچھے رہ گیا۔ آپ اور میں ہاتھ سے کھانا کھاتے ہیں، کبھی اسپتال کے اندر جائیے! نالیوں کے ذریعے خوراک دی جارہی ہے۔ لاکھوں روپے موجود ہیں۔ اللہ پاک جسے چاہے صحت دے، جسے چاہے سکون دے، رب سے سکون مانگئے، سکھ مانگئے، صرف پیسے کے پیچھے پڑ کر، اپنے آپ کو غریب سمجھ کر احساس کمتری میں مبتلا ہونا بیوقوفی ہے۔ خدا کی قسم! وہ مزدور اچھا ہے جو تھوڑا کماتا ہے، حلال کماتا ہے اور سکون کی نیند سوتا ہے۔ بچے نمازی ہیں، فرمانبردار ہیں، گھر میں کوئی بڑی بیماری نہیں، وہ بڑا خوش نصیب ہے۔ کیوں بنگلے والے کو دیکھ کر، کیوں گاڑی والے کو دیکھ کر، کیوں پیسے والوں کو دیکھ کر اپنے آپ کو کم تر سمجھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ ہمارا مسئلہ یہی ہے، ہم نے زندگی میں ٹارگیٹس، اپنے مقصد ہی کچھ اور بنا لئے ہیں۔ میں اُس جیسا گھر لوں گا تو سکھی ہو جاؤں گا، ویسی فیکٹری بناؤں گا تو اصل زندگی کا مزہ آئے گا، بائیک ہے، جس دن وہ بڑی والی گاڑی لے لی بس! زندگی کا مقصد اُسی دن پورا ہو جائے گا۔

مقابلہ بازی چھوڑ دیجئے

اللہ کے بندو! یہ کس چکر میں لگ گئے، بڑی گاڑی لوگے تو آپ سے بڑی گاڑی والا نظر آگیا تو پھر کیا کرو گے؟ اب تو وہ زمانہ آگیا ہے لوگوں کے اپنے پرائیوٹ جہاز ہیں، کہاں تک دوڑیں گے؟ کس کس سے مقابلہ کریں گے؟ عقلمندی کیا ہے؟ یاد رکھیں! زندگی کو اگر انجوائے کرنا ہے، مطمئن زندگی گزارنی ہے تو زندگی گزارنے کا بڑا اچھا مقصد علماء نے لکھا ہے: **نعمتوں میں اپنے سے کم تر کو دیکھیں اور نیکیوں میں اپنے سے آگے والے کو دیکھیں**، بڑے مزے میں آجاؤ گے بڑے مطمئن ہو جاؤ گے، کم تر لوگوں کو تو دیکھئے۔ 20ہزار، 25ہزار، 30ہزار کی سیلری میں زندگی گزار رہے ہیں، وہ کیسے گزارا کر رہے ہیں؟ اور اگر 20ہزار، 25ہزار، 30ہزار والا مجھے سن رہا ہے تو وہ اُن کو دیکھے جو مسجد کے دروازے پر بھیک مانگ رہے ہیں۔ میں وہ تو نہیں ہوں۔ بس! ہر حال میں اللہ پاک کا شکر ادا کریں۔

نعمتیں بڑھانے کا فارمولا

میرے رب نے قرآن میں وعدہ کیا ہے:

لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ (پ:13، ابراہیم:07)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔

بس! ہم یہ فارمولا بھول گئے ہیں اگر زیادہ نعمتیں چاہئیں تو اللہ پاک نے قرآن میں فارمولا دیا ہے، شکر گزاروں کو مزید دوں گا۔ آپ زبان سے شکر ادا کرتے رہیں۔ اللہ پاک کا ہر حال

میں شکر ادا کریں، وہ رب کریم آپ کو نوازتا جائے گا۔ آپ آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔

درود پاک پڑھتے رہئے

بہر حال وہ بزرگ پریشان تھے تو انہوں نے درود پڑھا، تو یہ واقعہ ہمیں درس دے رہا ہے کہ آپ دکھی ہیں، پریشان ہیں، کسی بھی مصیبت میں ہیں بس!

فریاد امتی جو کرے حالِ زار میں

نبی پاک کو یاد تو کیجئے، پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم تو وہ ہستی ہیں، کیا بھول گئے وہ سوکھے تنے والا واقعہ، مسجدِ نبوی شریف میں ایک سوکھا تنا تھا۔ ہم بے کسوں کے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اس سے ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے۔ اس تنے کو چھوڑ کر منبر پر بیٹھے تو وہ تنا رونے لگ گیا۔ میرے آقا کھڑے ہو کر تنے کو سینے سے لگا لیتے ہیں۔ جو نبی اپنے تنے کو روتا نہ دیکھ سکیں، اُمتی روتے ہوئے پکارے تو کیسے نہ سنیں گے، کیسے نہ مدد کریں گے، بس! آپ درودِ پاک پڑھتے جائیے۔

فریاد امتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو

غریبوں کی مدد کیجئے

مجوسی نے کیا کیا تھا؟ آلِ رسول کی مدد کی تھی، غریبوں کی مدد کی تھی، گھر جا کر کھانا پہنچایا، انعام میں کیا ملا۔ ایمان بھی مل گیا، اللہ کی رحمت سے اُسے نبی پاک کی شفاعت بھی نصیب ہو جائے گی۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا ہمیں پیغام مل گیا کہ اپنے پڑوسیوں کو دیکھیں، اپنے غریب رشتہ داروں کو دیکھیں۔ بعض اوقات نیکی بہت چھوٹی ہوتی ہے۔

اس میں نام نہیں ہوتا، مسجد میں اعلان نہیں ہوتا مگر اس کا اجر بہت بڑا ہوتا ہے۔

نیکی اور سوشل میڈیا

ہمارا اصل مسئلہ یہی تو ہے، پہلے تو ایک جملہ بڑا مشہور تھا: نیکی کر دریا میں ڈال۔ آج ہے نیکی کر سوشل میڈیا پر ڈال۔ ہر بندے کا اپنا پیج ہے، ہر بندے کو ہر نیکی دنیا کو بتانی ہے۔ امام صاحب کو بھی کہتے ہیں: اسپیشل والی دعا کرنا، آج تک یہ سمجھ نہیں آیا کہ اسپیشل والی دعا کونسی ہے؟ بھائی دعا دعا ہی ہوتی ہے۔ مسجد میں افطار کے پیسے دیئے ہیں، پنکھے لگوائے ہیں، کارپیٹ بچھوائے ہیں تو پھر نام لے کر دعا ہونی چاہیے کہ جناب حاجی صاحب نے کارپیٹ بچھوایا ہے، فلاں حاجی صاحب نے پنکھے لگائے ہیں، یہ نام یہاں ہوتا ہے، لیکن! کسی غریب کے گھر جا کر اس کو کھانا کھلا دیں، اس کی مدد کر دیں، وہ جو خوشی اس کے دل سے نکلتی ہے، وہ جو دعا ملے گی اور پھر جو دعا نکلتی ہے کیسی مقبول دعا ہے۔

آلِ رسول کی خدمت کیجئے

اس واقعے سے خاص طور پر ایک اور سبق مل رہا ہے۔ وہ سبق ہے آلِ رسول کی خدمت کا، اگر آپ کے ارد گرد، آپ کے ملازمین میں، آپ کے دوستوں میں، آپ کے قریب اگر سیّد زادے ہیں، تو ان کی خدمت کیجئے۔ ہماری ایک بڑی عجیب سوچ بن چکی ہے یہ سیّد زادے ہیں، ان کو زکوٰۃ نہیں لگ سکتی، بھئی! زکوٰۃ نہیں لگ سکتی تو اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ مدد بھی نہیں کرنی ہے۔ زکوۃ تو مال کا میل ہوتی ہے، اس لئے انہیں زکوۃ نہیں دی جاتی ہے اور یہ اتنی پاکیزہ ہستی کے رشتہ دار ہیں کہ انہیں اچھا مال، پاکیزہ مال پیش

کریں، ساری دنیا کوز کوٰۃ بانٹیں گے، سید زادے کو کچھ بھی نہیں دیں گے کیونکہ ان کو زکوٰۃ نہیں لگتی تو کیا سیّد زادے کو بھوکا مار دیں گے۔ ہمیں تو ان کی ایکسٹرا خدمت کرنی چاہیۓ ، سرکار کی آل ہیں، ان کی خدمت کریں گے تو نبی پاک کا فیضان نصیب ہو گا۔ شعر تو سارے ہی جھوم جھوم کر پڑھتے ہیں کہ

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

کمائی کا کچھ حصہ سیدوں کے نام

میرا آپ سب کو ایک مشورہ ہے: ہو سکے تو اپنی کمائی، سیلری یا اپنے منافع کا ایک چھوٹا سا حصہ چاہے ایک فیصد ہی کیوں نہ ہو، آلِ رسول کے لئے الگ کر لیا کریں۔ ان پیسوں سے صرف سیّد زادوں کی خدمت کروں گا، نبی پاک کی آل جو غریب ہیں، ان کی مدد کروں گا، آپ سوچیں تو سہی، آپ کن کی خدمت کر رہے ہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم آپ کو ملاحظہ فرمائیں گے، آپ کی جھولی بھر دیں گے، آپ کے کام سیدھے ہو جائیں گے۔ ساری بات اچھی نیت کی ہے۔

تو بہر حال درودِ پاک ایک ایسا وظیفہ ہے کہ آپ کسی بھی مسئلے، پریشانی میں ہوں، گھبرائیں نہیں، درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیجئے اور پڑھتے رہیے۔ پھر دیکھیں آپ محسوس کریں گے کہ آپ کے سامنے سے مشکلیں کیسے حل ہو رہی ہیں۔ آپ کے مسائل ٹھیک ہونے لگ جائیں گے، پریشانیوں کا بوجھ ختم ہونے لگ جائے گا۔ اللہ پاک مجھے اور آپ کو کثرت کے ساتھ درودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

استقبالِ ماہِ رمضان

آج کے اجتماع کا موضوع ہی اتنا خوبصورت ہے اس کی تمہید ہی اتنی پیاری ہے **استقبالِ ماہِ رمضان** رمضان کیا مہینہ ہے، مسلمان اس کے آنے کے لئے بے تاب رہتے ہیں۔عاشقانِ رمضان انتظار کرتے ہیں، سبحان اللہ! اور یہ بڑا اچھا انداز ہے کہ ماہِ رمضان کی آمد کے اجتماعات منعقد کئے جائیں تاکہ ریمائنڈر کال ہو جائے، ہمیں یہ پتہ چل جائے کہ رمضان کیسے گزارنا ہے جو رمضان میں غلطیاں ہو جاتی ہیں اس سے ہم بچ جائیں۔سب سے پہلے اس مہینے کی اہمیت کا اندازہ کیجئے کہ اللہ پاک نے اس مہینے کے بارے میں قرآن میں کیسا تذکرہ کیا ہے۔بارہ مہینوں میں ایک ہی مہینہ ہے جس کا ذکر قرآن میں ہے! رب فرماتا ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُؕ وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ٘ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (پ:2،بقرہ:185)	ترجمہ کنزُ العِرفان: رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی ہے اور فیصلے کی روشن باتوں (پر مشتمل ہے۔) تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے توضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے۔اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور (یہ آسانیاں اس لئے ہیں) تاکہ تم (روزوں کی) تعداد پوری کرلو اور تاکہ تم اس بات پر اللہ کی بڑائی

بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تا کہ تم
شکر گزار بن جاؤ۔

قرآن پاک کا کیا خوبصورت انداز ہے، اسلام نے ہمیں کتنی آسانی دی ہے، پہلے روزے رکھنے کا حکم دیا پھر آسانی دیکھئے اگر سفر میں ہو تو اتنے روزے بعد میں رکھ لینا، اللہ پاک تم پر آسانی چاہتا ہے وہ تم پر دشواری نہیں چاہتا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس خوبصورت آیت میں رمضان کی اہمیت اور روزوں کا پیغام ہے۔روزہ یہ باطنی عبادت ہے حالانکہ بہت ساری عبادات وہ ہیں جو ہم کرتے ہیں تو لوگوں کو پتہ چل جاتا ہے۔ نماز پڑھتے ہیں لوگ دیکھ لیتے ہیں ہم بہت سارے نیکی کے کام کرتے ہیں لوگوں کو پتہ چل جاتا ہے۔روزہ وہ عبادت ہے جب تک بندہ نہ بتائے کسی کو معلوم نہیں ہوتا، باطنی عبادت ہے اور اللہ پاک باطنی عبادت کو بہت پسند فرماتا ہے۔

اسلام اور آسانیاں

یقیناً اسلام میں سہولت اور آسانی ہے۔ جو لوگ دین سے دور ہیں، دینی تعلیمات کو سمجھتے نہیں ہیں وہ طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں کہ جناب اسلام میں بڑی سختی ہے۔ اگر میرے ساتھ کوئی بیٹھے تو میں اسے پروف کر دوں، یہ ثابت کر دوں کہ دنیا میں سب سے آسان مذہب اسلام ہے، جس میں آسانیاں ہی آسانیاں ہیں الحمد للہ! وہ ہمارا مذہب اسلام ہی ہے۔ مسافر ہیں تو روزے بعد میں رکھ لیں، بیمار ہیں تو روزے بعد میں رکھ لیں۔ اگر آپ وضو نہیں کر سکتے تو تیمم کر لیں۔ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر پڑھ لیں، سختی کہاں ہے؟ بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کر پڑھ لیں، لیٹ کر بھی نہیں پڑھ سکتے

تو اشاروں سے پڑھ لیں۔

عورتوں کے پاکی کے دن نہیں ہیں تو نمازیں معاف کر دی گئیں، اگر رمضان میں پاکی کے دن نہیں ہیں تو وہ روزے بعد میں رکھ لے۔ اگر آپ کے پاس مال ہے اور سال گزر گیا تو زکوٰۃ ہے۔پیسے ہیں استطاعت ہے تو حج فرض ہے،مال نہیں ہے کوئی حج فرض نہیں ہے، مال نہیں ہے کوئی زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔اسلام کا کون سا حکم ہے جو ہمیں زبردستی اور جبری طور پر کروایا جارہا ہے۔ وضو کرنا ہے،زخم ہو گیا پٹی بندھی ہے، پٹی اتارنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس پٹی کے اوپر مسح کرلیں۔سب چیزوں کا حل موجود ہے۔

ہم اور اسلام

مسئلہ کیا ہے؟ جو لوگ دین سے دور ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ دین بڑا مشکل ہے۔جو دین کے اندر آتا ہے اس کو پتہ چلتا ہے کہ اس سے اچھا تو مذہب ہی کوئی نہیں ہے۔لوگ کہتے ہیں جناب اسلام انجوائمنٹ کا منع کرتا ہے، اسلام فیملی ٹائم کو منع کرتا ہے۔حالانکہ احادیث میں جابجا میرے آقا کے فرامین موجود ہیں: تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ بہترین ہے۔[1] میرے آقا خود گھر کا سودا سلف لے کر جاتے ہیں، نبی پاک بچوں کو وقت عطا فرماتے، انہیں پیار بھی کرتے تھے، اپنی ازواج کے ساتھ بھی محبت کا برتاؤ کرتے تھے۔ اگر کوئی دل سے اسلام قبول کرلے اور اس کی تعلیمات کو پڑھتا چلا جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ بندہ باعمل مسلم بن جاتا ہے اس کی فیملی لائف بھی خوشگوار ہو جاتی ہے، اس کی بزنس لائف بھی شاندار ہو جاتی ہے، اس کی سوشل لائف بھی بڑی

1...ترمذی، 5/475، حدیث:3921۔

اعلیٰ ہو جاتی ہے۔

ایک اپیل ڈاکٹرز حضرات سے

اسلام میں یہ رخصت ضرور ہے کہ بیمار کو روزے چھوڑنے کی اجازت ہے لیکن اب عجیب سا فلسفہ سامنے آگیا ہے، سر میں درد ہے اس لئے روزہ نہیں رکھا، زکام ہو گیا تو روزہ نہیں رکھا، آج بڑی گرمی تھی، آفس میں کام زیادہ تھا، اس لئے روزہ نہیں رکھا۔ ایسا مت کیجئے یہ تو دین کے ساتھ مذاق کرنا ہو گیا۔ اللہ پاک کی طرف سے جو ہمارے لئے روزہ فرض کیا گیا پہلے سمجھ تو لیجئے کہ روزہ کیا ہے؟ اسلام کے پانچ ستون ہیں۔ بچپن سے پڑھتے آرہے ہیں: نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور کلمہ۔ تو روزہ تو دین کا ستون ہے۔ اسلام کی بنیاد میں سے ہے اور آج روزے ہی قضاء ہو رہے ہیں، کبھی بھی یہ نہ کہیے گا کہ جناب تھوڑی سی طبیعت خراب تھی اس لئے روزہ چھوڑ دیا، اگر کوئی ڈاکٹر صاحب سن رہے ہیں تو ان سے بھی گزارش ہے ہر مریض کو کہہ دیا جاتا ہے آپ روزے نہیں رکھنا، شوگر کے مریض روزے مت رکھنا، بلڈ پریشر کے مریض روزہ نہیں رکھنا۔

علماء سے پوچھئے

اللہ کے بندو! کیوں دوسروں کے روزے اپنے اوپر لے رہے ہیں؟ آپ بھی سمجھئے صرف ڈاکٹر کے کہنے سے روزہ معاف نہیں ہو گا واقعی اگر ایسی بیماری ہے کہ جس پر روزہ رکھنے سے آپ کی بیماری شدت اختیار کر جائے، جان جانے کا خوف ہو جائے یا مرض بہت بڑھ جائے اس کا آسان طریقہ کیا ہے کہ اگر آپ بیمار ہیں آپ اپنی اس بیماری کا پرابلم کسی عالم دین سے شیئر کیجئے۔ ڈاکٹر ڈاکٹر ہے عالم دین نہیں ہے۔ شریعت کا حکم ڈاکٹر کیسے بیان

کرے گا؟ڈاکٹر نے جو کہا ہے وہ عالم دین کو بتایئے کہ جناب مجھے یہ مسئلہ ہے اور ڈاکٹر کہتا ہے کہ روزہ نہ رکھیں۔اب آپ کو صحیح عالم دین یا مفتی صاحب کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے آپ روزہ نہ رکھیں پھر روزہ چھوڑیں ورنہ ایسا نہ ہو کہ آپ شدید گنہگار ہو جائیں،روزے سے مت کہو مجھے کام ہے اپنے کام سے کہو کہ مجھے روزہ رکھنا ہے۔شدید گرمی اور سخت محنت میں مزدوری کرنے والے ہمارے پٹھان بھائی روزہ رکھتے ہیں اور آج چھوٹا موٹا کام کرنے والا کہتا ہے جناب میں تھک جاتا ہوں اس لئے روزہ نہیں رکھتا۔کام کم کر دیں، تھوڑا آرام بڑھا دیں مگر روزہ ضرور رکھیں۔

اللہ کا محبوب روزہ دار

آپ کو پتہ ہے روزہ دار اللہ کو کتنا پسند ہے۔ جب ہم روزہ رکھتے ہیں تو ہمارے منہ سے بو آتی ہے،روزے کی حالت میں ہم پیسٹ نہیں کر سکتے،دن بھر کچھ کھایا پیا نہیں ہوتا تو منہ سے بو آنا شروع ہو جاتی ہے، حدیث پاک میں ہے:روزہ دار کے منہ سے جو بُو آتی ہے وہ اللہ پاک کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ بہتر ہے۔[1] اللہ پاک کو یہ بُو اتنی پسند ہے۔روزہ دار کا سونا بھی عبادت ہے،روزہ دار کی ہر سانس پر اُسے نیکی ملتی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ روزہ ہو۔

روزہ اور ٹائم پاس

آج کل لوگ روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر روزے میں ٹائم پاس کرنے کے لئے موبائل چلاتے ہیں،گیم کھیلتے ہیں،اب تو پتہ نہیں کیسے کیسے گیم آ گئے جو بس چلتے رہتے ہیں ختم ہی

1...بخاری،1/624،حدیث:1894۔

نہیں ہوتے، روزے میں گیم کھیلتے ہیں، روزے میں سوشل میڈیا چلاتے ہیں، فیس بک، انسٹاگرام، یوٹیوب، معاذاللہ! سنا ہے لوگ روزے میں فلمیں ڈارمے تک دیکھتے ہیں کہ ٹائم پاس کرنا ہے۔ رات کو سارے دوست مل کر سحری تک تاش یا لڈو کھیلتے ہیں کیونکہ سحری تک جاگنا ہے اور افطار تک سونا ہے، استغفر اللہ۔

پیارے اسلامی بھائیو! رمضان اس لئے نہیں آیا، شاید لوگوں کو پتہ نہیں ہے کہ رمضان کس لئے آتا ہے، اب میں آپ کو ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں۔ ہم سارے ہی گنہگار لوگ ہیں، بہت ساری غلطیاں کرتے ہیں، ہو سکتا ہے کسی کی زبان پر ہر وقت گالی رہتی ہو جو کہ غلط ہے لیکن وہ مسجد میں آکر گالی دے، یہی کہیں گے کہ شرم نہیں آتی مسجد میں گالی دے رہے ہو۔ اسی طرح ایک شخص باہر گانے باجے سنتا ہے جو غلط ہے لیکن مسجد میں آکر ہیڈ فون لگا کر کوئی گانے سننا شروع کردے تو اب کیا کریں گے؟ اللہ کے گھر میں حرام کر رہا ہے تو گناہ زیادہ خطرناک ہو جاتا ہے، بالکل اسی طرح اور مہینوں کے گناہ اپنی جگہ رمضان کا گناہ بہت زیادہ شدید عذاب لاتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس بات کو سمجھیے کہ رمضان نارمل مہینہ نہیں ہے، شیطان کو بند کر دیا گیا ہے، جو ہمیں ورغلاتا ہے، جو ہمیں بہکاتا ہے وہ قید ہے اور بندہ رمضان میں بھی گناہ کرے، رمضان میں بھی فلمیں، رمضان میں بھی ڈرامے، رمضان میں بھی میوزک، رمضان میں بھی بے حیائی، رمضان میں بھی جھوٹ، رمضان میں بھی گالی، رمضان میں بھی جھگڑا۔ ابھی تو پلاننگ ہو رہی ہوگی کہ رات کو کونسی گلی میں نائٹ ٹورنامنٹ ہونا ہے استغفر اللہ۔ کیا رمضان اس لئے آیا ہے کہ ہم سب اس میں یہ یہ کام کریں؟

رمضان کی اہمیت

رمضان کی اہمیت کو سمجھئے ،اس کی راتوں کی اہمیت کو جانئے ،رمضان کی راتوں میں رحمت کا ندادینے والا فرشتہ ،ندادیتاہے:ہے کوئی مانگنے والا کہ اس کی مرادپوری کی جائے، ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے،ہے کوئی سوالی کہ اس کا سوال پورا کیا جائے ،حدیث پاک سنئے :رحمت والے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں :جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو اللہ پاک ان پر نظرِ رحمت فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ پاک نظرِ رحمت فرمائے اسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔[1]

سچ بتایئے ہمارا حال کیا ہونا چاہیے تھا ،سارا سال گناہ کیے ہیں اب تو جھولی پھیلائے،دامن پھیلائے حاضر ہو جانا تھا۔اے اللہ !گنہگار آیاہے،بدکار آیاہے،رمضان کی پہلی رات ہے،اے اللہ !تو رحمت کی نگاہ فرمائے تو ہمیں محروم نہ کرنا،ہم گنہگاروں پر بھی رحمت کی نگاہ فرما۔حدیث پاک ہے: نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں:اللہ پاک روزانہ افطار کے وقت 10 لاکھ گنہگاروں کو جہنم سے آزاد فرماتاہے۔[2]

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا
پَر تُو نے دِل آزُردہ ہمارا نہ کِیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تجویز
لیکن تِری رَحمت نے گوارا نہ کِیا

1...شعب الایمان،3/303،حدیث:3603۔
2...کنزالعمال،8/223،حدیث:23716۔

اپنی بخشش کروالیجئے

ذرا بتایئے تو سہی! افطار کے وقت ایک ملین گنہگار بخشے جارہے ہیں۔ میرا انداز کیا ہونا چاہئے تھا؟ میرا Attitude کیسا ہونا چاہیے تھا؟ سارے گھر والے دستر خوان پر بیٹھتے، ہاتھ اٹھتا، آنسوں بہتے۔ اے اللہ! آج بھی 10 لاکھ بخشے جائیں گے۔ مالک! آج بخشے جانے والوں میں میرا نام لکھ دے، میرے بچوں کا نام بھی لکھ دے، میرے ماں باپ کا نام بھی لکھ دے، ہمیں محروم نہ کرنا مگر افطار کا وقت تو ہمارا افراتفری میں گزر جاتا ہے، شربت نہیں آیا، پکوڑے نہیں آئے، چاٹ بنی کے نہیں بنی، گھر میں ہنگامہ، پھر افطار کے وقت میں بھی لڑائی۔ بعض گھروں میں بیوی کو برا بھلا کہا جاتا ہے۔ وہ بھی انسان ہے، کمپیوٹر تھوڑی ہے، بیچاری اُس نے بھی روزہ رکھا ہے، گرمی کے دن ہیں کوئی چیز کمی بیشی ہو گئی تو چھوڑ دیجئے۔ آؤ بیٹھو اور دعا مانگو، یہ مانگنے کا وقت ہے، لیکن ہمارا مکمل مائنڈ چینج ہے، اس حوالے سے ہمارا ذہن ہی نہیں ہے۔

ماہ رمضان اور ہمارا انداز

اگر ہم ہلکا سا جائزہ لیں کہ اس وقت رمضان کی کیا تیاری ہو رہی ہے، صرف ایک شہر ہی کو دیکھ لیں، نکلیں ذرا روڈ پر، جتنے سپر اسٹور ہیں وہاں آپ کو لائنیں نظر آئیں گی، گاڑی پارکنگ کی جگہ نہیں ہے، جگہ کیوں نہیں ہے کیونکہ بھائی رمضان کی شاپنگ ہو رہی ہے، گھر والوں کو کیچپ لینا ہے، شربت لینا ہے، سموسے کی چیزیں لینی ہیں، اچھا بھئی! اور کیا تیاری ہو رہی ہے۔ جتنے ریسٹورنٹ ہیں ان کے باہر بورڈ لگنا شروع ہو گئے ہوں گے: سحری آفر، افطاری آفر، مڈنائٹ آفر، اچھا جناب! اور آگے جائیں تو نوجوان کی کرکٹ ٹیمیں تیار

ہو رہی ہیں رمضان نائٹ ٹورنامنٹ ہونے والا ہے، یہ پلاننگ ہو رہی ہے۔ ذرا سوچئے تو سہی کہ یہ رمضان کیا فوڈ فیسٹیول ہے؟ ہم رمضان کو سمجھ کیا رہے ہیں؟

اسی طرح ہمارے دکاندار بھائی جنھوں نے یہ معلوم کر لیا ہو گا کہ چار پانچ روزہ تراویح کہاں ہے؟ پانچ دن میں تراویح پوری کریں گے پھر تو مارکیٹ ساری رات کھولنی ہے، پھر دکانیں کھولنی ہیں، باقی فیملی سے پوچھیں کہ آپ کا کیا پلان ہے؟ ان کا کہنا ہے: 10، 15 روزے کے بعد روزانہ رات کو شاپنگ سینٹر جانا ہے، عید کی تیاری کرنی ہے۔ یہ پوری تیاری میں تلاوت کہاں ہے؟ عبادت کہاں ہے؟ فلاں اسکیم، افطاری اسکیم، تلاوت اسکیم کدھر ہے؟ کس نے پوچھا کہ اجتماعی دعا کہاں ہوگی جہاں پر دعائیں مانگ سکوں، ایسی جگہ بتاؤ جہاں کچھ تلاوتِ قرآن اور کچھ قرآن سمجھ سکوں؟ ہم نے رمضان کو کیا بنا دیا ہے؟ شاپنگ، پکنک، کھانا پینا، کئی ایسے لوگ ہیں جو پورے روزے رکھتے ہیں پھر بھی پانچ کلو وزن بڑھ جاتا ہے۔ وزن کیسے بڑھ گیا؟ بولا: وہ سحری میں اس لئے زیادہ کھایا کہ سارا دن بھوکا رہوں گا، افطاری میں اس لیے زیادہ کھایا کہ سارا دن بھوکا رہا تھا اور رات کو بیچ میں ایک بار پھر کھایا کہ پھر موقع نہیں ملے گا، چار چار بار تو کھانے کھاتے ہیں، ہم نے تو رمضان کو کچھ اور ہی بنا دیا ہے، ایسا مت کیجئے۔

رمضان اور نبی پاک کے شب و روز

نبی پاک کا رمضان کیسا ہوتا تھا؟ ہمارے لئے تو سب سے آئیڈیل حضور ہی کی ذات ہے، آیئے! میں آپ کو پیارے آقا کا شیڈول بتاتا ہوں کہ نبی پاک رمضان کیسے گزارتے تھے؟

(1) عبادت میں مصروف

بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رمضان آتا تھا تو میرے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم مبارک بستر پر تشریف نہ لاتے تھے۔[1] پورا مہینہ نبی پاک اپنے بستر پر نہیں آتے تھے۔ بس عبادت پر کمربستہ ہو جاتے تھے، عبادت کا پلان تیار تھا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا رنگ مبارک تبدیل ہو جاتا تھا، رنگ متغیر ہو جاتا تھا۔ اور نماز کی کثرت فرماتے اور خوب دعائیں مانگتے۔[2]

خوفِ خدا طاری رہتا تھا رات بھر دعائیں کرتے، گڑگڑاتے۔ نبی پاک رمضان میں بستر چھوڑ دیتے اور ہم بستر چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ یہ فرق تو دیکھئے: ہم اتنا سوتے ہیں لیکن جو لوگ گناہ سے نہیں بچ سکتے تو انہیں یہی مشورہ ہے کہ وہ سو جائیں۔ گناہ سے بچنے کے لیے نیند کر لیجئے یہ ٹھیک ہے لیکن جاگ کر گناہ کرنا اس کی اجازت نہیں ہے۔

(2) خوب سخاوت فرماتے

صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے بڑھ کر کوئی سخی نہیں ہے مگر پیارے آقا کا رمضان میں دریائے سخاوت ایسے بہتا تھا جیسے تیز آندھی چل رہی ہے۔ اس سے بھی زیادہ نبی پاک سخاوت فرماتے۔[3] جو آتا اُسے عطا فرماتے۔ رمضان المبارک میں نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا پہلا کام کم آرام کرنا، دوسرا کام سخاوت کرنا۔

1...در منثور، 1/449۔
2...شعب الایمان، 3/310، حدیث:3625۔
3...بُخاری، 1/9، حدیث:6۔

(3) تلاوت قرآن

اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم قرآن کی تلاوت فرماتے ۔ جبریل امین نبی پاک کے پاس حاضر ہوتے اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جبریل امین علیہ السلام آپس میں قرآن کا دور فرماتے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اب بتایئے ہمیں کیا کرنا ہے:(1) قرآن پڑھنا ہے، رمضان نزول قرآن کا مہینہ ہے، اس مہینے میں ہمیں قرآن پڑھنا ہے (2) ہم نے اس مہینے میں سخاوت کرنی ہے، خیرات کرنی ہے، اگر زکوۃ ادا نہیں کی تو زکوۃ ادا کر دیجئے مگر اس مہینے میں گناہ نہ کریں۔ خدارا! اس کو اتنا آسان نہ لیں میں صرف دو باتیں یاد دلاتا ہوں آپ سب نے سنی ہوں گی۔

رمضان اور بد بخت

ایک بار میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے منبر پر قدم مبارک رکھا، پیر مبارک رکھا اور کہا: آمین۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! یہ آمین کیوں فرمایا؟ ایک تو صحابہ کرام کا یہ بڑا کمال تھا جب بھی نبی پاک کا کوئی غیر معمولی عمل دیکھتے سوال کر لیتے اور انہیں جواب بھی مل جاتا، ہمارا بھی بھلا ہو جاتا، ہم تو اُس دور میں نہیں تھے ہمیں آج پتہ چل گیا۔ پیارے آقا نے فرمایا: آمین۔ صحابہ نے عرض کی: حضور! آمین کیوں فرمایا؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جبریل امین آئے تھے آکر دعا کی کہ یا اللہ! جو رمضان کو پائے اپنی مغفرت نہ کرواسکے وہ ہلاک و برباد ہو جائے، وہ بد بخت ہو

1... بخاری، 1/9، حدیث:6۔

جائے۔پیارے آقا فرماتے ہیں: میں نے اس دعا پر آمین کہی ہے۔[1]

سوچئے پیارے اسلامی بھائیو! دعا کرنے والا کون ہے ؟ فرشتوں کا سردار، روح الامین، جبریل امین اور دعا پر آمین کہنے والا کون ہے ؟ نبیوں کا سردار، کیا اب بھی دعا کی قبولیت میں شک ہے ؟ اب تو دعا کی قبولیت میں کوئی شک ہی نہیں رہا، دعا قبول ہی قبول ہے۔ اب سوچئے ! جس نے رمضان پایا اور مغفرت نہ کرواسکا وہ برباد ہو جائے گا، تو کیا تاش کھیلنے والے کی مغفرت ہو جائے گی ؟ کیا فلمیں، ڈرامے دیکھنے والا اللہ پاک کو راضی کرلے گا ؟ رمضان میں جھوٹ بولنے والا ، لڑائی کرنے والا ، جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا مال بیچنے والا ، ملاوٹ کرکے اپنے سودے بیچنے والا رمضان میں کیسے بخشا جائے گا ؟ اس مہینے میں اپنے آپ کو بچانا پڑے گا ، اپنی عادتوں کو تبدیل کرنا پڑے گا ، تب جا کر کوئی بخشش کی صورت بنے گی ، پھر اللہ پاک کی بارگاہ میں التجا کریں گے تو کرم ہو گا ، اگر گناہ بھی جاری رہا اور کہیں میں بخشا بھی جاؤں۔ یہ تو رب سے مذاق کرنے جیسا ہو گیا۔

خود کو سدھار لیجئے

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ میں رمضان میں خود بخود ٹھیک ہو جاؤں گا۔ یاد رکھئے ! رمضان میں یقیناً شیطان بند ہوتا مگر جو عادتیں ہم نے بگاڑی ہوئی ہیں، وہ ہمارے ساتھ ہی ہوتی ہیں، جس کی لڑائی کی عادت ہے ، جس کی گالیوں کی عادت ہے ، جس کی جھگڑے کی عادت ہے وہ رمضان میں بھی کر رہا ہوتا ہے بلکہ رمضان کے شروع میں تو ڈر ہی لگا رہتا ہے اور آئے دن یہ سننے میں آتا ہے کہ روڈ پر جھگڑے ہو رہے ہوتے ہیں کیونکہ نئے نئے

1...مستدرک، 5/213، حدیث:7338۔

روزے رکھے ہوتے ہیں، بعضوں کی سگریٹ چھوٹ گئی ہوتی ہے، کچھ کے پان چھوٹ گئے ہوتے ہیں، افطار سے پہلے ہر آدمی ایک دوسرے سے لڑنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ رمضان اس لئے نہیں آیا کہ آپ اپنا غصہ کسی اور پر اتاریں۔ آپ گالی دیں، آپ لڑائی کریں ، صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام روزہ نہیں ہے اس بات کو سمجھئے، آنکھوں کا بھی روزہ ہے ،کان کا بھی روزہ ہے، زبان کا بھی روزہ ہے، پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا یہ فرمان یاد رکھئے، نبی پاک فرماتے ہیں: جو رمضان میں روزہ رکھے اور گناہوں سے باز نہ آئے تو اللہ کو ایسے شخص کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں۔[1] خالی بھوکا پیاسا رہے باقی سارے کام ہو رہے ہیں ۔ یہ کونسا روزہ ہے۔ اس بات کو سمجھئے۔

قبر کا خوفناک منظر

اب ایک اور بڑی اہم بات کرنے جارہاہوں ، مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم ایک قبرستان کے پاس سے گزرے ۔ آپ نے قبر کو دیکھا اور اللہ کی بارگاہ میں فریاد کی: مولا! مجھے اس قبر کے حالات دکھا۔ قبر کے حالات آپ پر ظاہر کر دیئے گئے۔ دیکھا کہ ایک قبر میں مردے کو آگ کے اندر لوٹ پوٹ کیا جارہاہے، وہ مردہ چیخ چیخ کر مولا علی سے کہتا ہے: یا علی! میری مدد کیجئے:

یَاعَلِیُّ! اَنَا غَرِیْقٌ فِی النَّارِ وَحَرِیْقٌ فِی النَّارِ

یا علی! میں آگ میں ڈوبا ہوا ہوں اور آگ میں جل رہا ہوں۔

قبر کے خوفناک منظر اور مُردے کی دردناک پُکار نے حیدر کرار کو بے قَرار کر دیا۔

1…بخاری، 1/ 628، حدیث: 1903۔

آپ نے اپنے رَحمت والے پروَردگار کے دربار میں ہاتھ اُٹھادیئے اور نہایت ہی عاجِزی کے ساتھ اُس مردے کی بخشش کے لئے درخواست پیش کی۔ غیب سے آواز آئی: اے علی! آپ اس کی سفارش نہ ہی فرمائیں کیوں کہ روزے رکھنے کے باوجود یہ شخص ماہِ رمضان کی بے حرمتی کرتا، رمضان میں بھی گُناہوں سے باز نہ آتا تھا۔ دن کو روزے تو رکھ لیتا مگر راتوں کو گناہوں میں مبتلا رہتا تھا۔

مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا یہ سن کر اور بھی رنجیدہ ہوگئے اور سجدے میں گر کر رو رو کر عرض کرنے لگے، یا اللہ! میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، اِس بندے نے بڑی اُمید کے ساتھ مجھے پکارا ہے، میرے مالِک! تو مجھے اس کے آگے رسوانہ فرما، اس کی بے بسی پر رَحم فرمادے اور اِس بیچارے کو بخش دے۔ حضرت علی رو رو کر مناجات کررہے تھے۔ اللہ پاک کی رحمت کا دریا جوش میں آگیا اور ندا آئی، اے علی! ہم نے تمہاری شکستہ دلی کے سبب اسے بخش دیا چنانچہ اس مردے پر سے عذاب اٹھالیا گیا۔ (1)

مَغفِرت کروائیے جنّت میں لے کے جائیے
واسطہ حسنین کا مولیٰ علی مُشکل کُشا

گناہوں سے توبہ کرلیجئے

اب رمضان میں گناہ کرنے والا سوچے اور ہم جیسے آدمی کو تو زیادہ ڈرنا چاہیے جو روز

1...فیضان سنت، ص922۔

گناہ کرتا ہے، رمضان میں بھی مجھ سے گناہ ہو رہے ہیں۔ شاید اب بہت سوں کو بات سمجھ آئے گی کہ یہ دعوت اسلامی والے مہینے کا اعتکاف کیوں کرواتے ہیں، قبلہ شیخ طریقت امیر اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطار قادری کی یہ بہت کمال کی سوچ ہے، گناہ سے بچنا بڑا مشکل ہے۔ اگر گناہ سے بچ کر رمضان گزارنا ہے تو بہترین طریقہ یہ ہے کہ بندہ پورا مہینہ اعتکاف میں بیٹھ جائے۔ اللہ کے گھر میں بیٹھ جائے، امید ہے گناہ سے بچ جائے گا اور خوب عبادت کرے گا۔ ایک درد ہے، ایک کوشش ہے، میں بھی اور آپ بھی ہم سب مل کر کسی طرح یہ رمضان ایسا گزاریں کہ اس میں ایک بھی گناہ نہیں کریں گے، ان شاء اللہ! نیت کر لیجئے کہ اس ماہ رمضان میں ایک بھی گناہ نہیں کریں گے۔

اس بار رمضان عبادت میں

جیسا کہ ہم نے سنا کہ پیارے آقا اس مہینے میں خوب تلاوتِ قرآن کرتے تھے۔ اب میں ہاتھ نہیں اٹھواؤں گا ورنہ بہت بڑی تعداد ہم میں وہ ہے جن کو قرآن پڑھنا ہی نہیں آتا، صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن سیکھا ہی نہیں ہے۔ پیارے اسلامی بھائیو اس طرح کی زندگی اچھی نہیں ہے، مسلمان کی یہ کیسی زندگی ہے؟ جسے قرآن پڑھنا نہیں آتا، تو خدارا! قرآن سیکھنے والے بن جائیے۔ کوئی بات نہیں جتنی بھی عمر ہو گئی ہو، سفید داڑھی ہو گئی کوئی بات نہیں، ہمت کیجئے اور یہ ذہن بنا لیجئے کہ بغیر قرآن سیکھے دنیا سے نہیں جانا۔

نبی پاک رمضان میں خوب سخاوت فرمایا کرتے تھے آپ سے بھی گزارش ہے خوب سخاوت کیجئے، کنجوسی نہ کیجئے، زکوٰۃ پوری دیں۔ میں ایک بڑے دکھی دل سے یہ بات کر رہا ہوں کیونکہ ہماری لوگوں سے ملاقاتیں رہتی ہیں، یہ پہلے دیکھنے کو نہیں ملتا تھا مگر اب ایسا

محسوس ہوتا ہے کہ بڑی تعداد اپنی زکوۃ پوری ادا نہیں کرتی۔

ادائیگی زکوۃ پر شکر کیجئے

یاد رکھئے پیارے اسلامی بھائیو! زکوۃ یہ مال کا میل ہے۔ آپ زکوٰۃ نہ دے کر اپنے پورے مال کو میلا کر رہے ہیں۔ یہ مال عذاب بن جائے گا، یہ مال بیماریاں لائے گا، یہ مال آپ کے ہاتھ سے کیسے چلا جائے گا آپ کو پتہ بھی نہیں چلے گا، آپ اگر چاہتے ہیں آپ کا مال محفوظ رہے، آپکا مال بڑھتا رہے، آپ کے مال کی حفاظت ہو، حدیث پاک سنئے، تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: زکوٰۃ دے کر اپنے مال کو مضبوط قلعوں میں قید کرلو،[1] یعنی اپنے مال کو محفوظ کرلو۔مال کا پورا حساب لگا کر، ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنی ہے، کچھ زیادہ ہی دیدیں البتہ کم نہیں ہونا چاہئے اور یہ مت سوچا کریں کہ اوہو! زکوٰۃ کے اتنے سارے پیسے بن گئے، اتنے سارے پیسے نکل جائیں گے، 10 لاکھ روپے جس کی زکوٰۃ بنتی ہے، اس کو ٹینشن شروع ہوجاتی ہے، اللہ کے بندے! 10 لاکھ کی ٹینشن ہے، اللہ نے 4 کروڑ روپے بھی تو دیئے ہیں جبھی تو 10 لاکھ روپے زکوۃ بنی ہے، 4 کروڑ ملنے پر رب کا شکر ادا کریں۔

جس کی جتنی زیادہ زکوٰۃ بن رہی ہے، اس کی ٹینشن اتنی بڑھ رہی ہے حالانکہ اس کا تو شکر بڑھنا چاہیے تھا، یااللہ! تُو نے مجھے دینے والا بنایا، مانگنے والا نہیں بنایا۔ ذرا سوچئے تو سہی! جسے آپ زکوۃ دے رہیں آپ بھی تو اس کی جگہ ہو سکتے تھے، میں بھی ہو سکتا تھا، کوئی ہمارے گھر میں راشن مانگنے آتا ہے، کوئی علاج کے پیسے مانگنے آتا ہے، ہم دیتے بھی ہیں،

1...شعب الایمان، 3/ 282، حدیث:3557۔

کہتے ہیں: میں نے زکوٰۃ دی، میری کیا اوقات جو میں نے زکوٰۃ دی، اللہ نے مجھے مال دیا۔ اس نے اس قابل بنایا تو میں نے زکوٰۃ دی ہے۔ یہ فقط رب کا احسان ہے، عقل ہوشیاری اور آپ کی محنت سے پیسے نہیں ملتے، اگر واقعی محنت سے پیسے ملتے ہوتے تو سارے مزدور کروڑ پتی ہو چکے ہوتے۔ اگر ہوشیاری سے پیسے ملتے ہوتے، جتنے سکول ٹیچر، پروفیسر ہیں کتنے عقلمند ہوتے ہیں وہ سارے اربوں پتی ہوتے، ٹیچر بیچارہ ٹیچر ہی رہتا ہے اُس کا شاگرد کروڑ پتی بن جاتا ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، جس کو دیا ہے وہ شکر گزار بن جائے، زکوٰۃ کو بوجھ نہ سمجھے۔

قارون کا خزانہ

قارون کا سارا خزانہ جو غرق ہوا تھا اُس کی وجہ یہی تھی کہ اُس کے پاس اربوں، کھربوں بلکہ اُس سے بھی زیادہ تھے مگر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُسے زکوٰۃ کا حکم دیا اور اُس نے زکوٰۃ کا حساب بنایا، اُس کی زکوٰۃ بھی کروڑوں اربوں میں بن رہی تھی، اُس کا دل بیٹھ گیا کہ اتنے سارے پیسے کیسے دوں؟ اللہ نے اُسے بھی غرق کر دیا، اُس کے مال کو بھی غرق کر دیا۔ زکوٰۃ کو بوجھ نہ سمجھنا اگر میرا ایسا بھائی بیٹھا ہے جو پوری زکوٰۃ نہیں دیتے، پچھلی زکوٰۃ کا بھی حساب کرنا ہو گا۔ خدا کی قسم! آپ زکوٰۃ نکال کر دیکھیں، اگلے سال آپ میرے سامنے آجائیے گا، آپ کی زکوٰۃ میں اضافہ ہو گیا ہو گا، جتنی زکوٰۃ پچھلے سال نکالی تھی اس سے زیادہ زکوٰۃ بن جائے گی، آپ کا مال بڑھ گیا ہو گا، ظاہر ہے جب مال بڑھے گا زکوٰۃ بھی بڑھ جاتی ہے، زکوٰۃ دینے میں بخل نہ کریں۔

پیسے جا نہیں آرہے ہیں

زکوۃ دیتے وقت یہ سوچ بنتی ہے کہ اتنے سارے پیسے نکل جائیں گے بینک بیلنس کم ہوجائے گا میں اسے ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں:

کسی شخص کا کھیت ہو اور ایک بندہ چار بوری بیج لے کر جائے اور اُس پورے کھیت میں 4 بوری ڈال کر واپس آجائے تو کوئی بے وقوف ہی ہوگا جو کہے گا: 4 بوری ضائع ہوگئی، عقلمند آدمی کہے گا: یہ 4 بوری ڈال کر آیا ہے تھوڑے دنوں میں کئی ٹرک بھر کر واپس آئیں گے۔ بیج ڈالیں ہیں فصل اُگے گی۔ زکوٰۃ کا معاملہ ایسا ہی ہے تھوڑے دنوں کے لیے پیسے جارہے ہیں، جانے دیجئے، یہ جا نہیں رہے، یہ مزید پیسے لانے کے لیے جارہے ہیں۔ اس سے کئی گنا ہوکر واپس آئیں گے اور یہ بات میں نہیں کہہ رہا، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ہر حکم حق ہے، سنئے صدقے سے متعلق میرے آقا کیا فرماتے ہیں چنانچہ حضرت ابو کبشہ اَنْمارِی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: اُنہوں نے مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: ایک بات کہ جس پر میں قسم کھاتا ہوں (وہ یہ ہے کہ)، کسی بندے کا مال صَدَقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔[1] اور یہ حق ہے، آپ بانٹئے، اللہ پاک اور دے گا۔

صدقہ کس کو دیں؟

اب بات کرتے ہیں زکوۃ وصدقات کس کو دینا ہے؟ آپ کی زکوٰۃ، آپ کے صدقات، آپ کی خیرات کا سب سے پہلا حق آپ کے اپنے غریب رشتہ داروں کا ہے، تلاش کیجئے، چیک کیجئے، آپ کا رشتہ دار شرمندگی کی وجہ سے آپ کو نہیں بولتا ہوگا،

1...مسند احمد، 1/515، حدیث:1674

بعض اوقات اپنا کزن ہی بیچارہ کسمپرسی کی حالت میں ہوتا ہے،ہاں یہ ضرور ہے اگر وہ زکوٰۃ کا مستحق نہیں ہے، پھر بھی غریب ہے تو آپ اُس کی نفلی صدقے سے مدد کیجئے مگر سب سے پہلے اپنے غریب رشتہ داروں کا خیال رکھیں، ہم دوسروں کو بانٹ رہے ہوتے ہیں اور اپنے رشتے دار پریشان ہوتے ہیں، پہلے اپنوں کو دیں، اُس کے بعد اپنے غریب پڑوسیوں کو دیکھ لیجئے۔ غریب ملازمین کو دیکھئے، اُن کی مدد کریں اور اُس کے بعد ایک عرض کرنا چاہتا ہوں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک جو دنیا بھر میں سنتوں کی خدمت کر رہی ہے،تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا جو تحریک اتنا بڑا دین کا کام کر رہی ہو ہمیں اُس کا بھرپور ساتھ دینا چاہیے۔

اپنی بات پھر دہراتا ہوں پہلا حق اپنے رشتہ داروں کو، اپنے غریب ملازمین کو، اپنے غریب پڑوسیوں کو دیجئے گا۔اُس کے بعد دعوتِ اسلامی کا خیال رکھیں۔ میں آپ سب سے ایک نیت چاہتا ہوں اگر آج جتنے اسلامی بھائی موجود ہیں وہ سب نیت کریں کہ ان شاءاللہ اس بار اپنی زکوٰۃ میں کم از کم 50 فیصد دعوتِ اسلامی کو دیں گے ان شاءاللہ۔

اللہ پاک آپ کو اِس کا خوب اجر عطا فرمائے گا اور یہ پیغام مزید دین کا آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ اللہ کی رحمت سے یہ کام اور آگے بڑھے گا تو امت کی اصلاح ہوتی چلی جائے گی۔ اللہ کریم سے دعا کرتے ہیں: ربِ کریم! ہم سب کو ماہِ رمضان صحت و عافیت کے ساتھ نصیب فرمائے۔ اس مہینے کی برکتیں عطا فرمائے، اللہ کریم! ہم سب کو اس مہینے میں خوب تلاوتِ قرآن کرنا نصیب فرمائے اور اپنی راہ میں دل کھول کر خرچ کرنا نصیب فرمائے۔

ایک بات پھر یاد دلا دیتا ہوں: رمضان میں کوئی گناہ نہیں کریں گے۔ جب بھی

Go To Index

موبائل اٹھائیں تو ضرور سوچنا کہ اسے میں نے خریدا ہے، پیسے بھی میرے لگے ہیں، انٹرنیٹ کے پیسے بھی میں دے رہا ہوں اور یہی میرا موبائل مجھے جہنم میں تو نہیں لے جارہا۔ نہیں چاہیے ایسا موبائل، نہیں چاہیے ایسی کوئی ڈیوائس جو میری ساری روحانیت کا بیڑا غرق کر دے۔ رمضان میں کوئی گناہ نہیں کریں گے۔ ان شاءاللہ!

اللہ پاک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبدالحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

Go To Index

22 اپریل 2021 کوکن مسلم کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی، پاکستان

رمضان اور قرآن

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...رمضان میں سجدے بڑھائیے
- ...کاش! پورا سال رمضان ہوتا
- ...رمضان میں گناہ توبہ توبہ
- ...حرام کاموں سے بھی رک جائیے
- ...منی آرڈر کو خط سمجھ لیا
- ...قرآن کے سچے واقعات

نوٹ: Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے۔

Scan کیجئے۔

Click کیجئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں۔ بہت پیارے پیارے واقعات اور بڑی خوبصورت احادیث فضائل درود میں ملتی ہیں ۔ بعض بزرگان دین کا فرمان ہے کہ جس مجلس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر درود بھیجا جاتا ہے اس مجلس سے ایک پاکیزہ خوشبو نکلتی ہے، عام طور پر جب محفل منعقد کی جاتی ہے تو مختلف خوشبوؤں کا اہتمام کیا جاتا ہے، خوبصورت ماحول بنایا جاتا ہے، خوشبو آرہی ہوتی ہے۔ اسی طرح جب ہم کسی جگہ عطر لینے جاتے ہیں، پرفیوم لینے جاتے ہیں تو ہم کہتے ہیں: ایسی خوشبو دینا جو دیر تک رہے۔ لانگ لاسٹنگ ہو، خوشبو بھی دور تک جائے، لیکن! جو میں بات کرنے جارہا ہوں وہ بزرگان دین فرماتے ہیں: جہاں جس مجلس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر درود بھیجا جاتا ہے۔ اس مجلس سے ایک مہک نکلتی ہے، خوشبو نکلتی ہے جو آسمانوں تک پہنچ جاتی ہے اور فرشتے اسے محسوس کرتے ہیں اور فرشتے یہ پہچان لیتے ہیں کہ کوئی محفل ہے، کوئی مجلس ہے جہاں نبی پاک پر درود بھیجا جارہا ہے۔[(1)]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1…حکایتیں اور نصیحتیں، ص613۔

اللہ اکبر! یعنی درود کی خوشبو اتنی ہے، درود کی مہک اتنی ہے اور کیوں نہ درود مہکے اور کیوں نہ درود کی خوشبو آسمانوں تک پہنچے کہ ذکر کس پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا ہے، میرے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کیسے مہکتے ہیں اللہ اکبر!

آج جب کسی کو کہیں پہنچنا ہوتا ہے تو لوکیشن دیدی جاتی ہے آپ اس لوکیشن پر آجانا ہے۔ اب ہمیں راستہ ڈھونڈنا بہت آسان ہو گیا ہے، پہلے تو پوچھنا پڑتا تھا کہ سیدھی طرف مڑنا ہے یا الٹی طرف مڑنا ہے؟ پھر فلاں بلڈنگ نظر آئے گی۔ اب ایسا نہیں ہے، بندہ فکس لوکیشن پر پہنچ جاتا ہے لیکن! جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دور تھا تو ان کے پاس بھی ایک بڑا زبردست طریقہ تھا۔ وہ بھی بڑے اچھے طریقے سے لوکیشن ڈھونڈ لیتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو کیسے ڈھونڈتے تھے؟ وہ کسی سے پوچھتے نہیں تھے کہ آقا کہاں گئے ہیں؟ وہ گلیاں بتاتی تھیں کہ نبی پاک یہاں سے گزر کر گئے ہیں، وہ راستے ایسے مہکتے تھے کہ پتہ چل جاتا تھا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم یہاں سے گزرے ہیں۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کمال کی بات لکھتے ہیں:

عنبر زمین عَبیر ہوا مُشک تَر غُبار

کہتے ہیں: زمین وہ عنبر ہو جاتی تھی، غبار وہ مشک سے زیادہ خوشبو دار ہو جاتا اور ہوا عبیر ہو جاتی۔

عنبر زمین عَبیر ہوا مُشک تَر غُبار
اَدنیٰ سی یہ شَناخت تری رہ گزر کی ہے

نبی پاک کے راستے کی ہوا شناخت کرتی بلکہ اُس زمانے کی بات تو چھوڑیئے آج بھی اگر کوئی مدینے پہنچ جائے، شرط یہ ہے کہ عشق والی ناک ہونی چاہئے۔ جی ہاں! پھر اُس کے بعد اگر عاشقِ رسول ہے تو اُس کی آنکھوں پہ پٹی باندھ دیں اور اُسے مدینے لے جائیں وہ بتا دے گا کہ یہ گلیاں کچھ اور ہیں۔ یہ ہوائیں کچھ اور ہیں، یہ خوشبو کچھ اور ہے۔ کیا خوبصورت بات شاعر لکھتے ہیں:

عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے تھے

تقریباً ساڑھے چودہ سو سال ہو گئے

عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے تھے
اس وقت بھی گلیوں میں خوشبو ہے پسینے کی

آج بھی گلیاں بتا رہی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یہاں سے گزر کر گئے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اپنی زندگی میں درود کو شامل کیجئے۔ چلتے، پھرتے، اُٹھتے، بیٹھتے آپ درود پاک پڑھیں آپ کی زندگی مہکنا شروع ہو جائے گی، آپ محسوس کریں گے کہ چیزیں بہتر ہو رہی ہیں، ٹینشن ریلیز ہو رہا ہے، بیماری دور ہو رہی ہے، قرضے اُترتے چلے جا رہے ہیں، روزی میں برکت آتی چلی جا رہی ہے۔ ہمیں بہت سارے لوگ ملتے ہیں، کہتے ہیں: فلاں چیز کا وظیفہ بتا دو، فلاں مسئلہ کا وظیفہ بتا دیں شاعر نے اتنی کمال کی بات لکھی ہے، وہ کہتے ہیں:

ہر درد کی دوا ہے صلِّ علیٰ محمد | تعویذِ ہر بلا ہے صلِّ علیٰ محمد

تو آپ اپنی زندگی میں درود پاک کو شامل رکھیں، پڑھتے رہا کریں اس کی برکتیں لوٹیں

آیئے! محبت کے ساتھ باآواز بلند درود پاک پڑھیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رمضان میں سجدے بڑھایئے

کچھ بات قرآن مجید و فرقانِ حمید کے بارے میں کرتے ہیں۔ہم بڑے خوش نصیب ہیں کہ ہمیں تراویح پڑھنے کی سعادت ملی، یہاں ختم قرآن ہوا، لیکن ایک عجب سارجحان بنتا جارہاہے، لوگوں کا یہ مائنڈسیٹ بن گیاہے کہ 5روزہ تراویح پڑھ لی، 7روزہ پڑھ لی 10روزہ پڑھ لی تو اب تراویح معاف ہو گئی۔ایسا نہیں ہے بیشک تراویح میں قرآن ختم ہو گیا مگر آپ نے تراویح پورارمضان پڑھنی ہے۔یادرہے تراویح سنت مؤکدہ ہے، یہ پوری 20رکعتیں یہ سنت مؤکدہ ہیں، نہیں پڑھیں گے توگنہگار ہوں گے اوراس کا ثواب کتنا ہے۔اس کا اجر کتنا ہے۔ **اللہ اکبر!** اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فرماتے ہیں: جو رمضان میں ایک سجدہ کرتا ہے اسے 1500 نیکیاں مل جاتی ہیں اس کے لئے جنت میں سرخ یاقوت کاایک محل بنایاجائے گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اب سوچیے جو 20رکعتیں چھوڑ دے گویا اس نے جنت کے 80 محل چھوڑ دیئے اور ہزاروں نیکیاں اس سے رہ گئیں۔کچھ 8 رکعتیں پڑھ کر چلے جاتے ہیں، کچھ 12رکعتیں پڑھ کر چلے جاتے ہیں ایسانہ کیاکریں۔آپ کے دل پر چوٹ کرنے کے لئے کہہ رہاہوں کہ اگر یہاں اعلان ہوجائے جو بندہ جتنے سجدے کرے گا اتنے ہزارروپے ملیں گے۔شاید یہاں پر سحری تک سجدے ہوتے رہیں گے اگرچہ

1...شعب الایمان،3/314،حدیث:3635۔

تراویح ختم ہو گئی، پھر بھی نفل پڑھیں گے، ہر سجدے پہ ہزار روپے۔

رمضان سے فائدہ اٹھایئے

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا سوچیں دنیاوی فائدے کے لئے تو ہم تیار ہیں، میرے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سچے وعدے ہیں، ہر سجدے پر جنتی محل ہے۔ یہ رمضان بہترین اسکیم ہے، ہمارے لئے ایک شاندار آفر ہے۔ آج ہمارے ہاں کیا ہوتا ہے، کسی اسٹور پہ اسکیم لگ جائے کہ 50٪ ڈسکاؤنٹ یا Buy One Get One،ایک خریدو ایک فری ، آفر دیکھ کر لوگ گرمی میں جیکٹ خرید کر آ جاتے ہیں۔ گرمیوں میں جیکٹ!!! بھئی! سستی مل رہی تھی، اس لئے خرید لی۔ سردیوں میں تو کام آئے گی، گرمیوں کی چیزیں سردیوں میں خریدلیتے ہیں سردیوں کی گرمی میں کیونکہ ڈسکاؤنٹ ہے ، آفر ہے۔ جب دنیا کے فائدے کے لئے اتنا سوچتے ہیں تو ذرا سوچئے کہ ہمیں جنت میں جانے کا کیا شاندار فائدہ رمضان کی صورت میں ملا ہے۔

کاش! پورا سال رمضان ہوتا

اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اگر میری امت کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا ہے وہ پورا سال تمنا کرتے کہ رمضان پورا سال ہی ہو۔[1] یہ مہینہ اتنی اہمیت کا حامل ہے۔رمضان کے فائدے کیا ہیں ؟ اسکیم کیا ہے ؟ نفل کا ثواب فرض کے برابر ، فرض کا ثواب 70 گنا زیادہ۔ مجھے اور آپ کو بھکانے والا کون ہے ؟ شیطان!!! اسے بند کر دیا گیا۔ جہنم کو تالے لگا دیئے گئے۔ جنت کے دروازے کھول دیئے گئے۔

1...ابن خزیمہ، 3/190، حدیث:1886۔

پیارے اسلامی بھائیو! اب ذرا سوچیں کہ میری اور آپ کی بخشش کا سارا ماحول بنا دیا گیا، نیکیاں کرنا آسان کر دیا گیا، اب اس پر بھی کوئی سستی کرے، اس میں بھی وہ نمازیں نہ پڑھے، اس میں بھی کھیل کود میں، کھانے پینے میں رمضان کو ضائع کر دے۔ خدارا! رمضان کو ایسے ضائع مت کیجئے۔ پچھلے سال رمضان میں کئی لوگ ہمارے ساتھ تھے، اس سال نہیں ہیں۔ ہمیں نہیں پتہ کہ اگلے رمضان میں ہم ہوں گے کہ نہیں، ہمیں اس رمضان کو اپنی زندگی کا آخری رمضان سمجھنا چاہئے اور یاد رہے رمضان میں جہاں فائدے ہیں، بہت نیکیاں ہیں، اس مہینے میں گناہ کرنا یہ بھی بڑا سخت ناپسندیدہ ہے، یاد رکھئے گا! رمضان میں سزا بھی بڑھا دی جاتی ہے۔ اس بات کو ایک مثال کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں:

رمضان میں گناہ توبہ توبہ

کوئی بندہ مسجد میں آکر گالی گلوچ کرے۔ آپ کیا کہیں گے مسجد میں ایسے کام کرتا ہے حالانکہ گالی دینا گناہ ہے، مسجد میں دے یا باہر دے مگر مسجد کا تقدس، ادب واحترام کی وجہ سے اس گناہ کی سنگینی بڑھ جاتی ہے۔ کوئی شخص پاکستان میں گناہ کرے غلط بات ہے، لیکن مکہ میں، حرم شریف میں جاکر گناہ کرے تو لوگ کیا کہیں گے: شرم نہیں آتی مکہ میں بھی گناہ کر رہے ہو حالانکہ مکہ میں تو ایک گناہ ایک لاکھ گناہ کے برابر۔[1]

بالکل اسی طرح اگر کوئی رمضان میں گناہ کرے، رمضان میں اللہ کو ناراض کرنے والا کام کرے تو اس کا عذاب بھی زیادہ ہے تو جہاں رمضان میں ہمیں نیکیاں کرنی ہیں،

1...بہار شریعت، 1/1110، حصہ:6۔

وہاں گناہوں سے بچنا بھی ہے۔ اپنی آنکھوں کو بچانا ہے، زبان کو بچانا ہے، ہاتھوں کو بچانا ہے ایسی محفل اور سنگتوں میں نہ بیٹھیں کہ جہاں بیٹھ کر غیبتیں ہو رہی ہیں جہاں بیٹھ کر حرام باتیں ہو رہی ہیں۔ اس مہینے میں اپنے آپ کو محفوظ رکھیں اور جتنا ہو سکے رحمتوں کو حاصل کریں۔ اللہ کریم قرآن پاک میں کیا خوب ارشاد فرماتا ہے کہ رمضان کے روزے جو فرض کئے گئے اس کے پیچھے لاجک کیا ہے؟ روزوں کا مقصد کیا ہے؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ (پ:2، بقرہ:183)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے۔

پھر فرمایا

كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ (پ:2، بقرہ:183)	ترجمہ کنزُ العِرفان: جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔

روزے کیوں فرض کئے گئے، روزے فرض کرنے کا مقصد کیا ہے؟ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (پ:2، بقرہ:183)	ترجمہ کنزُ العِرفان: تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

تقویٰ کسے کہتے ہیں

روزے کا بنیادی مقصد تقویٰ حاصل کرنا ہے۔ تقویٰ کا کیا مطلب ہے؟ تقویٰ یہ ہے کہ بندہ اپنے آپ کو اللہ پاک کی نافرمانی سے بچائے۔ دنیا والے دیکھتے ہیں اس لئے بعض

اوقات ہم بچ جاتے ہیں مگر کیا کبھی ہم اس لئے بچتے ہیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے؟ حالانکہ رمضان ہمیں تقوی کی اتنی شاندار پریکٹس کرواتا ہے اور ہم سب کر رہے ہوتے ہیں، بچہ بچہ کر رہا ہے۔ اب وہ پریکٹس کیا ہے ذرا غور سے سنیئے گا:

رمضان اور تقوی

ہم میں سے کوئی ہے جو حالت روزہ میں چھپ کے پانی پیتا ہو؟ فریج میں ٹھنڈا پانی موجود ہوتا ہے، فروٹ کٹا ہوتا ہے۔ کھانے پینے کی چیزیں موجود ہیں، کمرے میں کوئی نہیں ہے اور ابھی افطار میں 5 منٹ باقی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں دنیا میں تقریباً دو ارب مسلمان ہیں ایک مسلمان بھی ایسا نہیں ہے کہ جو چھپ کر کھالیتا ہو کہ چلو کوئی نہیں دیکھ رہا 10 منٹ باقی ہیں تو کیا ہوا۔ تقوی کی معراج دیکھیں، اللہ کا خوف دیکھیں، اللہ سے محبت دیکھیں تقوے کی پریکٹس ہو رہی ہے۔

عصر کے بعد تو گلا خشک ہو جاتا ہے یہ جو ہمارے مزدور بھائی ہیں ان بیچاروں کو تو زیادہ تھکن محسوس ہوتی ہے، وضو کرتے ہیں منہ میں پانی جاتا ہے مگر ایک قطرہ حلق سے نیچے نہیں اترنے دیتے۔ کون دیکھ رہا ہے؟ وضو خانے پر بیٹھ کر کس کو پتہ ہے؟ آپ نے ایک چُلّو پانی پی لیا، اس کا مطلب کیا ہے؟ رمضان میں ہر مسلمان کا ایمان اتنا مضبوط ہوتا ہے کہ وہ یہ جانتا ہے کہ کوئی دیکھے نہ دیکھے رب دیکھ رہا ہے۔

اب اسی پریکٹس کو میں تھوڑا تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہوں۔ یہ پانی پینا، یہ فروٹ کھانا، یہ کھانا کھانا، سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے جائز تھا۔ افطار کرنے کے بعد بھی جائز ہے ہم ابھی کھاسکتے ہیں، ابھی بھی پی سکتے ہیں۔ وہ جو ٹائم تھا اس پر جو چیزیں ہمارے لئے

حلال تھیں ہم اس میں بھی رک گئے کیونکہ اب منع ہو گیا۔اب ٹائم روزے کا ہے، اب ایک بات سمجھنی ہے اور اپنے آپ کو بھی سمجھانی ہے:

حرام کاموں سے بھی رک جائیے

جب میں حلال چیزوں سے اپنے آپ کو اس لئے روک لیتا ہوں کہ اللہ دیکھ رہا ہے، تو حرام کام کرتے وقت یہ خیال کیوں نہیں آتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے،وہ رب جو مجھے پانی پیتے ہوئے دیکھ رہا ہے،وہ رب جو مجھے افطار سے پہلے دیکھ رہا ہے،جب میں اکیلے میں حرام دیکھ رہا ہوں وہ مجھے تب بھی دیکھ رہا ہے۔چاہے میں موبائل پر دیکھ رہا ہوں ،چاہے میں ٹی وی پر دیکھ رہا ہوں ،چاہے کمرہ بند کرکے دیکھ رہا ہوں میرا رب تو دیکھ رہا ہے۔

میں جب جھوٹ بولتا ہوں وہ جب بھی دیکھ رہا ہے۔حرام روزی کما رہا ہوں، وہ مجھے جب بھی دیکھ رہا ہے،جب کسی پر ظلم کررہا ہوں،وہ مجھے جب بھی دیکھ رہا ہے۔لوگ کہتے ہیں:اس علاقے میں جاننے والے ہیں، کسی دوسرے علاقے میں چلتے ہیں،اس ملک میں جان پہچان والے ہیں کسی اور ملک میں چلتے ہیں، لوگ غلط کام کرنے کے لئے سفر کرتے ہیں کہ وہاں جاکر وہ غلط کام کرلیں گے۔ مگر وہ کیوں نہیں سوچتے کہ وہاں بھی رب دیکھ رہا ہے۔

ایک بزرگ تھے ان کو کسی دوست نے کہا کہ میں فلاں ملک میں جارہا ہوں، کہا: کیوں؟ کہا:وہاں جاکر کماؤں گا،یہاں کاروبار میں بہت تنگی ہے،پھر ان بزرگ نے بڑی کمال کی بات کی۔ کہا:ایسا کرنا کہ وہاں کے خدا کو میرا سلام کہہ دینا۔بات تو بڑی عجیب وغریب ہے۔وہاں کا خدا!!! وہ کہتا ہے : حضور !خدا تو وہی ہے جو یہاں ہے اور وہ

وہاں ہے۔ بزرگ نے کہا: جو خدا تمہیں وہاں رزق دے گا وہ خدا تمہیں یہاں بھی رزق دے گا۔ تو یہ سمجھنے والی بات ہے کہ میں جہاں بھی چلا جاؤں، وہی رب دیکھنے والا ہے، وہی ہمیں ہماری ہر ہر حرکت کو جاننے والا ہے۔

آنکھ، کان اور زبان کا روزہ

قرآن نے کہا: لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کہ روزے فرض ہی اسی لئے کئے گئے تاکہ تم تقوی حاصل کرو، لیکن افطار سے پہلے تک تو تقویٰ ہے، کھانے پینے میں تقوی ہے، لیکن کچھ لوگ تو ایسے بھی ہیں جو روزے میں بھی گناہ کر رہے ہیں۔ فلمیں اس لئے دیکھ رہے ہیں، اس لئے عجیب وغریب چیزیں دیکھ رہے ہیں کہ ٹائم پاس کرنا ہے، لڑائی جھگڑے تو روزے میں روز ہی ہو رہے ہیں۔ صرف کھانے پینے، بھوکا رہنے کا روزہ ہے۔ یاد رکھئے! روزہ زبان کا بھی ہے، روزہ آنکھ کا بھی ہے، روزہ کان کا بھی ہے، روزہ ہاتھ کا بھی ہے۔

رمضان اور آسمانی کتابیں

پیارے اسلامی بھائیو! قرآن کی بات کرتے ہیں، رمضان اور قرآن اس کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ یہ نزول قرآن کا مہینہ ہے اور میں آپ کو ایک بہت بڑی پیاری بات بتاؤں جو شاید بہت سارے لوگوں کو نہیں پتہ یہ بات تو ہم سب کو پتہ ہے کہ قرآن رمضان میں نازل ہوا لیکن چاروں آسمانی کتابیں زبور، انجیل [1] اور توریت [2] یہ تینوں بڑی کتابیں بھی اللہ کریم نے رمضان ہی میں نازل فرمائی ہیں۔ رمضان کتنا مبارک مہینہ ہے کہ ان بڑی کتابوں کو

1...مسند احمد، 7/85، حدیث:17447۔
2...ابن خزیمہ، 3/190، حدیث:1886۔

نازل کرنے کے لئے رب نے جس مہینے کا انتخاب کیا وہ رمضان کا مہینہ ہے۔

قرآن سے کتنا تعلق ہے؟

اب میرا سوال یہ ہے: ہم سب مسلمان ہیں لیکن قرآن سے ہمارا تعلق کیسا ہے؟ ہم کتنا قرآن پڑھتے ہیں؟ ہم کتنا قرآن سمجھتے ہیں۔ تراویح میں پورا قرآن سن لیتے ہیں مگر قرآن میں رب نے کیا فرمایا؟ یہ ہم میں سے کس کس کو پتہ ہے؟ ہم میں سے کتنے ایسے ہیں جنہوں نے ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ قرآن پڑھا؟ حالانکہ یہ رب کا کلام ہے، یہ ہمارے لئے اللہ کا پیغام ہے لیکن قرآن سے بڑی دوری ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ قرآن سے دوستی کرنے کا مہینہ ہے۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں: وہ دل ویران ہے جس میں کچھ قرآن نہیں ہے۔[1] آج ہمارے دلوں میں کتنا قرآن ہے؟ پھر قرآن میں کیا کیا موجود ہے؟ ہمیں تو یہ بھی نہیں پتہ۔ اس بات کو اس مثال کے ذریعے سمجھئے گا:

منی آرڈر کو خط سمجھ لیا

ایک بوڑھی خاتون تھی ان کا ایک بیٹا تھا۔ بیمار تھی، غریب تھی، بہت سارے پیسے جمع کئے، اپنے بیٹے کو بیرون ملک پڑھنے کے لئے بھیجا، خاتون نے سوچا: بیٹا وہاں جائے گا، پیسے بھیجے گا، میرا علاج بھی ہو جائے گا اور غربت بھی دور ہو جائے گی۔ بیٹا گیا اگلے مہینے اس نے وہاں سے اپنی ماں کو لیٹر بھیجا، وہ خط آیا، بوڑھی عورت پڑھی لکھی تو نہیں تھی، بڑی خوش ہوئی کہ میرے بیٹے نے، میرے لعل نے خط لکھا ہے، چوما آنکھوں سے لگایا، دراز

1...ترمذی، 4/419، حدیث: 2922۔

میں رکھ دیا۔اگلے مہینے پھر خط آیا پھر چوما پھر آنکھوں سے لگایا، کہنے لگی: میرا بیٹا دیکھو باہر جاکر بھی یاد رکھتا ہے پھر دراز میں رکھ دیا۔ ہر مہینے خط آتا رہا دراز میں جاتا رہا۔

ماں بیمار ہوتی رہی، غریب تھی علاج کے پیسے نہیں تھے۔ تھوڑے عرصے بعد اس ماں کا انتقال ہوگیا۔ پڑوس کی عورتیں آئیں، گھر کی صفائی کی، دراز کھولا، تو بہت سارے لفافے ملے۔ جب وہ لفافے کھولے تو ان تمام لفافوں کے اندر منی آرڈر تھا۔وہ بیٹا اپنی ماں کو ہر مہینے پیسے بھیجتا رہا مگر ماں کو پڑھنا نہیں آتا تھا،وہ چومتی تو رہی،خوش بھی ہوتی رہی مگر معلوم ہی نہیں تھا یہ میرے لئے خزانہ تھا۔وہ پیسے کیش ہو جاتے تو ماں کا علاج بھی ہو جاتا اور ماں کی غربت بھی دور ہو جاتی۔

قرآن کے ساتھ ہمارا رویہ

یہ ایک فرضی مثال ہے مگر میں اور آپ قرآن کے ساتھ یہی تو کر رہے ہیں، چوم بھی رہے ہیں، آنکھوں سے بھی لگا رہے ہیں، آفس میں رکھ رہے ہیں، گھر میں اوپر بھی رکھ رہے ہیں، جلد ان بھی بہت خوبصورت لیتے ہیں۔ جیسی نئی دکان ہو گی، نیا کاروبار ہو گا، نیا گھر ہو گا، پہلا خیال آئے گا قرآن خوانی کروانی ہے۔ آفس کے اندر رکھنے کے لئے قرآن چاہیے، یہ کام ضرور کرنے چاہیے اس سے انکار نہیں ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا قرآن اس لئے لیا ہے کہ صرف چومنا ہے؟ آنکھوں سے لگانا ہے؟ اللہ کریم نے اس میں میرے اور آپ کے لئے کیا کیا خزانہ بھیجا؟ ہمیں کیا کیا ارشاد فرمائے؟ وہ کون جانے گا؟ اُسے کون سمجھے گا؟

قرآن سے دوستی کرلیجئے

خدارا! آج میں نے اور آپ نے یہ فیصلہ کرنا ہے۔ہم نے بقیہ زندگی قرآن کے ساتھ گزارنی ہے، قرآن سے دوستی کرنی ہے، اللہ کا کلام ہے، یہ شفاعت کرنے والا ہے۔ آج میں اور آپ موبائل پر کتنے سافٹ ویئرز آن کرتے ہیں۔روزانہ کتنی بار موبائل آن کرتے ہیں، لیکن آپ کو معلوم ہے کہ جب میں اور آپ دنیا سے جائیں گے یہ سارے سافٹ ویئرز آف لائن ہو جائیں گے۔لوگ کہیں گے:4دن ہوگئے آن لائن نہیں ہوا، تین دن ہوگئے اس نے کوئی پوسٹ نہیں ڈالی ہے۔واٹس ایپ پر لاسٹ سین کئی دن پہلے کا بتا رہا ہوگا، خیر تو ہے ؟معلوم تو کرو؟ پھر پتہ چلے گا کہ یہ بندہ کئی دنوں سے آف لائن ہے حقیقت میں وہ خود ہی آف لائن ہوگیا ہے۔وہ خود ہی دنیا سے چلا گیا ہے۔قبر میں چلا گیا ہے۔

اس کا مطلب کیا ہوا؟ جب میں اور آپ دنیا سے جائیں گے دنیاوی سارے سافٹ ویئرز آف لائن ہو جائیں گے مگر آپ کو معلوم ہے کہ قرآن قبر میں بھی آن لائن ہو گا یعنی جس کا براہ راست فائدہ پہنچ رہا ہو گا۔جس کے ساتھ قرآن ہو گا وہ قبر میں بھی شفاعت کرے گا۔سورہ ملک کے بارے میں یہی تو آیا کہ جو روزانہ سورہ ملک کی تلاوت کرے یہ اسے عذابِ قبر سے بچائے گی، یہ اس کی شفاعت کرے گی۔[1] تو یہ قرآن ہے۔

قرآن کے سچے واقعات

قرآن پاک میں اتنے واقعات ہیں ۔اتنے تاریخی اور شاندار واقعات ہیں ، آپ پڑھیں تو ایمان تازہ ہو جائے گا، بچے بھی موجود ہیں، نوجوان بھی موجود ہیں۔میں آپ کو

1…ترمذی،4/408،حدیث:2900۔

ایک قرآنی واقعہ سناتا ہوں تاکہ آپ کو پتہ چلے، لوگ کہتے ہیں: واقعات، کہانیوں میں بڑا مزہ آتا ہے، وہ بھی حیرت انگیز اسٹوریز پڑھتے ہیں۔ اگر قرآنی واقعات پڑھیں تو اس میں کیا کچھ موجود ہے، قرآن میں تقریبا 100 سے زائد سچے واقعات ہیں جو ہمیں پڑھنے چاہئیں اس سے پتہ چلے گا کہ قرآن میں کیا کچھ ہے۔ لیکن آج میں جو واقعہ سنانے جارہا ہوں اس واقعہ کا ایک پارٹ، ایک حصہ ہو بھی چکا ہے اور اس کا ایک پارٹ ابھی باقی ہے، وہ قیامت سے پہلے ہو گا۔ جی ہاں یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو حضرت ذوالقرنین کے ساتھ ہو بھی گیا لیکن وہ واقعہ ابھی مکمل نہیں ہوا۔ وہ قیامت سے پہلے ہونا ابھی باقی ہے۔ ایسا کیسا واقعہ ہے؟

حضرت ذوالقرنین کا واقعہ سورہ کہف میں ہے، قرآن کی ہر سورت ہی شاندار ہے مگر سورہ کہف اتنی کمال کی سورت ہے اس میں 3 عظیم واقعات ہیں:

(1) ایک کہف یعنی غار والوں کا واقعہ، وہ بھی بڑا عجیب واقعہ ہے۔

(2) حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات ہوئی اور وہ ملاقات بھی بڑی عجیب و غریب ملاقات ہوئی، وہ واقعہ پڑھیں تو ایمان تازہ ہوتا ہے۔

(3) اس میں حضرت ذوالقرنین کا بھی واقعہ ہے اب واقعہ کیا تھا کہ

حضرت ذوالقرنین کے سفر

حضرت ذوالقرنین رضی اللہ عنہ نے تین سفر کئے، دنیا کے تینوں کونوں کا انہوں نے سفر کیا اور اِس کا ذکر سورہ کہف میں بڑی تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ قرآن مجید سے ہی ان تینوں سفروں کے بارے میں آپ کو کچھ بتاتا ہوں۔

پہلا سفر

حضرت ذوالقرنین نے پرانی کتابوں میں یہ پڑھا تھا کہ سام بن نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک شخص آبِ حیات پی لے گا تو اس کو کبھی بھی موت نہیں آئے گی۔اب انہوں نے تلاش شروع کی کہ وہ چشمہ ٔ آبِ حیات کہاں ہے؟تو اس کے لئے آپ نے مغرب(West)کی طرف سفر کیااب جنہوں نے دنیاکاسفر کیا،یادنیاکے نقشہ پر تھوڑاسا غور کریں تومغرب(West)کہاں ختم ہوتاہے؟ہم امریکہ میں جائیں توکیلیفورنیاسے بھی آگے جاتا ہے، کینیڈا میں جائیں تو کیلگری (Calgary)سے آگے جاتا ہے وہاں جا کرتقریباًمغرب(West)ختم ہوتاہے۔

آپ نے سفر کیا اور آپ کے ساتھ حضرتِ خضر علیہ السلام بھی تھے،وہ آبِ حیات کے چشمے پر پہنچ گئے۔وہاں ان کو ایک ایسی قوم ملی جو جانوروں کی کھال پہنے ہوئے تھی۔ اس کے سواکوئی دوسرالباس ان کے بدن پر نہیں تھااور دریائی مردہ جانوروں کے سواان کی غذاکاکوئی دوسراسامان نہیں تھا۔یہ قوم ناسک کہلاتی تھی۔حضرت ذوالقرنین نے دیکھا توان کے لشکر بے شمارہیں،بہت طاقتورہیں جنگجوہیں،آپ نے ان قوم کو اسلام کی دعوت دی جنہوں نے دعوت قبول کی وہ ایمان لے آئے۔باقی ان سے مقابلہ ہوا کچھ لوگ گرفتار ہوگئے۔

دوسرا سفر

اس طرف کاسفر کرنے کے بعد آپ نے مشرق(East)کی طرف سفر کیا۔قرآن

میں سورہ کہف کے اندر اس سفر کا ذکر ہے۔ اب آپ ایسی جگہ پہنچ گئے گویا جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے اور پہلے سفر میں وہاں پہنچے جہاں گویا سورج غروب ہوتا ہے اگر آپ مشرق (East) کی طرف نقشے پر دیکھیں تو انڈونیشیا نظر آئے گا اور آگے جائیں تو آسٹریلیا، فجی آگے جاکر کچھ آئرلینڈ ہیں جہاں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بالکل سورج آپ کے سامنے سے نکل رہا ہے۔ اور قرآن کی تفسیر میں بھی یہ لکھا کہ آپ وہاں پہنچ گئے جہاں ایسا لگتا تھا کہ آنکھوں کے سامنے سے سورج طلوع ہورہا ہے۔ آپ نے وہاں کے لوگوں کو بھی ایمان کی دعوت دی۔ اور وہاں کے لوگوں نے آپ کے ساتھ بڑا اچھا سلوک کیا۔

تیسرا سفر

اب آپ نے تیسرا سفر شمال (North) کی طرف کیا، اب ذرا غور سے سنیے گا۔ یہ بڑا کمال کا سفر ہے اب آپ شمال (North) کی طرف گئے، نقشے میں دیکھیں تو یہ جگہ انٹارکٹیکا والی سائیڈ نظر آتی ہے، جہاں پر بہت زیادہ برف ہے۔ بہت زیادہ برف باری اور ٹھنڈ کی وجہ سے عام طور پر دنیا وہاں نہیں جاتی، آپ وہاں پہنچے تو وہاں پر آپ کو ایک ایسی قوم ملی جس کی زبان آپ نہیں سمجھ پاتے تھے مگر اس قوم نے آپ کو اشاروں اشاروں میں ایک دوسری قوم کی شکایت کی کہ ہمارے ساتھ ایک اور قوم ہے وہ ہمیں بہت تنگ کرتی ہے ہمیں بہت مارتے ہیں، بہت قتل و غارت گری کرتے ہیں اور وہ قوم ہے یاجوج ماجوج۔

یاجوج ماجوج

یاجوج ماجوج کی قوم وہاں رہتی تھی انہوں نے حضرت ذوالقرنین سے یاجوج ماجوج کی

شکایت کی تو حضرت ذوالقرنین نے انہیں کہا کہ تُم میری مدد کرو، ہم مل کر اس قوم کو ایک دیوار کے پیچھے قید کر دیتے ہیں۔ اب وہ تاریخی دیوار بنائی گئی جس کو سدِ سکندری کہا جاتا ہے اور قرآن میں اس کا تفصیل سے ذکر موجود ہے، اب اس میں پگھلا ہوا تانبا ڈالا گیا۔ اس میں بہت زمین کی گہرائی تک گڑھا کھودا گیا اور اب یہ دیوار پہاڑ کے درمیان بنادی گئی اور اس قوم کو اس پہاڑ کے پیچھے گویا قید کر دیا گیا۔[1] یہ تینوں سفر کا ذکر تو سورہ کہف میں موجود ہے اور حضرت ذوالقرنین کے ان سفروں سے ہمیں زبردست پیغام بھی ملتا ہے

اسفار ذوالقرنین اور سبق

حضرت ذوالقرنین رحمۃ اللہ علیہ کے تینوں سفروں میں ایک بات مشترک ہے، اور وہ یہ کہ آپ نے ہر جگہ نیکی کی دعوت دی، لوگوں کو بھلائی کی طرف بلایا، دین کی دعوت دی نیز اگر کسی قوم نے اپنی پریشانی بتائی، جو لوگ مصائب اور تکلیفوں میں گھرے ہوئے تھے، انہیں نجات دلائی اور ان کے دکھوں کا مداوا کیا۔ حضرت ذوالقرنین کی یہ سیرت ہمارے لئے ایک عظیم سبق ہے کہ ہم کہیں بھی جائیں، نیکی کی دعوت ضرور دیں، برائی سے منع کریں اور جو لوگ پریشان ہوں، مصیبت میں گھرے ہوں، یا کسی تکلیف میں مبتلا ہوں، ان کی مدد کرنی چاہیے۔ اگر ہم ان کی پریشانی دور نہ بھی کر سکیں، تو کم از کم دو میٹھے بول بول کر انہیں دلاسہ تو دے سکتے ہیں، ان کی ہمت تو بندھا سکتے ہیں اور انہیں یہ احساس تو دلا ہی سکتے ہیں کہ وہ تنہا نہیں ہیں۔ ہمارا مذہب اسلام ہمیں یہی سکھاتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

اب یاجوج ماجوج کا واقعہ سنئے جو ہمیں احادیث کے ذریعے آگے کا واقعہ ملتا ہے کہ یہ

1...خزائن العرفان، ص545-546۔

یاجوج ماجوج قوم اتنی خطرناک قوم ہے کہ یہ روزانہ کی بنیاد پر اس دیوار کو توڑنے کی کوشش کرتے ہیں اور دیوار جب تھوڑی سی رہ جاتی ہے، تو ان میں سے کوئی شخص کہتا ہے کہ اب کل توڑیں مگر جب وہ کل آتے ہیں تو وہ دیوار پھر کھڑی ہو جاتی ہے۔

اب آپ کو حدیث پاک کے ذریعے واقعہ بتاتا ہوں۔اور جب قیامت کے دن اس قوم کے خروج کا وقت آئے گا تو ان کا کوئی شخص کہے گا کہ ان شاءاللہ اب کل توڑیں گے اور لفظ ان شاءاللہ کہنے کی برکت سے جب وہ دوسرے دن آئیں گے تو وہ دیوار اتنی ہوگی جتنی وہ کل چھوڑ کر جائیں گے اور پھر وہ اسے توڑ دیں گے اور اس کے بعد یہ قوم نکل پڑے گی یعنی یہ قیامت سے پہلے واقعہ ہونا ہے۔

یاجوج ماجوج کی تعداد

میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس واقعے کو بیان کیا کہ جب یہ قوم نکلے گی تو چرند، پرند، درندے، جانور، انسان جو اسے ملے گا وہ کھا جائیں گے اور اتنا قتل وغارت گری کریں گے کہ ساری دنیا ان سے پریشان ہو جائے گی، ان کی تعداد کتنی ہوگی؟ غیب دان نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: بحر طبریہ ایک سمندر کے پاس سے ان کی ایک جماعت گزرے گی، جب وہ گزر کر نکل جائیں گے تو پیچھے ایک اور جماعت آئے گی تو سمندر ایسا سوکھا ہوا ہو گا کہ پچھلی جماعت سمجھے گی کہ یہاں کبھی سمندر تھا ہی نہیں۔[1] کتنی تعداد ہوگی؟ کتنی لوگ ہوں گے؟

جب لوگ یاجوج ماجوج سے تنگ آجائیں گے تو اس وقت تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام

1...بہار شریعت، 1/125، حصہ: 1۔

کا ظہور ہو چکا ہو گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب یاجوج ماجوج کے لئے دعا فرمائیں گے کیونکہ پوری دنیا کے لوگ ان سے پریشان ہوں گے ، اللہ پاک ان کی گردن میں ایسی بیماری ڈالے گا جس سے سب کے سب مر جائیں گے مرنے والے اتنے زیادہ ہوں گے کہ زمین میں ایک بالش جگہ بھی ایسی نہیں ہو گی کہ جہاں ان کی لاشیں نہ پڑیں ہوں۔[1] اب ان کو اُٹھایا کیسے جائے گا؟ بدبو ہونا شروع ہو جائے گی۔

احادیث کے الفاظ ہیں: کچھ ایسے پرندے بھیجے جائیں گے جو ان کی لاشوں کو اُٹھا کر دور لے جائیں گے جہاں رب چاہے گا، پھر زمین پر بارش ہو گی اور سبزہ اُگے گا اور زمین پھر آباد ہونا شروع ہو جائے گی۔ ان کے تیر اور کمان اتنے ہوں گے کہ 7 سال تک لوگ انہیں جلائیں گے۔[2] اس سے آپ سمجھیں کہ ان کی تعداد کتنی ہو گی۔

میں یہ واقعہ سنا رہا ہوں، بچے، بڑے، بوڑھے، بزرگ بیٹھے ہیں سب کی نگاہوں میں بڑی دلچسپی دیکھ رہا ہوں۔ کیونکہ بڑی عجیب باتیں ہیں، لیکن یہ ساری باتیں ہمارے قرآن میں ہیں۔ یہ واقعہ سنانے کا میرا ایک مقصد یہ ہے کہ ایسے 100 سے زیادہ واقعات قرآن میں ہیں، کیا مسلمان کو یہ پتہ نہیں ہونا چاہئے؟ آج ہمیں بہت ساری باتیں پتہ ہیں، پہلی جنگ عظیم (World War I) کب ہوئی؟ دوسری (World War II) کب ہوئی ؟ تو فلاں ملک کی فوج کیا کرتی تھی؟ تو فلاں ملک کب آزاد ہوا؟ کون سے سائنسدان نے کونسی ایجاد کی؟

1...بہار شریعت، 1/125، حصہ: 1۔
2...بہار شریعت، 1/125، حصہ: 1۔

فضول باتوں میں وقت ضائع

دوست بیٹھتے ہیں تو آج ڈالر کا ریٹ کیا ہے؟ تو تیل کا دام کیا ہے؟ نہ ایک ڈالر خریدنا ہے نہ ایک بیرل تیل خریدنا ہے؟ پھر بھی روز ریٹ چیک کرتے ہیں، ساری مارکیٹوں کی بحثیں کرنی ہیں، اسٹاک ایکسچینج کتنا اوپر گئی، کتنا نیچے؟ یہ ساری بحثیں کرنی ہیں۔ اللہ کے بندو! جو سیکھنا تھا وہ سیکھا نہیں، بحیثیت مسلمان ہم قرآن نہیں سمجھیں گے تو کون سمجھے گا؟ یہ میرے رب نے یہ واقعات کیوں بیان کئے ہیں؟ یہ قرآنی قصے کیوں ہیں؟ تاکہ پچھلی قوم کے واقعات پڑھ کر ہم سبق حاصل کریں۔

قرآنی پیغام

کیا آپ کو یہ معلوم ہے کہ قرآن مجید میں اللہ کریم نے 89 مرتبہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو! کہہ کر مجھ سے اور آپ سے بات کی ہے۔ ایمان والے تو ہم ہیں، کیا ہمیں پتہ ہے اللہ نے کیا بات کی ہے؟ پہلے لوگ صبح اٹھتے تھے تو قرآن پڑھتے تھے، پھر شاید اخبار پڑھنے لگ گئے اب تو آنکھیں پوری نہیں کھل رہی ہوتی فون اٹھا کر دیکھتے ہیں کس کس کا واٹس ایپ آیا ہے؟ کس کے میسجز آئے ہیں؟ اور پھر اسی میں گروپس بنے ہوئے ہیں، سب اہم گروپس کے میسجز پہلے دیکھنے ہوتے ہیں وہ رہ نہ جائیں۔ ہماری زندگی میں لوگوں کے میسج کی اہمیت ہے، قرآن کی اہمیت کیوں نہیں؟؟ ہم نے ابھی تک اللہ کے پیغام کو نہیں پڑھا ہے۔ 40سال، 50سال، 60سال کے میرے بھائی بزرگ یہاں بیٹھے ہیں۔ کیا اللہ پاک کی بارگاہ میں ہم جائیں گے تو یہ جواب چل جائے گا کہ یا اللہ بہت بزی تھا، فیملی تھی قرآن پڑھنے کا ٹائم نہیں ملا۔ ہمیں اللہ کا پیغام ملا ہوا ہے مگر ہم نے نہیں پڑھا۔

قرآن کی اہمیت کو سمجھئے

میں آپ کو ایک مثال کے ذریعے قرآن مجید کی مزید اہمیت سمجھاتا ہوں: ہم میں سے کئی بعض اوقات کام کاج کے لئے دوسرے شہر یا ملک جاتے ہیں، فیملی یا بچے یاد آئے، وہاں جاکر اپنی فیملی کے لئے ایک پیار بھرا میسج کریں، بچے اور فیملی سنیں گے تو اب ان کا ریپلائی آئے گا۔ میسج چلا جاتا ہے، ڈبل ٹک بھی ہو جاتا ہے۔ ایک دن ہو جائے، دو دن ہو جائے مگر وہاں سے کوئی ریپلائی نہ آئے۔ اب ہم فون کریں گے میں نے میسج کیا تھا آپ نے ریپلائی نہیں دیا، میں نے کتنے پیار سے میسج کیا تھا، سب کا نام لیا تھا۔ اب آپ کے گھر والے یہ جواب دے دیں کہ میسج تو مل گیا تھا مگر سننے کا ٹائم نہیں ملا۔ آپ کے میسج کے بارے میں پتہ تو چل گیا تھا کہ آیا ہے لیکن ٹائم نہیں ملا۔

آپ سچ بتائیے آپ کیسا محسوس کریں گے؟ میں نے اپنی فیملی کے لئے سفر کیا، ان کے لئے کمانے گیا ہوں، ان سے بات کرنے کے لئے ان کو میسج کیا اور ان کے پاس میرا میسج سننے کے لئے ٹائم نہیں ہے۔ آپ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیے کہ ہمارا میسج ہمارے گھر والے نہ سنیں تو ہمیں برا لگتا ہے، ہم 40، 50 سال کے ہو گئے ہم نے اللہ کا میسج ابھی تک نہیں پڑھا ہے، ابھی تک نہیں سمجھا ہے۔ اور اب تو پڑھنا اور سمجھنا کتنا آسان ہو گیا، پہلے زمانے میں لوگ کہتے تھے یار ترجمے بڑے مشکل تھے، اب تو آسان اردو میں ترجمے ہو گئے، آسان اردو میں تفسیریں ہو گئیں، پی ڈی ایف میں کتابیں آ گئیں، قرآن کی ایپلی کیشن کی آ گئیں، آڈیو تفسیریں آ گئیں، آپ قرآن سمجھنا چاہیں تو کتنا آسان ہو گیا۔

دین سیکھنا آسان ہو گیا

ہمارے ایک مفتی صاحب فرمارہے تھے کہ پچھلے 1400 سالوں میں دین سیکھنا اتنا آسان نہیں تھا جتنا اب آسان ہے، لوگ ایک ایک حدیث پڑھنے کے لئے سفر کرتے تھے، اب تو ہر چیز آن لائن موجود ہے، ہماری انگلیوں پر موجود ہے لیکن ہماری انگلیاں تو کہیں اور جارہی ہیں، ہم کچھ اور ہی چیزیں سرچ کر رہے ہیں۔ قرآن سرچنگ کا ٹائم نہیں ہے، قرآن سمجھنے کا ٹائم نہیں ہے۔

بہر حال میں صرف یہ احساس کروانا چاہتا ہوں آج ختم قرآن کی محفل ہے، قرآن کے بغیر زندگی اچھی نہیں، خدارا! ایک ٹارگیٹ سیٹ کریں، ایک ہدف اور مقصد بنائیں، میں آپ کو فارمولا دیتا ہوں۔ آج ایک ٹارگیٹ سیٹ کریں کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، میں مسلمان ہوں اور مجھے ہی قرآن کے بارے میں معلوم نہیں ہے، آپ پہلے دو چیزوں کو ٹارگیٹ کریں گے، آج سے میں نے دو چیزوں کو کور کرنے کی کوشش کرنی ہے:

(1) تفسیر صراط الجنان

پورا قرآن ضرور پڑھنا ہے، اس کا شیڈول بنالیں کہ روزانہ آدھا گھنٹہ قرآن کو دینا ہے، تفسیر صراط الجنان یہ نئی تفسیر ہے، بڑی آسان اردو میں لکھی گئی ہے، دعوت اسلامی کے مکتبۃ المدینہ سے جاری ہوئی ہے، اس کی 10 جلدیں ہیں۔ اگر آپ خرید نہیں سکتے تو www.dawateislami.net ویب سائٹ سے فری میں ڈاؤن لوڈ کر لیجئے، اسی طرح تفسیر صراط الجنان کے نام سے موبائل ایپلی کیشن بھی ہے وہ موبائل میں ڈاؤن لوڈ کر لیجئے۔

اگر پڑھ نہیں سکتے تو یہ تفسیر آڈیو میں بھی ہے، گاڑی میں جاتے جاتے روز10 منٹ سن لیں، 3 آیتیں سن لیں، ترجمہ سن لیں، تفسیر سن لیں، تاکہ میں قرآن سمجھنے لگ جاؤں۔

(2) عجائب القرآن مع غرائب القرآن

پورے قرآن میں تقریباً100 کے قریب واقعات ہیں۔ آج میں نے ایک واقعہ تو آپ کو سنا دیا، ہمارے علماء نے اس کو بڑے پیارے انداز میں ایک کتاب میں جمع کیا ہے اس کتاب کا نام ہے عجائب القرآن مع غرائب القرآن ۔ آپ کو کسی بھی مکتبہ سے مل جائے گی۔ دعوت اسلامی کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں۔ اس کتاب میں قرآن کریم کے کم و بیش 100 سچے واقعات ہیں، ایک واقعہ تقریباً6، 7 صفحے پر ہے۔

قرآن مجید ترجمہ تفسیر کے ساتھ خود بھی پڑھیں بچوں کو بھی سنائیں۔ بچوں کو یہ تو پتہ ہے کہ فلاں کرکٹر کا اسکور کیا ہے، بچوں کو یہ نہیں پتہ کہ غزوہ احد میں کیا ہوا تھا؟ بدر کے مقام پر کیسے فرشتے نازل ہوئے؟ احد کے مقام پر کیسے صحابہ کرام نے قربانیاں دیں؟ حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ کیا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ کیا ہے؟ پتہ نہیں کون کون سے سپر ہیرو کی کہانیاں بچوں کو معلوم ہیں، انہیں یہ نہیں پتہ کہ اللہ کے نبی حضرت یونس علیہ السلام کیسے مچھلی کے پیٹ میں رہے، وہ کیا واقعہ تھا؟ یہ ساری باتیں اس کتاب میں موجود ہیں، قرآنی قصے ہیں خود بھی پڑھیں اپنے بچوں کو بھی پڑھائیں۔

(3) اے ایمان والو!

قرآن شریف میں یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو! سے شروع ہونے والی 89

آیتیں ہیں، آپ روز کی ایک آیت لے لیں۔ تین مہینے میں آپ اللہ پاک کے وہ سارے پیغام پڑھ لیں گے جو اللہ پاک نے آپ سے کئے ہیں۔اب آپ کہیں گے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا والی آیت تو پورے قرآن میں ڈھونڈنا پڑے گا۔ہمارے ساتھ ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ ہم نے محنت نہیں کرنی ہے،الحمدللہ! دعوت اسلامی نے ان تمام آیتوں کو بھی کتاب میں شائع کر دیا ہے۔اور اس کتاب کا نام ہی اے ایمان والو! رکھا ہے، مکتبۃ المدینہ سے خرید لیجئے، یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کر لیجئے۔ان شاءاللہ! اگلے تین مہینوں کے بعد آپ کہیں گے پورا تو نہیں پڑھا لیکن کم سے کم اللہ پاک نے قرآن مجید میں مجھ سے بات کی وہ سارے احکام پڑھ لئے ہیں، قرآن میں جتنے واقعات ہیں وہ میں نے سمجھ لئے ہیں۔ ان واقعات کو صرف قصے،کہانی کے طور پر بیان نہیں کیا گیا بلکہ اس واقعے سے پیغام کیا ملا، سبق کیا ملا، درس کیا ملا ہے؟وہ بھی اس میں بیان کیا گیا ہے۔

ہم نے بخشش کروانی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی رمضان ختم نہیں ہوا،ابھی رمضان باقی ہے،اگرچہ ختم قرآن ہو گیا ہے خوش فہمی میں مبتلا مت ہو جانا کہ ختم قرآن ہو گیا اب تو بخشش پکی ہو گئی، گارنٹی ہو گئی۔اب کرکٹ ٹورنامنٹ، شاپنگ، گھومنا پھرنا شروع کر دیتے ہیں، نہیں نہیں رمضان اس لئے نہیں آیا۔میرے آقا تو رمضان میں بستر پر کم آتے۔چہرے کا رنگ بدل جاتا،خوب آنسو بہاتے، خوب دعائیں کرتے، خدارا! آپ بھی رمضان کو غنیمت جانیں، ہر گزرنے والا دن افسردہ ہونا چاہیے پتہ نہیں میری بخشش ہوئی کہ نہیں؟ کیونکہ یہ بات یاد رکھئے گا کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ایک دعا پر آمین ارشاد

فرمایا۔ حضرت جبریل نے دعا کی تھی اور نبی پاک نے آمین کہی۔ دعا کی اہمیت کو سمجھیں دعا کرنے والے فرشتوں کے سر دار ہیں اور آمین کہنے والے نبیوں کے سر دار ہیں۔ وہ دعا کتنی اہم ہوگی، وہ دعا کیا تھی: یااللہ! وہ شخص برباد ہو جائے اس کی ناک خاک آلود ہو جائے جو رمضان کو پائے اور اپنی مغفرت نہ کرواسکے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اس بات کو سمجھنے کی کوشش کیجئے، اس کا مطلب کیا ہے؟ ہم نے ہر حال میں کوشش کرنی ہے کہ ہم بخشے جائیں اگر بخشے نہیں گئے تو پھر مارے جائیں گے۔ ابھی جو دن رہ گئے ہیں تو ہر گزرتے دن کے ساتھ کوشش تیز کرنی ہے، نوافل بڑھانے ہیں، صدقہ و خیرات بڑھانی ہے، دعائیں بڑھانی ہیں، سست نہیں ہونا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں مسجدوں میں 10,8 رمضان کے بعد نمازی کم ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر آخر میں جذبہ آتا ہے تو طاق رات میں واپس آتے ہیں۔ ایسا مت کیجئے، پورا رمضان عبادت میں گزاریں۔ کھانے، پینے، گھومنے، پھرنے کے لئے اور بہت ٹائم ہے، یہ عبادت کے دن ہیں، تلاوت کے دن ہیں، جتنا ہو سکے ترجمۂ قرآن پڑھنے کی کوشش کریں۔

استطاعت کے مطابق سخاوت

رمضان کا ایک اور کام، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم رمضان میں ایک کام بہت کرتے تھے، احادیث کے الفاظ ہیں: جس طرح تیز ہوا چلتی ہے، میرے آقا کا دریائے سخاوت رمضان میں اس سے بھی زیادہ تیز چلتا،[2] ہر کسی کو نوازتے، ہر کسی کو عطا فرماتے۔

1…مستدرک، 5/213، حدیث: 7338۔
2…بخاری، 1/9، حدیث: 6۔

رمضان کو ماہِ مواسات بھی کہا جاتا ہے یہ خیر خواہی کا مہینہ ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ دلوں میں مال کی محبت بڑھ چکی ہے لوگ اب پوری زکوٰۃ نہیں دے رہے۔یقین کریں افسوس ہوتا یہ بات کہتے ہوئے پہلے ایسا نہیں سنتے تھے مگر اب پراپرٹیز کے ریٹ بڑھ گئے، سونے کے ریٹ بڑھ گئے، مال اللہ نے بہت دیا کیونکہ جب تک ہزاروں میں زکوٰۃ تھی نکال دیتے تھے، لاکھوں میں ہوئی تو بھی لوگوں نے زکوۃ نکال دی۔

اب جن کی زکوۃ کروڑوں میں ہوگئی ہے ان کے دل پر اب بھاری ہونے لگ گئی کہ اتنے پیسے زکوٰۃ میں نکل جائیں گے ۔حالانکہ بندہ یہ نہیں سوچتا کہ اگر لاکھوں کی زکوٰۃ ہے تو اللہ نے کروڑوں دیئے بھی تو ہیں جب ہی تو لاکھوں کی زکوۃ بن رہی ہے، اگر کروڑوں زکوۃ ہے تو اللہ نے اربوں دیئے ہیں تو کروڑوں بنی ہے حالانکہ زکوٰۃ اللہ کریم کی طرف سے اتنی بڑی آسانی ہے کہ پورے سال میں ایک بار دینی اورڈھائی فیصد دینی ہے۔ اورڈھائی فیصد جس مال پر دینی ہے اگر دیکھا جائے تو ہماری تمام دولت کا50 فیصد بھی نہیں بنتا کیونکہ ہمارے گھر پر زکوۃ نہیں ہے، ہماری گاڑیوں پر زکوۃ نہیں ہے، ہماری فیکٹری پر زکوۃ نہیں ہے، ہمارے پاس دکانیں ہیں ان پر زکوۃ نہیں ہے، اگر پراپرٹی کرائے پر دی ہے تو اس پر بھی زکوۃ نہیں ہے، اتنی ساری دولت پر تو ویسے ہی زکوۃ نہیں ہے، اتنا سارا تو معاف کر دیا، اب جو اس کے علاوہ ہے اس پر ڈھائی فیصد زکوٰۃ ہے اور وہ بھی لوگوں کو بھاری پڑتی ہے، تو ایسا مت کیجئے۔زکوٰۃ کو مال کا میل کہا گیا ہے جس مال میں یہ میل مل گیا وہ سارے مال کو برباد کر دے گا۔

زکوۃ بوجھ نہیں ہے

زکوۃ کو کبھی بھی بوجھ نہ سمجھیں جب بھی زکوٰۃ دیں توسجدۂ شکر بھی ادا کریں کہ میرے مولا !تیری مہربانی تونے دینے والا بنایا،مانگنے والا نہیں بنایا۔آج جو میرے اور آپ کے دروازے پر لینے آرہاہے وہ میں بھی ہو سکتا تھا، آپ بھی ہوسکتے تھے۔لوگ آکر کہتے ہیں کہ بچہ بیمار ہے،ماں بیمار ہے،پیسے نہیں ہیں، قرضہ ہے،بہن کی شادی ہے کبھی سوچا!اگر میرے ساتھ یہ ہوتا؟ میرے رب نے مجھ پر کتنی بڑی مہربانی کی ہے کہ مجھے دینے والابنایاہے اور میں زکوۃ دیتے وقت بھی اپنا کمال سمجھ رہاہوں۔

زکوۃ لینے والا محسن ہے

کچھ لوگ زکوۃ دیتے وقت اتراتے ہیں گویاوہ یہ احساس کرواتے ہیں کہ میں تمہاری مدد کررہاہوں حالانکہ ہماری کوئی اوقات نہیں ہے فقط رب کی مہربانی ہے اور جو ہم سے زکوۃ لے کر جارہاہے وہ ہم پر ہی احسان کررہاہے کہ ہمارے مال کوپاک کرنے والا کام کر رہاہے توبہرحال اللہ کی راہ میں خوب خرچ کریں۔دل کھول کر کریں۔زکوٰۃ کے علاوہ بھی کریں ،یہاں توزکوٰۃ دینے میں ہی مسئلہ ہے ورنہ زکوٰۃ تومیری اور آپ کی ڈیوٹی ہے۔ زکوۃ کے علاوہ بھی خرچ کریں ان شاءاللہ یہ آپ کے لئے صدقہ جاریہ اور آخرت کے لئے خزانہ جمع ہوگا۔

بہترین سیونگ

ہم سبھی چاہتے ہیں کہ ہمارامال محفوظ ہو جائے،چوری نہ ہو،ڈوبے نہیں،کوئی بڑا نقصان نہ ہوجائے تومیں آپ کوحدیث قدسی سناتاہوں۔کیاشاندار گارنٹی ہے۔اللہ پاک

فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! اپنے خزانے میں سے میرے پاس کچھ جمع کر دے۔ اللہ کریم فرما رہا ہے، اپنا مال میرے پاس جمع کروا دے۔ نہ جلے گا، نہ ڈوبے گا، نہ چوری کیا جائے گا۔ میں اُس وقت تجھے پورا بدلہ دوں گا، جب تو اُس کا زیادہ ضرورت مند ہو گا۔(1) اللہ کے پاس محفوظ بھی ہو گیا اور وہاں اس وقت ملے گا کہ جب ایک ایک نیکی کی قیامت کے دن ضرورت ہو گی۔ ہمیں جب بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے تو یہ سوچ لینا ہے کہ یہ میرے ہی اکاؤنٹ میں جمع ہو رہا ہے اور مجھے ان شاء اللہ آخرت میں اس وقت ملے گا جب میں پریشان ہوں گا اور اللہ یہ عطا فرمائے گا۔

پہلے حقدار کون؟

آپ کے صدقات اور زکوٰۃ کا پہلا حق آپ کے اپنے غریب رشتہ داروں کا ہے، پہلے چیک کیجئے اگر آپ کے غریب رشتہ دار مستحق ہیں تو پہلے انہیں زکوٰۃ دیجئے کیونکہ ان کو زکوٰۃ دینا یا صدقہ کرنا یا مدد کرنے کا ڈبل ثواب ہے ایک تو صدقے کا ثواب اور ایک رشتہ داری نبھانے کا ثواب۔ اس کے بعد میں آپ کو ایک اور آپشن دے رہا ہوں، عاشقانِ رسول کی ایک بہت بڑی تنظیم دعوتِ اسلامی ہے، یہ دین کا بہت بڑا کام کرتی ہے۔ اللہ کی رحمت سے دعوتِ اسلامی 15 ہزار 8 سو سے زائد مدارس چلا رہی ہے جس میں 4 لاکھ سے زائد بچے بغیر فیس کے قرآن پاک پڑھ رہے ہیں اور 5 لاکھ سے زائد بچے حفظ و ناظرہ کی تعلیم مکمل کر چکے ہیں۔ دنیا بھر میں 1500 سے زائد جامعۃ المدینہ ہیں، جہاں 1 لاکھ 31 ہزار سے زائد اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں درسِ نظامی کر رہے ہیں عالم بن رہے ہیں، کہیں

1...شعب الایمان، 3/211، حدیث: 3342۔

حافظ بن رہے ہیں۔[1]

دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات

شہر کراچی کے بزرگوں سے پوچھئے، آج سے 20,15 سال پہلے کراچی میں حافظ نہیں ملتا تھا، تراویح پڑھانے کے لئے کراچی کے باہر سے حافظ صاحب بلائے جاتے تھے۔ الحمدللہ ! آج دعوت اسلامی نے 1 لاکھ سے زائد حافظِ قرآن بنا دیئے، الحمدللہ۔ ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عالم اور عالمہ بن گئے اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ مدرسوں کے ساتھ ہم نے پھر اسلامک ایجوکیشن سسٹم شروع کیا اور ہمارے اسلامک اسکول کی 161 برانچز ملک اور بیرون ملک میں چل رہی ہیں۔ اب تو ہماری دارالمدینہ انٹرنیشنل یونیورسٹی بھی بن گئی ہے اور اس کی اگلی برانچ ان شاء اللہ کراچی میں ہو گی۔

میڈیا کے ذریعے جو تباہی اور بے حیائی پھیلائی جارہی ہے اس کی تفصیل بتانے کی حاجت نہیں ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے مدنی چینل بنایا۔ 100٪ اسلامک چینل ہے جو دن رات سنتیں سکھا رہا ہے، دین بتارہاہے۔ اردو کے بعد انگلش اور پھر بنگلہ زبان میں شروع کیا۔ الحمدللہ ! مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر ہمارے 6 کروڑ سے زائد سبسکرائبر ہیں۔ جن تک ہم نیکی کی دعوت پہنچارہے ہیں۔ دعوت اسلامی اب تک ملک وبیرون ملک تقریبا7200 سے زائد مساجد تعمیر کرچکی ہے۔

دعوتِ اسلامی کے فلاحی کام

اتنے سارے دینی کاموں کے ساتھ ساتھ فلاحی کاموں میں بھی دعوت اسلامی کسی

1... یہ تعداد دسمبر 2024 کے مطابق ہے۔ سگ عطار عبدالحبیب عطاری

سے پیچھے نہیں ہے۔ الحمدللہ! کرونا وائرس میں جب لاک ڈاؤن لگا تو 1 کروڑ مسلمانوں تک کھانا، کیش اور راشن دعوت اسلامی نے پہنچایا۔ نہ صرف پاکستان بلکہ انڈونیشیا، ترکیہ، بنگلہ دیش، انڈیا اور دنیا کے وہ ممالک جہاں مسلمان پریشان تھے ان کے پاس جاکر مدد کی۔

الحمدللہ! دعوتِ اسلامی نے تھیلیسمیا کے مریضوں کو اب تک 80 ہزار سے زیادہ بلڈ بیگ دیئے ہیں۔ الحمدللہ! ہم نے شجر کاری مہم شروع کی ہے پودا لگانا ہے درخت بنانا ہے تو بہر حال کام بہت سارے ہیں اور بہت بڑی تنظیم ہے جو بڑے پیمانے پر دین کا کام کر رہی ہے تو ہمیں چاہیے کہ اپنی زکوۃ میں، اپنے ڈونیشن میں دین کے اس بڑے کام کا حصہ بھی رکھیں اور دعوت اسلامی کو سپورٹ کریں۔

اعلیٰ فطرہ دیجئے

آخری بات ہم نے فطرہ دینا ہے فطرہ دیتے وقت ہم ایک چیز بھول جاتے ہیں، ہم نے فطرہ میں گندم کا اعلان سنا ہوتا ہے اور ہم اسی کے مطابق گھر کے 4 یا 5 افراد کا فطرہ بنوا کر آجاتے ہیں مگر کبھی سوچا کہ صرف گندم کے حساب سے ہی فطرہ نہیں دیا جاتا ہے بلکہ اور بھی چیزیں ہیں جن کے حساب سے فطرہ کی ادائیگی ہوسکتی ہے، حدیث پاک میں 4 طرح کی چیزیں بیان ہوئیں جس کے ذریعے فطرہ کی ادائیگی کی جاسکتی ہے، کشمش، جو، کھجور اور گندم۔ [1] لیکن ہم فطرہ دینے میں سب سے کم تر گندم کا انتخاب کرتے ہیں، جب کپڑا لینے جاتے ہیں ابھی عید کا جوڑا لینے جائیں گے تو کیا 50، 25 روپے میٹر والا کپڑا خریدیں گے بلکہ ہمیں تو سب سے اچھا کپڑا چاہیے، سب سے اچھے جوتے چاہئیں، بچے کو کوئی چیز دلانی

1...بخاری، 1/508، حدیث: 1506۔

ہے تو برانڈڈ دلانی ہے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے تو سب سے کم تر کریں گے، یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔

راہ خدا میں اعلیٰ چیز خرچ

اللہ پاک دل دیکھتا ہے جب اللہ کریم کی راہ میں خرچ کرنے کی باری آئے تو جب اللہ پاک نے جب مجھے اور آپ کو لاکھوں سے اچھا رکھا ہے تو فطرہ بھی سب سے اعلیٰ چیز کا دیں اور اللہ کا شکر بھی ادا کریں، افطار میں عجوہ کھجور چاہیے اور فطرہ گندم کا دینا ہے۔ اللہ نے عجوہ کھلائی ہے تو عجوہ کھجور کا فطرہ دیں، کسی کو بھی فطرہ دیں میں یہ بات خاص دعوت اسلامی کے لئے نہیں کر رہا، میں صرف سمجھا رہا ہوں کہ اللہ کی بارگاہ میں جب صدقہ اور خیرات کریں تو بیسٹ کوالٹی کا کریں۔ تاکہ اللہ کریم بھی آپ کو اس حساب سے نوازے۔ قرآن پاک کے چوتھے پارے کی پہلی آیت ہے، اللہ پاک فرماتا ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (پ:4، اٰل عمران:92)	ترجمہ کنزُ العِرفان: تم ہرگز بھلائی کو نہیں پاسکو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔

ہمارا حال کیا ہے؟ کھانا بچ گیا غریبوں کو کھلا دو، کپڑے پرانے ہوگئے یہ اب ملازمین کو دے دو یعنی جو چیز پھینکنے والی ہوتی ہے پھر وہ صدقہ کرنے کا خیال آجاتا ہے۔ ہمارا اللہ سے محبت اور مال سے محبت کا حال کیا ہے۔ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں۔ مسجد میں ہم جمعہ پڑھنے گئے، مسجد والوں نے اعلان کیا کہ ابھی چندہ کیا جائے گا، اس میں اپنے پیسے ڈال دیجئے گا۔ ہم نے آج سخاوت کے دریا بہادیئے کہ آج سو روپے دوں گا۔ پرس نکالا پرس میں دو نوٹ

ہیں: ایک پرانا بوسیدہ اور ایک نیا کڑک صاف ستھرا۔ سچ بتایئے مسجد کے ڈبے میں کونسا نوٹ ڈالیں گے؟ کیا نیا نوٹ 102 روپے کا ہے اور پرانا نوٹ 90روپے کا ہے۔ ہماری سوچ یہ ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ میں پرانا نوٹ نکل جائے خود سوچیں کہ جب بھی اللہ کی راہ میں دینے کی بات ہو گی جو میرے کام کا نہیں ہے وہ دیدیتے ہیں۔

فالتو ہے خیرات میں دیدو

صرف مال میں ہی نہیں بلکہ اتنا برا حال ہے گھر میں کسی کے چار بچے ہوں، ایک بڑا سمجھدار، شاندار حساب کتاب میں ماہر اس کو تو ڈاکٹر بنائیں گے۔ دوسرا بڑا شاندار سبق یاد کرتا اور گھر کی چیزیں وغیرہ بھی صحیح کرلیتا ہے بڑا ٹیکنکل مائنڈ ہے اس کو انجینئر بنائیں گے۔ تیسرا یہ تو بہت زبردست ذہین فطین ہوشیار سمجھدار ہے اس کو پی ایچ ڈی کروائیں گے۔ چوتھا اس کی زبان بھی تھوڑی اٹکتی ہے، تنگ بھی بہت کرتا ہے، شرارت بھی بہت کرتا ہے اس کو مدرسے میں ڈال دو۔ آپ سوچیں کہ ہم نے اللہ کی راہ میں بچہ بھی وہ دینا ہے جو ہمارے کام کا نہیں ہے۔ معذور بچہ دے دیں گے، کند ذہن، نالائق پھر کہتے ہیں علماء زیادہ پڑھے لکھے نہیں ہیں، علماء ہمارے معاشرے کو صحیح سمجھاتے نہیں ہیں۔ آپ سب سے لائق فائق بچہ دیتے، یہ مفتی بنے گا، دین کی خدمت کرے گا۔ اتنا شارپ مائنڈ ہے یہ دین کا رہنما بنے گا۔ ہم کیسے بچے مدرسے میں بھیجتے ہیں پھر یہ شکوہ بھی کرتے ہیں کہ جناب مدرسوں کے بچے اچھے نہیں نکلتے۔

خدارا! میری بات کو سمجھنے کی کوشش کیجئے، یہ اللہ کی بارگاہ میں محبت دیکھی جاتی ہے کہ یہ بندہ اللہ سے کتنی محبت کرتا ہے؟ دین سے کتنی محبت کرتا ہے؟ جو آپ کھاتے ہیں

غریبوں کو وہ کھلائیں، تھوڑا کھلائیں کوئی بات نہیں لیکن جو آپ کو پسند ہے وہ کھلائیں، جو آپ کو پسند ہے وہ اللہ کی راہ میں دیں۔ اللہ پاک آپ کو مزید نواز دے گا۔

بہر حال اللہ پاک کی راہ میں جب خرچ کرنے کی باری آئے تو محبت کے ساتھ، خوشی خوشی خرچ کیجئے کہ اللہ نے یہ دن دکھایا ہے کہ میں اللہ کی راہ میں خرچ کر رہا ہوں۔ اللہ مجھے بھی یہ نصیب فرمائے اور آپ کو بھی نصیب فرمائے اور آج کے اجتماع کی برکتیں عطا فرمائے اور ہم سب کو ختم قرآن کی برکتیں نصیب فرمائے۔

مدنی چینل دیکھتے رہیئے

آپ اس طرح کے مزید بیانات سننا چاہیں، اس طرح کی مزید باتیں سمجھنا چاہیں تو اپنے گھر میں مدنی چینل چلائیں، رمضان میں تو ویسے بھی دیگر چینل مت دیکھا کریں اس میں بہت ساری ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو ناجائز ہوتی ہیں۔ بتانے والے بتاتے ہیں کہ دعا چل رہی ہوتی ہے، افطار کا وقت ہوتا ہے اور اس میں بھی ٹائم چیک کے نام پر کوئی لڑکی آجاتی ہے تو ایسے چینل دیکھنے کی بجائے آپ مدنی چینل دیکھیں کہ وہاں واقعی آپ کو دین متین کی بات سیکھنے کو مل رہی ہے، روحانیت مل رہی ہے، پھر اس طرح کے پروگرام 24 گھنٹے چلتے ہیں۔ خاص طور پر عصر کے بعد اپنی فیملی کے ساتھ مدنی چینل آن کر دیا کریں ہمارے پیر و مرشد تعلیم بھی سکھاتے ہیں، علم دین بھی سکھاتے ہیں اور افطار سے پہلے بڑی رقت انگیز دعا بھی ہوتی ہے۔ اللہ کریم ہم سب کو ماہِ رمضان گناہوں سے بچا کر نیکیوں میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

09اپریل 2023 خیابان سحر، ڈیفنس، کراچی، پاکستان

غزوہ بدر کا واقعہ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...ماں سے زیادہ مہربان
- ...جنگ میں نیند آنا
- ...چھوٹا پرندہ بڑی تباہی
- ...واقعہ بدر
- ...غزوہ بدر اور آسمانی مدد
- ...مردے سنتے ہیں

نوٹ: Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے۔

Click کیجئے

Scan کیجئے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَاحَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَانُوۡرَ اللّٰہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

جانِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اَوۡلَی النَّاسِ بِیۡ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ اَکۡثَرُھُمۡ عَلَیَّ صَلَاۃً قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زِیادہ میرے قَریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔[1]

[2]بریلی کے تاجدار، امامِ عشق و محبت مولانا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ وہ عظیم ہستی ہیں جنہیں دنیا سے پردہ کئے 100 سال ہو چکے ہیں۔ آج بھی ہمیں عشق رسول کرنا سکھاتے ہیں، آج بھی ہمیں بتاتے ہیں کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے محبت کیسے کرنی ہے۔ ایک بار مدینہ پاک کا سفر تھا، اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تمنا کی کہ میں نے جانا ہے اور نبی پاک کا دیدار کرنا ہے۔ حاضری تو دیتے ہیں اس بار نبی رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا ہے۔ اب یہ عاشقوں کے انداز نرالے ہوتے ہیں، ساری رات روضۂ رسول پر کھڑے رہے اور درود پاک پڑھتے رہے، ساری رات پڑھتے

1...ترمذی، 2/27، حدیث: 484۔

2... بیان سے پہلے امام عشق و محبت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا نعتیہ کلام پڑھا گیا تھا، محفل پر ایک عجیب سا کیف و سرور چھایا ہوا تھا، بعض اسلامی بھائی عشقِ مصطفیٰ میں اشکباری بھی کر رہے تھے، موقع کی مناسبت سے اعلیٰ حضرت کے عشقِ رسول سے متعلق مختصر سی گفتگو کی سعادت حاصل ہوئی۔ سگِ عطار مولانا عبد الحبیب عطاری

رہے مگر دیدار نہیں ہوا۔عاشقوں کو آزمایا جاتا ہے کبھی کبھی آزمائشیں آتی ہیں، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت تو کمال کے عاشق تھے، درود پاک بھی پڑھا اور اس کے بعد ایک کلام بھی لکھا۔وہ یادِ مصطفیٰ میں ڈوب کر کہتے ہیں:

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں | تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
ہر چراغِ مزار پر قُدسی | کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں
اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں | مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

جو بھی مدینہ گئے ہیں انہوں نے یہ منظر تو دیکھا ہو گا کہ دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ، بڑے بڑے وزیر اعظم وہاں پر گدا بن کر، غلام بن کر آقا کے دربار میں حاضری دے رہے ہیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا در وہ ہے جہاں بڑے بڑے تاجدار بھی بھکاری بن کر جاتے ہیں، بڑے بڑے تاجدار بھی اس در کے بھکاری ہیں۔ اعلی حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس گلی کا گدا ہوں، گدا فقیر کو کہتے ہیں:

اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں | مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

اعلی حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے نعت لکھتے لکھتے جو آخری شعر لکھا، وہ ایسا لکھا گویا جس کو دل کی آواز کہتے ہیں، وہ دل کی آواز تھی۔اعلی حضرت کی انکساری کیسی ہے؟ کہتے ہیں: اے رضا! تیری کیا اوقات ہے؟ تجھے کون پوچھے گا؟ تجھے دیدار کیوں کروایا جائے؟ تیری بات کیوں سنی جائے؟ بہت سارے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چاہنے والے ہیں۔ تیرے جیسے سگ، تیرے جیسے کتے تو بہت سارے ہیں ۔ میں اور آپ اسے اگر اندرونی احساس کے ساتھ پڑھیں

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ | تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

یقیناً! ہم اعلیٰ حضرت سے محبت کرتے ہیں، اسی لئے تو ہم کہتے ہیں:

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ | تجھ سے شَیدا ہزار پھرتے ہیں

لیکن اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں جب اپنی بات کی، وہ بڑی دل کی بات تھی، انتہائی دل کی گہرائی سے کی تھی کہ تیری اوقات ہی کیا ہے؟ تجھے کیوں دیدار کروایا جائے؟ تیری بات کیوں سنی جائے؟ جی ہاں! جو بات دل سے نکلتی ہے وہ اثر رکھتی ہے پھر کیا ہوا؟ پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اعلیٰ حضرت کو جاگتی آنکھوں سے اپنا دیدار عطا فرمایا۔ خواب میں نہیں بلکہ اعلیٰ حضرت نے بیداری کے عالم میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار کیا۔ تو بات یہ ہے کہ وہاں دل کی سنی جاتی ہے، پکارنا چاہیے اور پکار دل سے ہونی چاہیے۔ کہتے ہیں:

فریاد اُمَّتی جو کرے حالِ زار میں

پریشان ہیں، دکھی ہیں، انہیں پکاریئے، ہاں!! ہاں!!! انہیں یاد کیجئے، وہ بڑے کریم ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے: وہ مومنوں پر بڑے مہربان ہیں، رؤف ہیں، رحیم ہیں۔ مومنین پر مشقت آجائے تو انہیں گراں گزرتا ہے۔ وہ ہماری ماں سے زیادہ ہمیں محبت کرنے والے ہیں، جبھی تو شاعر کہتے ہیں:

فریاد اُمَّتی جو کرے حالِ زار میں | ممکن نہیں کہ خیرِ بشَر کو خبر نہ ہو
واللہ وہ سُن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے | اِتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

بس دل سے اگر پکارا جائے تو آج بھی کرم ہوتا ہے۔ آپ نے مدینہ جانا ہے، آپ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار کرنا ہے، آپ نے عشق رسول کی خیرات مانگنی ہے، اپنے دل کی بات انہیں بتانی ہے، تو دل سے بات کریں اور درود پاک کی کثرت کریں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بھی تو ساری رات درود ہی پڑھا تھا، جی ہاں! درود پڑھتے رہیں۔

دُکھوں نے تم کو جو گھیرا ہو تو درود پڑھو
جو حاضِری کی تمنا ہو تو درود پڑھو

درود پاک کی کثرت کریں۔ آج بھی کرم ہو جاتا ہے۔

آنکھ والا ترے جوبن کا تماشا دیکھے
دِیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

دیدار والی آنکھ ہونی چاہیے۔ ایسی آنکھ جو گناہ کر کے، گندی چیزیں دیکھ کر، آنکھوں سے حرام دیکھتے ہیں، پھر کہتے ہیں: دیدارِ مصطفیٰ چاہیے۔ اگر آنکھ سے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار کرنا ہے۔ اگر کعبے کا دیدار کرنا ہے، گنبد خضریٰ دیکھنا ہے تو آنکھیں پاک بھی تو رکھیں، آنکھوں سے حرام بھی تو نہ دیکھیں، آنکھ کیسے پاک وصاف ہو گی؟ خوفِ خدا سے رونے میں، عشقِ رسول میں آنسو بہائیں گے تو یہ آنکھیں ان شاءاللہ پاک ہونے لگ جائیں گی۔ بری چیزیں نہ دیکھیں، شاعر کہتے ہیں:

آنکھ والا ترے جوبن کا تماشا دیکھے
دِیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

تو اللہ کرے کہ ایسی آنکھیں بھی نصیب ہو جائیں۔ مفتی اعظم ہند مصطفی رضا خان نوری

رحمۃ اللہ علیہ بڑی پیاری بات لکھتے ہیں:

کچھ ایسا کردے مرے کردگار آنکھوں میں
ہمیشہ نقش رہے روئے یار آنکھوں میں
انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

اللہ ایسی آنکھیں بھی عطا کردے، وہ جلوے بھی عطا کردے، دیدار بھی عطا کردے۔ ہم غلام ہیں مانگ تو سکتے ہیں اگرچہ قابل نہیں ہیں، ہم بھی مانتے ہیں کہ قابل نہیں ہیں۔ کہاں ہماری آنکھیں اور کہاں دیدار مصطفیٰ؟ ہم تو گندے ہیں، نکمے ہیں مگر امتی تو ہیں، جن کے واقعات سنتے ہیں، جن کے معجزات سنتے ہیں، جن کی باتیں سنتے ہیں، ان سے پیار بھی تو ہے، تمنا تو کرسکتے ہیں، منہ بھی چھوٹا ہے، اوقات بھی نہیں ہے مگر کریم کا در ہے۔ ہمارا کام مانگنا ہے، ہمارا کام التجا کرنا ہے، وہ بڑے ہیں۔ وہ آقا ہیں وہ اُس وقت بھی نوازتے تھے وہ آج بھی نوازتے ہیں۔ بس کرم کی باتیں ہیں۔ اللہ کرے کہ ہمیں بھی دیدار مصطفیٰ نصیب ہو جائے، ہمیں بھی بار بار دیدار مدینہ نصیب ہو جائے۔

اے کاش کبھی ایسا بھی ہو خواب میں میرے
ہوں جس کی غلامی میں وہ آقا نظر آئے

ان شاء اللہ! آقا ضرور کرم فرمائیں گے۔ ہم پکارتے رہیں، اپنے اعمال درست کرتے رہیں۔ ایسے کام نہ کریں جن سے وہ ناراض ہوتے ہیں۔ ایسی باتیں بھی تو نہ کریں جن سے

وہ ناراض ہوتے ہیں ۔آقا فرماتے ہیں: جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ[1] میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ تو ان شاءاللہ !نیت کریں کہ نبی پاک کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کو کبھی نہیں چھوڑیں گے ۔آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی ان شاءاللہ، سنتوں پر عمل کریں گے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یقین کریں یہ دنیا کی محبت ،مال کی محبت ،یہ کچھ بھی کام نہیں آئے گی۔ اگر آقا راضی ہوگئے تو بیڑا پار ہو جائے گا۔ان شاءاللہ !یہ جنت میں ساتھ لے جائیں گے ،جی ہاں !شفاعت اِنہوں نے کرنی ہے۔ہم دنیا کے چکروں میں لگے ہوئے ہیں، یہ راضی ہو جائے ،وہ راضی ہو جائے ،فلاں دوست راضی ہو جائیں، رشتہ دار راضی ہو جائیں، فیملی راضی ہو جائے ،اسی چکر میں ساری زندگی گزار دی۔ کبھی سوچا ہے ؟اللہ و رسول راضی ہو جائیں ،یہ ناراض نہ ہوں۔ خدارا! انہی کو راضی کرنے کا مقصد بنالیجئے۔ جس سے رب راضی ،اس کے حبیب راضی ،اس سے سب راضی۔ہم باقی لوگوں کو خوش کرنے کے چکر میں اللہ اور اس کے رسول کو ناراض کر بیٹھتے ہیں۔ اپنی زندگی کا ٹارگیٹ سیٹ کر لیں ان شاءاللہ! دنیا اور آخرت دونوں بہتر ہو جائے گی۔اللہ مجھے بھی سچا عشق رسول عطا فرمائے آپ کو بھی سچا عاشق رسول بنا دے۔ اللہ کرے بس! آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی یادیں دل میں رہیں۔ میں آپ کو صحیح بتاؤں ابھی اس وقت جس کیفیت میں ہم لوگ ہیں آپ کو اپنا کوئی غم یاد آرہا ہے ؟آپ کو اپنی کوئی پریشانی یاد آرہی ہے ؟نہیں آرہی کیوں نہیں آرہی؟سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو

1…نسائی، ص644، حدیث:3946۔

دنیا کی تکلیفیں ہیں، پریشانیاں ہوتی ہیں مگر جب آقا یاد آتے ہیں تو پھر پتہ ہے کیا ہوتا ہے:

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیے ہیں

جب آقا کی یاد دل میں ہو تو پھر دنیا کے غم یاد نہیں رہتے، بس! ان کی یاد دل میں رکھیں۔

رہیں ان کے جلوے بسیں ان کے جلوے
مِرا دل بنے یادگارِ مدینہ

اللہ کرے کہ سرکار کی یاد دل میں رہے، دنیا کی محبت سے نکل جائیں۔ اللہ اور اس کے رسول کی محبت دل میں آگئی تو زندگی کا مزہ آجائے گا۔ ہم بعض اوقات محفل میں تو آنسو بھی بہاتے ہیں، نعت ہوتی ہے تو کچھ رقت بھی طاری ہو جاتی ہے، ٹھیک ہے محفل میں بھی ہونا چاہیے مگر مزہ پتہ ہے کیا ہے اکیلے میں، تنہائی میں، کوئی دیکھنے والا نہ ہو، میں ہوں اور میرے آقا کی یادیں ہوں، میں ہوں اور مدینے کی یادیں ہوں:

دل میں ہو یاد تیری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

اللہ کرے کہ ہمیں ایسی خلوتیں بھی نصیب ہو جائیں۔ اکیلے میں بھی ہم گناہ نہ کریں۔ درود پاک پڑھیں، تلاوت قرآن کریں، تنہائی میں بھی ہم اللہ اور اس کے رسول کو یاد کریں تو پھر دیکھیں، ایسی تنہائی والا بندہ اللہ کو بڑا پسند ہے۔ ہم ماشاءاللہ اجتماع میں آتے ہیں، محفل میں دعا ہوتی ہے تو ہم روتے بھی ہیں۔ اچھی بات ہے مگر وہ لوگ جن کو قیامت کے دن اللہ کے عرش کا سایہ ملے گا۔ ان خوش نصیبوں میں ایک خوش نصیب وہ بھی ہے

جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسوں بہہ جائیں۔[1] جی ہاں تنہائی میں رونے والا اللہ کو بڑا پسند ہے، تو نیت کریں ان شاءاللہ تنہائی میں بھی دعائیں کریں گے۔ ابھی موقع ہے، عام طور پر رمضان میں رات جاگتے ہیں، یہ رمضان کی راتوں میں رات بھر گھومنا پھرنا چھوڑیں، کوشش کیا کریں کہ گھر کے کسی کونے میں مصلیٰ بچھائیں، تہجد پڑھیں پھر کچھ تلاوت کریں اور پھر اللہ سے باتیں کرے، جی ہاں! یہ بڑا پیارا وقت ہوتا ہے رمضان کی راتیں اور اللہ سے باتیں۔ یا اللہ! میں پریشان ہوں، یا اللہ! میں دکھی ہوں، اے اللہ! میں بیمار ہوں، یا اللہ! میرے بھائی کا مسئلہ ہے، بہن کا مسئلہ ہے، ہمارے کتنے مسئلے ہیں، کسی کا کاروبار کا مسئلہ، کسی کی اولاد کا مسئلہ، سب سے کہتے ہیں مگر رب سے کیوں نہیں کہتے؟ اور یہ جو اکیلے میں اللہ سے باتیں ہیں اس کا مزہ ہی اور ہے۔ اس کی فیلنگز ہی اور ہیں۔

ماں سے زیادہ مہربان

جس کے پاس ماں ہے، وہ بڑا خوش نصیب ہے، پوچھئے اس سے جس کے پاس ماں نہیں ہے اسے ماں کتنا یاد آتی ہے، مجھے ایک بات بتائیے: کبھی زندگی میں ایسا ہوا ہو کہ آپ پریشان ہوں، کسی وجہ سے رات نیند نہ آرہی ہو اور اپنی ماں کے پاس گئے ہوں کہ ماں جی بیمار ہوں، ماں جی پریشان ہوں، کاروبار کا مسئلہ ہو گیا، میں کسی چیز میں پھنس گیا ہوں تو کیا ماں باتیں سن کر کروٹ بدل کر سو گئی تھی؟ بلکہ ماں کی تو نیند اڑ گئی تھی، ماں نے سینے سے لگایا تھا بیٹا! گھبرانا نہیں میں ہوں اور ماں نے دعائیں شروع کر دیں۔ ایسا ہی ہے۔ یہ ماں ہوتی ہے، اولاد سے زیادہ خود تکلیف میں آجاتی ہے پھر بھی لوگ ماں کی قدر نہیں

1... بخاری، 1/ 236، حدیث: 660۔

کرتے لیکن سچ بتایئے ! کبھی رات کو بستر سے اُٹھ کر میں اس کی بارگاہ میں چلا جاؤں جو میری ماں سے بھی کئی گنا زیادہ چاہنے والا ہے اور اس سے کہوں مولا! پریشان ہوں، مولا! تکلیف میں ہوں، بیماری میں ہوں، قرضے میں ہوں، مدینے جانا ہے، انتظام نہیں ہے۔ جو بھی مسئلہ ہے اس سے کہہ دیجئے، کیا اس کی رحمت تمہیں دامن میں نہیں چھپائے گی؟ یقیناً کرم ہو گا، دل سے دعائیں کرنا سیکھیں، اکیلے میں رب سے باتیں کرنا سیکھیں، آنسوں بہانا سیکھیں، اس کا مزہ ہی اور ہے، اِدھر اُدھر دھکے کھاتے ہو، اگر اللہ کی بارگاہ میں سر جھکا لو گے تو سارے دھکے ختم ہو جائیں گے۔

یہ میرے ٹوٹے پھوٹے، بے ربط جملے ہیں، میں شاید صحیح بات بھی نہیں کر پارہا، اپنی بس جو کیفیت ہے، میں وہ بیان کر رہا ہوں، اللہ کرے آپ اس سے کچھ حاصل کر لیں اور ان چیزوں کو اپنی زندگی میں اپنالیں۔ اس کا لطف بہت ہے۔ یہ جو رقتِ قلبی ہے، اللہ کی یاد ہے، اس کے حبیب کی یاد ہے، اس کی یاد میں آنسوں بہانا اس کا مزہ ہی اور ہے۔ اللہ مجھے بھی نصیب فرمائے اور آپ کو بھی نصیب فرمائے۔ درودِ پاک پڑھ لیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

واقعہ بدر

واقعہ بدر تاریخ اسلام کا انتہائی یادگار واقعہ ہے، غزوۂ بدر یہ اسلام کی تاریخ کا ایک ایسا سنہرہ باب ہے، ایسا فیصلہ ساز غزوہ ہے جس کے بارے میں صرف مسلمان ہی فخر نہیں کرتے بلکہ غیر مسلموں کو بھی معلوم ہے کہ میدان بدر میں کیا ہوا تھا۔ یعنی کفار مکہ کے پاس آخری چانس تھا اور ان کا پلان بھی یہی تھا کہ مٹھی بھر مسلمان ہیں انہیں ختم کر دیا

جائے تو دنیا سے اسلام ختم ہو جائے گا۔

پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ غزوہ بدر کب ہوا تھا۔ یہ 2 سن ہجری کو ہوا تھا۔ ہجری کس کو کہتے ہیں؟ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مکے سے ہجرت کر کے مدینہ آ گئے، تب سے ہجری سال شروع ہوا، نبی پاک اور مسلمانوں کو دوسرا ہی سال تھا، مسلمان بھی گنتی کے تھے۔ ابھی تو سکون کا گویا سانس بھی نہیں لیا تھا اور ان بدبختوں نے ایک ایسا پلان کیا کہ مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینا ہے۔ مسلمان ٹوٹل کتنے تھے؟ صرف 313 تھے۔

آپ تھوڑا سا سمجھیں کہ 313 بدر کے میدان میں تھے اور تنے ہی عورتیں اور بچے ہوں گے، سب کو ملا کر پوری دنیا میں 700 یا 800 مسلمان ہوں گے۔ غزوہ بدر کی اہمیت کو سمجھئے، اس رات نبی پاک نے خاص دعائیں کیں، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس رات یہ دعا کی کہ یا اللہ! اگر آج یہ مارے گئے تو پھر تیرا نام لینے والا کوئی نہیں بچے گا پھر تجھے پکارنے والا کوئی نہیں ہو گا۔[1]

بدر کی رات اس طرح نبی پاک نے دعا کی تھی اور پھر اس دعائے مصطفٰے کا ثمرہ یہ ملا کہ فرشتوں کی فوج کے ذریعے مدد کی گئی، پہلے ایک ہزار پھر 3 ہزار، پھر 5 ہزار فرشتوں کے ذریعے مدد کی گئی۔

اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا دُلھن بن کے نِکلی دُعائے مُحمَّد
اِجابت نے جُھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دُعائے مُحمَّد

313 مسلمانوں سے لڑنے کے لئے 1 ہزار کفار تھے، مسلمانوں کے جنگی ساز و سامان

1...المواھب اللدنیۃ والزرقانی، 2/278۔

بھی نہیں تھا،2 گھوڑے،70اونٹ تھے،شکستہ کمانیں،ٹوٹے پھوٹے نیزے اور پرانی تلواریں تھیں،مسلمانوں کے پاس بس یہی جنگی سازوسامان تھا جبکہ کفارِ مکہ کے پاس کیا تھا۔
وہ 1ہزار افراد تھے،100برق رفتار گھوڑے تھے،700اونٹ اور کثیر آلات حرب تھے۔
100زرہ پوش جنگجو تھے،اسے آج کی زمانے کی بلٹ پروف جیکٹ سمجھ لیجئے اور اسی طرح 600اعلیٰ نسل کے اونٹ تھے اور کھانے پینے کے ذخائر تھے۔(1)

وہ روز کئی کئی اونٹ ذبح کرتے اور مل کر کھاتے پیتے،رنگ رلیاں مناتے،ناچ،گانے کرتے۔ان بے ایمانوں کا مقابلہ ایمان والوں کے ساتھ تھا،اِدھر ایمان کا جذبہ تھا،شہادت کا جذبہ تھا،بلندی اسلام کا جذبہ تھا،شاعر کہتے ہیں:

تھے ان کے پاس دو گھوڑے چھ زرہیں آٹھ شمشیریں
بدلنے آئے تھے یہ لوگ دنیا بھر کی تقدیریں
نہ تیغ و تیر پر تکیہ نہ خنجر پر نہ بھالے پر
بھروسہ تھا خدائے پاک پر لولاک والے پر
یہ لشکر ساری دنیا سے انوکھا تھا نرالہ تھا
کہ اس لشکر کا افسر مصطفیٰ لولاک والا تھا

یہ کیسا لشکر تھا جن کو پتہ تھا کہ بظاہر کوئی مقابلہ نہیں بنتا اگر مقابلہ ہوا تو ہم مارے جائیں گے مگر نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ساتھ ہیں اور اسلام کا ایک جذبہ تھا اور پھر نبی پاک نے جو اس رات دعا کی تھی۔اللہ اکبر!اسی لئے کہتے ہیں بدری صحابہ کی شان تمام اصحاب رسول

1...زرقانی علی المواھب،2/260۔معجم کبیر،11/133،حدیث:11377۔مدارج النبوۃ،2/81۔

میں سب سے نرالی ہے۔ صحابہ کرام میں سب سے افضل بالترتیب خلفائے راشدین ہیں، پھر عشرہ مبشرہ ہیں اور ان کے بعد بدری صحابہ کا مقام و مرتبہ ہے بلکہ جب اسلام پھیلا اور مسلمان دامن اسلام سے وابستہ ہوئے تو صحابہ کرام کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا تو غزوہ بدر میں شرکت کرنے والوں کا نام ہی بدری صحابہ ہو گیا۔

اصحاب بدر کا اکرام

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد صحابہ کرام جب مشورہ کرتے تو دیکھتے کوئی بدری صحابی موجود ہے تو ان کا مشورہ لیتے تھے، ان کو عزت دیا کرتے تھے کیونکہ یہ اس وقت موجود تھے اور ان سے رب نے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے۔ یوں تو ہر صحابی جنتی ہیں مگر بدری صحابہ نے میدان بدر میں اپنے آپ کو پیش کیا۔ اللہ پاک نے خاص طور پر ان کی مغفرت کا، ان کے تمام گناہوں کو معاف کرنے کا، ان کی خطاؤں سے درگزر کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

نقشہ بدر کو سمجھئے

پیارے اسلامی بھائیو! بدر کی صورتحال کو سمجھتے ہیں ان شاءاللہ ایمان تازہ ہو گا۔ مسلمانوں کے مقام بدر پہنچنے سے پہلے ہی کفار مکہ پہنچ گئے، انہوں نے اپنے لئے ایسی جگہ پسند کرلی جو جنگی لحاظ سے بہتر ہو سکتی تھی، نارمل زمین تھی، پاس کنواں تھا، پانی کی سہولت میسر تھی، یہ سب جگہ دیکھ کر انہوں نے اپنا سسٹم وہاں بنالیا۔ مسلمانوں کے لئے دوسری جگہ تھی، نہ وہاں کنواں تھا، پانی کی سہولت بھی نہیں تھی، اور زمین بھی ریتلی تھی جس کے سبب پیر صحیح سے جم نہیں پا رہے تھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عرض کی: حضور ہماری لڑنے کی جگہ، جہاں ہم کھڑے ہیں، جہاں ہم لڑنے کا پلان کر رہے ہیں، یہ جگہ لڑنے کے قابل نہیں ہے، ہم کیسے یہاں پر وقت گزاریں گے؟ پانی بھی نہیں ہے، گھوڑے بھی ٹھیک طرح سے کھڑے نہیں ہو سکتے، زمین بھی ریتلی ہے۔

رحمت والی بارش

سبحان اللہ! نبی پاک پر رب کی کیسی رحمتیں ہیں۔ بدر کے میدان میں ایک بارش آتی ہے۔ اسے غیبی مدد کہتے ہیں، بارش اللہ کی رحمت ہوتی ہے، یہ کیسی رحمت والی بارش تھی قرآن میں اس کا ذکر ہے قرآن میں اللہ پاک نے فرمایا ہے:

اِذْ یُغَشِّیْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَ یُنَزِّلُ عَلَیْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَ یُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ وَ لِیَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ یُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ

(پ:9، انفال:11)

ترجمہ کنزُ العِرفان: یاد کرو جب اس نے اپنی طرف سے تمہاری تسکین کے لئے تم پر اونگھ ڈال دی اور تم پر آسمان سے پانی اتارا تاکہ اس کے ذریعے وہ تمہیں پاک کر دے اور تم سے شیطان کی ناپاکی کو دور کر دے اور تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس سے تمہارے قدم جما دے۔

اس بارش سے کتنے فائدے ہوئے، سنئے:

(1) جو بے وضو اور بے غسل ہوں وہ وضو اور غسل کر کے خوب پاک ہو جائیں، صاف ستھرے ہو جائیں مسلمانوں کے دلوں سے جو شیطانی وسوسہ ہے وہ دور ہو جائے۔

(2) پھر فرمایا مسلمانوں کے دلوں کو ڈھارس مل جائے کہ اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہے۔

اللہ پاک کی شان دیکھیں۔ریتلی زمین پر جب پانی پڑے تو وہ ٹھوس ہو جاتی ہے تو وہ ساری جگہ ہموار ہو گئی،لیول میں آگئی،برابر ہو گئی،کفار کی زمین پکی تھی تو وہاں کیچڑ ہو گیا،بارش ہونے کے بعد ان کے لئے مسئلہ ہو گیا۔کفار کے پاس پانی تھا تو بارش ہونے کے بعد وہاں بہت زیادہ پانی ہو گیا جبکہ مسلمانوں کے پاس پانی بالکل نہیں تھا انہوں نے برتنوں میں پانی جمع کر لیا یعنی ایک بارش نے اس پوری صورتحال کو بدل کر رکھ دیا۔

کم زیادہ ہو گئے

بدر کے میدان میں صرف ایک بارش کے ذریعے مدد نہیں آئی۔سبحان اللہ!جو لوگ ایڈیٹنگ اور گرافکس کا کام کرتے ہیں،انہیں معلوم ہے کہ کسی بھی چھوٹے مجمع کو بڑا مجمع دکھایا جاسکتا ہے،گرافکس کا دور ہے،ٹیکنالوجی کا دور ہے،جنگ بدر میں معلوم ہے کیا ہوا تھا؟جب دونوں جانب سے صفیں بنیں تو مسلمان 313 تھے اور کافر بہت زیادہ تھے مگر اللہ پاک کی شان دیکھیں،اللہ پاک کی قدرت دیکھیں کہ کافر زیادہ ہونے کے باوجود بھی مسلمانوں کو تھوڑے نظر آرہے تھے اور غیر مسلموں کو مسلمان زیادہ نظر آرہے تھے یعنی مسلمانوں کا حوصلہ بڑھ گیا کہ اتنے تھوڑے ہیں ان کو تو یونہی نمٹا دیں گے اور کفار کو لگ رہا تھا کہ مسلمان تو اتنے زیادہ ہیں ہم کیسے لڑیں گے۔ان کے دل پر تو خوف طاری ہو گیا اور مسلمانوں کو اللہ پاک نے حوصلہ عطا فرمادیا۔(1)

جنگ میں نیند آنا

آج کل Power Nap (ہلکی نیند) کے بارے میں بہت بحث کی جاتی ہے،جب بھی

1...تفسیر کبیر،5/488۔

کوئی بڑا کام کرنا ہے اس سے پہلے تھوڑی دیر کے لئے Power Nap (ہلکی نیند) لے لیں، 15 سے 20 منٹ کی، آدھے گھنٹے کی، اس ہلکی سی نیند کو پاور نیپ (Power Nap) کہتے ہیں۔ اس سے بندہ چارج ہو جاتا ہے۔ کچھ لوگ افطار کے بعد تراویح کے لئے تھوڑی دیر سوتے ہیں تو تراویح میں مزہ آجاتا ہے، تھوڑے فریش ہو جاتے ہیں۔

آپ کو پتہ ہے جنگ کے لئے صفیں بن چکی تھیں اور اللہ پاک نے مسلمانوں پر ایک نیند طاری کر دی۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ سامنے دشمن کھڑا ہے اور سارے کے سارے مسلمان نیند میں چلے گئے۔ وہ تھوڑی دیر کی نیند تھی لیکن تھوڑی دیر کے بعد جب آنکھیں کھولیں تو سارے کے سارے مسلمان فریش ہو چکے تھے۔ سب کو ایک نئی طاقت مل چکی تھی۔ جیسے کہتے ہیں کہ کمپیوٹر restart ہو جاتا ہے۔ بندہ تھوڑی دیر کے لئے سوتا ہے لیکن اس کے بعد جب اٹھتا ہے تو سر سے پریشر ختم ہو جاتا ہے، بندہ دوبارہ بڑے کام کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ علمائے کرام اس نیند اور غنودگی کے متعلق فرماتے ہیں:

جب مسلمانوں کو دشمنوں کی کثرت اور مسلمانوں کی قلت سے جانوں کا خوف ہوا اور بہت زیادہ پیاس لگی تو ان پر غنودگی ڈال دی گئی جس سے انہیں راحت حاصل ہوئی، تھکان اور پیاس دور ہوئی اور وہ دشمن سے جنگ کرنے پر قادر ہوئے۔ یہ اونگھ اُن کے حق میں نعمت تھی۔ بعض علماء نے فرمایا: یہ اونگھ معجزہ کے حکم میں ہے کیونکہ اچانک سب کو اونگھ آئی اور کثیر جماعت کا شدید خوف کی حالت میں اِس طرح سب کو ایک ساتھ اونگھ آجانا خلافِ عادت ہے۔[1]

1... خازن، 2/182۔

شہادت کے لئے رونا

غزوہ بدر کی عجیب عجیب داستانیں ہیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ابھی نو عمر ہی تھے، چھوٹے بچے تھے۔ بدر کے موقع پر کبھی اِدھر چھپتے تھے، کبھی اُدھر چھپتے تھے کیونکہ چنا جارہا تھا، سلیکشن ہو رہی تھی کہ کون کون لڑائی کے لئے جائے گا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے تعجب سے پوچھا: کیوں چھپتے ہو؟ تو کہتے ہیں: مجھے اللہ کی راہ میں لڑنے کا بڑا شوق ہے، شہادت کا شوق ہے، عمر چھوٹی ہے کہیں نبی پاک مجھے دیکھ کر لائن سے نکال نہ دیں۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی توجہ میں حضرت عمیر رضی اللہ عنہ آ گئے۔ نبی پاک نے فرمایا: آپ نہیں جاسکتے کیونکہ آپ کی عمر چھوٹی ہے تو وہ رونے لگے کہ نہیں میں نے جانا ہے اور میں نے شہید ہونا ہے۔ اللہ اکبر! نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جب ان کا رونا دیکھا تو ان کو اپنے غزوہ میں شامل فرمالیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ وہ لوگ تھے جو جان دینے کے لئے روتے تھے۔ آج ماں باپ کے سامنے بچے گناہ کرنے کے لئے روتے ہیں، میں نے اِدھر جانا ہے، میں نے اُدھر جانا ہے، یہ ان کی کیسی تربیت تھی؟ وہ کیسے لوگ تھے؟ اور پھر حضرت عمیر رضی اللہ عنہ شریک بھی ہوئے اور اللہ کی راہ میں شہید بھی ہوگئے۔ (1)

دو ننھے غازی

اس جنگ میں دو بچے اور بھی تھے، انہوں نے تو کمال کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ

1... کتاب المغازي للواقدی، 1 / 21۔

وسلم کا سب سے بڑے دشمن ابو جہل ہے۔ جسے اس امت کا فرعون کہا گیا ہے۔[1]

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: لائینں لگی ہوئی تھی دو بچے میرے پاس آئے کہ حضرت یہ بتائیں ابو جہل کہاں ہے؟ میں نے کہا: تمہیں ابو جہل سے کیا کام ہے؟ چھوٹے بچوں نے جو کہا وہ شاعر نے اپنے الفاظ میں اس طرح بیان کیا:

قسم کھائی ہے مر جائیں گے یا ماریں گے ناری کو
سنا ہے گالیاں دیتا ہے وہ محبوب باری کو

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جب ان بچوں کو بتایا کہ وہ رہا ابو جہل، وہ دوڑتے ہوئے گئے اور دونوں بچوں نے اس پر حملہ کر دیا اور اتنے وار کئے کہ ابو جہل کو واصل جہنم کر دیا۔[2] اللہ کی شان دیکھیں، ابو جہل ان کا جرنیل تھا، ان کا سپہ سالار تھا، وہ کسی بڑے طاقتور صحابی کے ہاتھوں ہلاک نہیں ہوا، کسی مشہور شہسوار کے ہاتھوں برباد نہیں ہوا بلکہ دو چھوٹے بچوں کے ہاتھوں اس کا کام تمام ہو گیا۔

غزوہ بدر اور آسمانی مدد

جب لڑائی شروع ہوئی تو مسلمان مجاہد حیران ہو گئے کہ ہم تو ابھی چابک اٹھاتے ہیں، ہم تلوار اٹھاتے ہیں اس سے پہلے ہی کافر کا سر اُڑ جاتا ہے، صحابہ کرام نبی پاک کے پاس آئے کہ حضور سمجھ نہیں آرہی ہو کیا رہا ہے؟ ہم تو کسی کی طرف جاتے ہیں اس سے پہلے ہی وہ گر جاتا ہے، اس سے پہلے ہی اس کا سر اُڑ جاتا ہے تو اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: یہ تیسرے آسمان کی مدد آئی ہے۔ صحابہ کرام کو اپنے سر پر گھوڑا دوڑنے کی آواز آتی

1... سبل الھدی والرشاد، 4/54۔
2... بخاری، 2/306، حدیث: 3161۔

تھی،چابک چلنے کی آواز آتی تھی بلکہ ایک آواز آتی تھی : اَقْدِمْ حَیْزُوم اے حیزوم ![1] آگے بڑھ۔[2]

کفار نیست و نابود ہو گئے

کفار میں سراسیمگی پھیل گئی،وہ اتنے خوف زدہ ہو گئے کہ یہ ہو کیا رہا ہے؟ہمیں کون مار رہا ہے؟ہمیں کوئی نظر نہیں آرہا؟یہ دشمن کدھر سے آگیا ہے؟انہوں نے بوریا بستر سمیٹا اور وہ بھاگ گئے،کئی لوگ قتل ہو گئے اور اس دن کفار مکہ پر ہیبت پڑ گئی کہ مسلمان سے لڑائی کرنا آسان نہیں ہے،ان کے لئے تو فرشتے مدد کو آجاتے ہیں یعنی کفار کا تو فُل پلان تھا کہ یہ 313 ہیں،ایک ہی باری میں ختم کر دو،اسلام کا نام ہی ختم ہو جائے گا۔اسلام کو لپیٹ دیا جائے گا مگر انہیں کیا پتہ تھا کہ یہ کس کا دین ہے؟یہ کون سے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں؟

مٹ گئے مٹانے والے

اب میں آپ کو بتاتا ہوں،جب بھی اسلام کو مٹانے کی کوشش کی گئی ہے پھر دیکھیں کیسے غیب سے مدد آئی؟اور پوری دنیا کے لوگوں پر ہیبت طاری کر دی گئی۔خانہ کعبہ گرانے ابرہہ آرہا تھا۔ہمیں سورہ فیل کا واقعہ یاد ہونا چاہیے،ابرہہ تو ہاتھیوں کا لشکر لے کر آیا تھا کہ ایک بار کعبہ ہی ختم کر دو،نہ رہے کعبہ نہ کرے کوئی حج مگر اس کو پتہ نہیں تھا کہ یہ گھر کس کا ہے؟

1...جنگ بدر میں حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام ہے۔سگ عطار عبدالحبیب عطاری
2...مسلم،ص969،حدیث:1763۔

دنیا کا دستور ہے، ایئر فورس کا مقابلہ ایئر فورس کرتی ہے، دنیا کا دستور ہے آرمی کا مقابلہ آرمی کرتی ہے، نیوی کا مقابلہ نیوی کرتی ہے، جہاز کا مقابلہ جہاز سے، ٹینک کا مقابلہ ٹینک سے، ہاتھی آئے تھے تو اگر ان کا مقابلہ کرنا تھا تو رب نے کوئی بڑی چیز بھیجنی تھی مگر میرے رب نے اپنی قدرت کا نظارہ کیسے دکھایا کہ چھوٹے چھوٹے ابابیل بھیج دیئے۔ ابابیل چھوٹا سا پرندہ ہے کہ مٹھی میں آجائے۔

چھوٹا پرندہ بڑی تباہی

ابابیل کتنا بڑا کنکر اٹھا سکتا ہے، کوئی بڑا پتھر تو نہیں اٹھا سکتا، کوئی میزائل نہیں اٹھا سکتا، ابابیل نے اپنے سائز سے بھی چھوٹے چھوٹے کنکر اٹھائے کیونکہ وہ خود بھی تو چھوٹا سا ہے۔ اللہ نے دنیا کو دکھانا تھا، میرے رب نے یہ بتانا تھا کہ اگر میں چاہوں تو ابابیل اور کنکر کے ذریعے ہاتھی والوں کے پرخچے اڑا سکتا ہوں۔ رب نے قرآن میں کیا فرمایا: اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا؟ ابرہہ ہاتھیوں کی فوج لے کر آیا تھا، معاذ اللہ! کعبہ کو گرانے آیا تھا پھر رب نے ان کے ساتھ کیا کیا: اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ کیا اس نے ان کے مکروفریب کو تباہی میں نہ ڈالا۔ ابرہہ کا غرور خاک میں ملادیا، کس طرح اس کا غرور خاک میں ملا، ہاتھیوں کی فوج لے کر آیا تھا، میرے رب نے اپنی قدرت دکھائی اور ان ہاتھیوں کا مقابلہ کس نے کیا، چھوٹے چھوٹے ابابیلوں نے کیا، رب فرماتا ہے: وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ اور ان پر فوج در فوج پرندے بھیجے۔ وہ پرندے کیا کرتے تھے، سنئے: تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ جو انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے تھے۔ جی ہاں! وہ کنکر بھی کمال کے تھے، ہر پرندے کے پاس تین

پتھر ہوتے تھے،دو پنجوں میں اور ایک چونچ میں ۔ آج دنیا نے خوب ترقی کرلی ، گائیڈڈ میزائل آگئے،نشانہ سیٹ کرلیتے ہیں اور میزائل ٹھیک ٹارگیٹ پر جا کر لگتا ہے، آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے میرے رب نے ایسا ہی کچھ نظارہ کروایا تھا، ابابیلوں کے پاس چھوٹے چھوٹے کنکر تھے، ہر کنکر پر اس شخص کا نام لکھا ہوا تھا جس کنکر سے اسے ہلاک کیا گیا۔ہاتھی والوں کا انجام کیا ہوا: فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ تو انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کردیا۔ہاتھی والوں کو پیس پیس کر ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جب اسلام پر ایسا حملہ ہوتا ہے اور ایمان والے مضبوط ہوں تو اللہ غیب سے کیسی مدد کرتا ہے۔بس اللہ کرے کہ اصحابِ بدر کے ایمان کی جھلک ہمیں مل جائے، ان کا حصہ ہمیں مل جائے، ہم بڑے کنفیوژ رہتے ہیں کہ ہمارے وطن میں تو کچھ بھی نہیں ہے، فلاں ملک کے پاس بڑی پاور ہے، اس کے پاس بڑی فوج ہے، اس کے پاس اتنا جنگی سامان ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ان کے پاس چاہے کتنی بڑی طاقت ہو ہمارے پاس ایمان کی طاقت ہے۔ اپنے رب پر بھروسہ تو کیجئے یقیناً ہم کمزور ہیں۔ اعداد و شمار میں بھی ہمارا کوئی شمار نہیں ہے ، مگر یہ تو یقین ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اللہ ہر چاہے پر قادر ہے، وہ چاہے تو ابابیل کے ذریعے ہاتھیوں کی فوج کو برباد کرسکتا ہے، وہ چاہے تو بدر کے میدان میں فرشتوں کی فوج بھی بھیج سکتا ہے۔ ہم اس رب کے ماننے والے ہیں، اس کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دین کو ماننے والے ہیں۔ بس! اپنے ایمان اور اپنے دین پر مضبوط رہیں۔ اعداد و شمار وہ مسلمانوں کے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتا، مسئلہ یہ ہے کہ ہم خود بھی

تو کمزور ہو گئے ہیں ، ہمارا اپنا ایمان، اپنا عقیدہ، اپنے نظریات بھی کمزور ہو گئے۔ بڑی پیاری بات شاعر مشرق نے کہی:

آج بھی ہو جو ابراہیم کا ایماں پیدا

نمرود نے کتنی بڑی آگ لگائی تھی، آگ کا کیا ہوا تھا؟ آگ گلزار بن گئی، آگ باغ بن گئی، آپ کے سامنے بڑی آگ ہے، کوئی بیماری کی آگ ہے، کوئی پریشانی کا مسئلہ ہے، کوئی بڑے سے بڑا مسئلہ ہے۔ سنئے!

آج بھی ہو جو ابراہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

وہ والا ایمان آج مل جائے تو آج بھی آگ گلزار بن سکتی ہے۔ تو بہر حال پیارے اسلامی بھائیو! ہم سب نے یہ بات ذہن میں رکھنی ہے، ہمیں بدر کے اس واقعے سے اپنے ایمان کو مضبوط کرنا ہے۔

جنگ بدر کا نقشہ حضور جانتے ہیں

وسوسے اور کنفیوژن پھیلانے والے بڑے وسوسے دلاتے ہیں۔ بڑی غلط باتیں پھیلاتے ہیں، اب وہ باتیں کلئیر ہو جائیں گی، دو حدیثیں پیش کروں گا، ان شاء اللہ آپ کے ذہن سے وسوسے دور ہو جائیں گے۔ مسلم شریف کی حدیث ہے: جانِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جنگ سے ایک رات پہلے اپنے چند جاں نثاروں کے ساتھ بدر کے میدان کو ملاحظہ فرمایا، ہاتھ مبارک میں چھڑی تھی اور اس کے ذریعے لکیر کھینچ کر بتایا کہ کل یہاں فلاں کافر کا قتل ہو گا، کل یہاں فلاں کافر کی لاش ہو گی، کل یہاں فلاں کافر مرا پڑا

ہو گا۔ صحاح ستہ کی حدیث ہے، غیب بتانے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک دن پہلے ہی مرنے والوں کے نام اور ان کے مقام بتادیئے اور صحابی کہتے ہیں: اگلے دن جنگ ختم ہونے کے بعد، جہاں جہاں میرے آقا نے لکیر کھینچی تھی اور جس کافر کا نام لیا تھا اس کی لاش دوسرے دن اسی جگہ پر پڑی ہوئی تھی۔[1]

کہاں مریں گے ابوجہل و عتبہ و شیبہ
کہ جنگ بدر کا نقشہ حضور جانتے ہیں

میں حدیث پڑھ کے سنارہا ہوں، کیسے ایک دن پہلے نبی پاک نے بتا دیا، نہ ماننے والے نہ مانیں، وہ ان کا مسئلہ ہے۔ ہم یہ جانتے ہیں اور الحمد للہ! ہمارا یہ عقیدہ ہے: رب کے بتائے بغیر کوئی کچھ نہیں جانتا۔ رب کے پاس اپنا علم ذاتی ہے، وہ مالک ہے، وہ خالق ہے، ساری دنیا اس کی محتاج ہے، رب کسی کا محتاج نہیں ہے مگر رب اپنے پیاروں کو کچھ علوم عطا فرما دے تو کسی کو کیا مسئلہ ہے؟

مالک کل کہلاتے یہ ہیں

آج بھی اگر کوئی بیرون ملک یا بیرون شہر جائے تو بندہ اپنے منیجر، بیٹے یا کسی جاننے والے کو کچھ چیزوں کے اختیارات (پاور آف اٹارنی) دیدیتا ہے۔ بھئی! میری پراپرٹی آپ ٹرانسفر کروادینا، آپ میرے بینک سے پیسے نکلوا لینا، اس پر تو کوئی نہیں کہتا کہ بھئی! یہ پراپرٹی اس کی ہے آپ کیوں استعمال کررہے ہیں، کہتے ہیں: پراپرٹی اس کی ہے مگر اختیارات اس کو دیدیئے ہیں۔ اختیارات اس کے پاس ہیں، بلا تمثیل، صرف سمجھانے کے

1...مسلم، ص759، حدیث:1779۔

لئے عرض کر رہا ہوں اگر یہ بات دماغ میں بیٹھ جائے تو سارے وسوسے ختم ہو جائیں گے۔ اگر ہم یہ مانتے ہیں کہ اللہ کے نبی یا اللہ کے پیاروں کے پاس کچھ کمالات یا کچھ اختیارات ہیں تو رب کی عطا سے ہیں۔ اللہ کا سب کچھ ذاتی ہے، وہ کسی سے نہیں لیتا۔ رب اپنے پیاروں کو جو چاہے عطا فرمائے، جتنا چاہے علم عطا فرمائے۔ نجانے لوگوں کو کیوں مسئلہ ہو جاتا ہے، میں تو مسلم شریف کی حدیث پڑھ رہا ہوں کہ نبی پاک نے ایک رات پہلے خود لکیریں کھینچ کر بتا دیا کہ کل کس کی کہاں موت ہونی ہے۔

مردے سنتے ہیں

جنگ ختم ہو گئی، کفار کو شکست ہو گئی، بہت سے کافر مر گئے، کفار کی لاشوں کو گڑھے میں ڈال دیا گیا تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اس گڑھے کے پاس آئے۔ اور آپ نے ان سے ان کا نام لے لے کر خطاب کرنا شروع کیا۔ اے عتبہ بن ربیعہ، اے شیبہ بن ربیعہ، اے فلاں، اے فلاں! تم نے اپنے رب کے وعدے کو سچا پایا؟ ہم نے تو اپنے رب کے وعدے کو بالکل ٹھیک اور سچا پایا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جب یہ دیکھا تو سرکار صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے عرض کی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اتنا کمال کا سوال کیا کہ ہمارا سارا مسئلہ ہی حل کر دیا۔

یہ میں بخاری کی حدیث سنا رہا ہوں، لوگ کہتے ہیں کہ ریفرنس دکھاؤ، حوالہ بتاؤ، بخاری میں ہے یا نہیں ہے، بخاری ج 3، ص 11، حدیث نمبر 3976 ہے: حضرت عمر کہتے ہیں: حضور! آپ مردوں سے باتیں کر رہے ہیں؟ یہ تو دنیا سے چلے گئے۔ سنئے میرے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے کیا جواب دیا، فرمایا: خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان

ہے اے عمر! تم زندہ لوگ میری بات کو ان سے زیادہ نہیں سن سکتے، لیکن اتنی بات ہے کہ مردے جواب نہیں دیتے۔[1]

یارسول اللہ کی کثرت کیجئے

اس بات کو میں اور آسان کر دیتا ہوں، ایک دوسری حدیث کے ذریعے بات سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں، شاید ہم سب کو قبرستان کی دعا یاد ہو گی اور اس دعا کی حدیث پاک میں تعلیم دی گئی ہے، قبرستان کی دعا کیا ہے:

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ[2]

کیا کمال کی دعا ہے، اس دعا میں پیغام ہے، اللہ کرے قبرستان جائیں یہ دعا کریں اور دل میں کیفیت پیدا ہو دعا کا ترجمہ کیا ہے: اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ اے قبر والو! تم پر سلامتی ہو ۔ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ اللہ تمہاری اور ہماری مغفرت فرمائے ۔اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ تم پہلے چلے گئے ہم بعد میں آنے والے ہیں۔ یہ اس دعا کا ترجمہ ہے، اس دعا میں میسج ہے، وہ چلے گئے اب تمہاری باری ہے، قبر دیکھ کر یاد کرو کہ ہم نے بھی جانا ہے۔ اللہ کرے ہم عبرت حاصل کریں مگر اس دعا سے ایک مسئلہ بھی تو حل ہو گیا اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ قبرستان میں تو شرابی کی قبر بھی ہوتی ہے، جواری کی قبر بھی ہوتی ہے، گنہگار کی قبر بھی ہوتی ہے، نیک کی بھی قبر ہوتی ہے تو ایک گنہگار قبر والے کو يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ کہنا جائز ہے، کیونکہ حدیث پاک میں ہے۔ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تعلیم دی ہے اور ہم یارسول

1...بخاری، 3/11، حدیث:3976۔
2...ترمذی، 2/329، حدیث:1055۔

اللہ کہیں تو پتہ نہیں کیوں مسئلہ ہو جاتا ہے۔ ہم یا غوث اعظم کہیں تو نجانے کیوں پریشانی ہو جاتی ہے۔ حالانکہ یہ تو حدیثوں سے ثابت ہے۔

یہ رب کے بندے ہیں

قبر والوں کو، اولیائے کرام کو انہیں کون رب مان رہا ہے، کون ان کو معاذ اللہ عبادت کے لائق مان رہا ہے ہم تو بار بار کہہ رہے ہیں کہ تمام انبیاء، تمام اولیاء، تمام صحابہ رب کے محتاج ہیں، رب کسی کا محتاج نہیں ہے۔ عبادت کے لائق صرف ایک ہی ذات ہے، وہ رب کی ذات ہے مگر اللہ کریم اپنے کچھ پیاروں کو، کچھ اختیارات دے دیتا ہے تو آپ کو مسئلہ کیا ہے۔ وہ مالک ہے جس کی مرضی جسے چاہے دے۔

آپ کا جو سب سے زیادہ قریبی دوست ہوتا ہے، آپ کا محبوب ہوتا ہے، آپ کا پیارا ہوتا ہے، کسی کو بچے سے پیار، کسی کو بیوی سے پیار، کسی کو دوست سے پیار۔ ہم کیا کہتے ہیں یہ میرا اپنا ہے، میرا جو بھی کچھ ہے وہ سب اسی کا ہے۔ جو سب سے زیادہ قریبی ہوتا ہے، دوستوں میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ جو سب سے کلوز فرینڈ ہوتا ہے اس میں میرا تیرا نہیں ہوتا، اس کے لئے تو میری جان حاضر ہے، جب رب نے پیارے آقا کو حبیب اللہ بنالیا ہے، اپنا حبیب بنایا ہے تو پھر اللہ پاک اپنی کائنات میں جو چاہے اپنے حبیب کو دے۔ یہی بات تو سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے سمجھائی ہے:

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کہ حبیب

آپ نے دیکھا ہو گا بڑی فیکٹری ہوتی ہے یا بڑے بڑے ادارے ہوتے ہیں اس میں جو بالکل سیٹھ کے قریب ہوتا ہے یا مین آدمی ہوتا ہے تو نیچے کے ورکر یا اسٹاف اسی کو بولتے

ہیں: میرا کام کروادیں، بھائی میرا کام کروادیں۔ سب اسی کو کیوں کہتے ہیں، کیونکہ انہیں پتہ ہے یہ سیٹھ صاحب کے بہت قریب ہے، یہ جائے گا میرا کام ہو جائے گا، ایسا ہی ہے۔ یہ بات صرف سمجھانے کے لئے ہے، اعلیٰ حضرت ہمیں سمجھا رہے ہیں، کہتے ہیں:

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کہ حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

اللہ نے اپنے حبیب کو بہت کچھ عطا فرمایا ہے تو اس میں کیا ٹینشن ہے۔ مسئلہ جب ہوتا، ٹینشن جب ہوتی جب معاذ اللہ کوئی یہ سمجھتا کہ فلاں ولی یا فلاں نبی جو دیتے ہیں وہ اپنی طرف سے دیتے ہیں اللہ سے لے کر نہیں دیتے۔ ان کا علم ذاتی ہے پھر تو شرک ہو جائے گا۔ ہم سب کا ماننا یہ ہے کہ خالق، مالک، زندگی، موت، شفا، سب دینے والا رب ہے اور اس کا سب کچھ ذاتی ہے مگر اس نے اپنے کرم سے کچھ لوگوں کو اختیار دیا ہے تو کوئی ٹینشن کی بات نہیں ہے، وہ جو بھی دیتے ہیں رب سے لے کر دیتے ہیں اور میں نے آپ کو حدیث پاک سے ثابت کر دیا کہ نبی پاک فرما رہے ہیں: یَااَھْلَ الْقُبُوْرِ اہل القبور میں تو صرف مسلمان کی قبریں ہیں جبکہ بدر کے میدان میں تو غیر مسلموں کو نبی پاک پکار رہے ہیں، اے کفار! تمہیں یاد ہے رب کا وعدہ مل گیا۔ حضرت عمر نے سوال بھی کر لیا حضور آپ مُردوں کو پکار رہے ہیں۔

اس تمام گفتگو کو سننے کے بعد امید ہے آئندہ کوئی کنفیوژ کرنے کی کوشش کرے گا تو ان شاء اللہ پریشان نہیں ہوں گے۔ اللہ پاک نے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو بڑے کمالات سے نوازا ہے۔ ایک اور حدیث پاک سن لیجئے یقیناً آپ سب نے وہ حدیث سنی ہوگی:

احد پہاڑ کی خوشی

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک بار احد پہاڑ پر گئے۔ احد پہاڑ پر زلزلہ آنا شروع ہو گیا۔ عاشق کہتے ہیں احد جھومنے لگ گیا کہ نبی پاک تشریف لے آئے۔ ویسے زلزلہ وہ آفت ہے کہ آج سائنس نے اتنی ترقی کر لی لیکن آج تک دنیا کی کوئی طاقت نہ زلزلے کی پیش گوئی کر سکتی ہے کہ کب آئے گا اور اگر آجائے تو پھر کوئی روک بھی نہیں سکتا مگر میرے نبی کی شان دیکھئے، سبحان اللہ! حدیث کے الفاظ ہیں: میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے احدپہاڑ کو ٹھوکر لگائی اور فرمایا: اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ اے احد! رُک جا کیونکہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ احد کا زلزلہ رُک گیا[1]

اس حدیث سے آج دو باتیں سیکھنی ہیں: (1) اللہ پاک نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اتھارٹی کیسی دی ہے، پاور کیسی دی ہے؟ اختیار کیسا دیا ہے؟ سیدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

ایک ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا

آقا نے ٹھوکر لگا دی

ایک ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

اللہ نے ایسا کمال عطا فرمایا ہے، تو شانِ مصطفیٰ ہے مگر ایک سوال ہے؟ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ نبی تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ واٰلہ

1... بُخاری، 2/527، حدیث: 3686۔

وسلم ہیں، صدیق حضرت ابو بکر ہو گئے۔ پھر فرمایا: دو شہید بھی ہیں۔ دو کون تھے؟ حضرت عمر اور عثمان غنی رضی اللہ عنہما۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے غیب کی خبر دیدی کہ یہ دونوں شہید ہوں گے حالانکہ یہ تو ابھی حیات تھے، پہاڑ پر ساتھ تھے مگر مستقبل کی خبر دیدی کہ شہید ہوں گے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ کو اور کتنی حدیثیں اور کتنے حوالے چاہئیں کہ اللہ نے اپنے حبیب کو بہت سارے علوم سے نوازا تھا۔ اور ہم تو غلام ہیں اور غلام کو تو خوش ہونا چاہیے کہ ہمارے نبی کو اتنا بڑا مقام ملا ہے پھر پتہ نہیں کیوں لوگوں کو پریشانی ہو جاتی ہے۔ ارے ہم تو ان کے امتی ہیں اور یہی ہماری خوش نصیبی ہے۔

وہ ہمارے نبی ان کے ہم امتی
امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام

جب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان بیان ہو اور ان کے کمالات بیان ہوں تو ہمیں خوش ہونا چاہیے بہر حال پیارے اسلامی بھائیو! بدر اسلامی تاریخ کا انوکھا واقعہ ہے، اللہ پاک نے بدر کے موقع پر مسلمانوں کی مدد فرمائی اسے سن کر ہمارا ایمان تازہ ہو جاتا ہے مگر وہ صحابہ اپنا کام کر گئے۔ انہیں نہیں پتہ تھا کہ فرشتے آئیں گے وہ تو جان دینے ہی گئے تھے وہ تو قربان ہونے گئے تھے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! خدا کی قسم! اگر آپ ہمیں سمندر میں کود جانے کا حکم ارشاد فرمائیں تو ہم اس میں کود جائیں گے۔[1] صحابہ نے عرض کی تھی، حضور! ہم آپ کے ساتھ ہیں بلکہ حضرت

1... مسلم، ص759، الحدیث:1779۔

مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم! ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح یہ نہ کہیں گے کہ آپ اور آپ کا خدا جا کر لڑیں بلکہ ہم لوگ آپ کے دائیں سے، بائیں سے، آگے سے، پیچھے سے لڑیں گے۔ [1]

پیارے اسلامی بھائیو! صحابہ کو پتہ تھا کہ ہم مارے جائیں گے مگر اللہ پاک کے نام پر وہ سب کچھ قربان کرنے کے لئے آئے تھے تو آج اس واقعے سے ہمیں بھی یہ سیکھنا ہے کہ اگر کبھی دین کو ہماری قربانی کی ضرورت پڑے تو ہمیں وہ قربانی دینی چاہیے۔ چاہے وہ مال کی قربانی ہو، وقت کی قربانی ہو، اللہ کرے کہ کبھی ہماری جان بھی اللہ کے دین کے لئے کام آ جائے تو ہمیں اس دین کے لئے قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیے اور اگر کبھی کسی معاملے میں پھنس جائیں تو ڈرنا یا گھبرانا نہیں ہے۔ دعا کریں اللہ غیب سے مدد فرمائے گا، ہماری مشکلیں آسان فرمائے گا۔

الحمدللہ! ایسی پیاری باتیں دعوت اسلامی کے دینی ماحول میں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہمیں دعوت اسلامی کے اس ماحول سے وابستہ رہنا ہے، ہو سکے تو اسی طرح کے اجتماعات میں آتے رہیں اللہ پاک ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

1...بخاری، کتاب المغازی، 3/5، الحدیث: 3952۔

09 اپریل 2023 خیابان سحر، ڈیفنس، کراچی، پاکستان

شانِ مولا علی

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...خدا اور رسول کا پیارا
- ...اسلام کے خلاف ایک غلط فہمی
- ...مولا علی کی پہلی غذا
- ...عرب کے سردار حیدر کرار
- ...کر بھلا ہو بھلا
- ...مولا علی اور قرآن

نوٹ: Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے۔

Scan کیجئے۔   Click کیجئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

فخرِ عالم ،نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان شفاعت نشان ہے:مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَتْ شَفَاعَۃٌ لَّہٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃ[1] جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر دُرود شریف پڑھے گا تو بروزِ قیامت اس کی شفاعت میرے ذِمہ کرم پر ہوگی۔ایک اور جگہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جو کوئی جمعہ کے دن مجھ پر 200 بار درود پاک پڑھے اس کے 200 سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔[2]

اب آپ غور کریں کہ جمعرات کی رات اور جمعہ کا دن یہ دعاؤں،درود پڑھنے،عبادت کرنے کا دن ہے تو جتنا ہو سکے درود پاک کی کثرت کیا کریں۔سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کیا خوبصورت اور پیاری بات اپنے اشعار میں لکھتے ہیں:

اُف وہ رہِ سنگلاخ آہ یہ پا شاخ شاخ

شعر کا مطلب: رہِ سنگلاخ یعنی وہ راہ جو آخرت کی راہ ہے وہ بڑی مشکل راہ ہے۔"پا" کا مطلب پاؤں اور "شاخ" کا مطلب زخمی یعنی پاؤں بھی زخمی ہیں۔

1...کنز العمال،1/255،حدیث:2236۔
2...جمع الجوامع،7/199،حدیث:22353۔

اُف وہ رہِ سنگلاخ آہ یہ پا شاخ شاخ

اے مرے مشکل کشا تم پہ کروڑوں درود

گرنے کو ہوں روک لو غوطہ لگے ہاتھ دو

ایسوں پر ایسی عطا تم پہ کروڑوں درود

کر کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ

تم کہو دامن میں آ تم پہ کروڑوں درود

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! ہم تو اتنے ناکارہ ہیں کہ ہمیں تو کوئی نہیں خرید تا مگر آپ کی شان کیسی نرالی ہے کہ اپنے غلاموں کو دامن میں چھپاتے ہیں۔

گندے نکمّے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! ہمیں کوئی نہ خرید تا

گندے نکمّے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین

کون ہمیں پالتا تم پہ کروڑوں دُرُود

تو درود پاک پڑھتے رہیے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا قرب حاصل کرتے رہیے۔ آیئے مل کر محبت کے ساتھ باآواز بلند درود پاک پڑھ لیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ان شاءاللہ! آج ذکرِ مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجۡھَہُ الۡکَرِیۡم کریں گے سیرتِ مولا علی سننے کے ساتھ ساتھ اپنے لئے بھی اس میں سے مدنی پھول چنتے رہیں گے تاکہ مزید ان کے نقش قدم پر چل کر فیضان علی حاصل کرتے رہیں۔

خدا اور سول کا پیارا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے خیبر کے دن یہ ارشاد فرمایا کہ میں یہ جھنڈا کل ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ پاک فتح عطا فرمائے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ پاک اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: صحابہ کرام نے وہ رات بڑی بے چینی میں گزاری کہ صبح جھنڈا کس کو ملنا ہے؟ وہ کیسا خوش نصیب ہو گا جس سے اللہ محبت کرے اللہ کا رسول محبت کریں۔ سبحان اللہ! وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت فرمائیں۔

جب صبح ہوئی تو نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ نے عرض کی: حضور! اُن کی آنکھوں میں تکلیف ہو گئی ہے، آشوب چشم ہو گیا تھا فرمایا: انہیں میرے پاس لاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو پیارے آقا نے ان کی آنکھوں پر کوئی کریم نہیں لگائی، کوئی ڈراپس نہیں ڈالے بلکہ نبی پاک نے اپنا لعاب دہن مولا علی کی آنکھوں میں لگا دیا۔

اللہ اکبر! وہ لعاب دہن کہاں لگ رہا ہے؟ مولا علی کی آنکھوں میں لگ رہا ہے، خود مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنکھیں فوراً ٹھیک ہوئیں اور ایسی ٹھیک ہوئیں کہ اس کے بعد زندگی میں کبھی آنکھیں نہ دکھیں، کبھی آنکھوں کو تکلیف اور بیماری نہ ہوئی۔ اللہ اکبر! مولا علی کے ہاتھ میں جھنڈا عطا کیا گیا۔ اب مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم پیارے آقا سے عرض کرتے ہیں: حضور! میں ان کے ساتھ جب تک لڑوں کہ جب تک یہ ہماری

طرح مسلمان نہ ہو جائیں؟

صورتحال کو سمجھنے کی کوشش کیجئے، خیبر کی جنگ کئی دنوں سے جاری تھی، جو خیبر قلعے میں غیر مسلم تھے انہوں نے اپنے آپ کو محصور کیا ہوا تھا، محفوظ کیا ہوا تھا، خیبر کا قلعہ فتح کرنا بڑا مشکل تھا۔ جنگ کئی دنوں سے جاری تھی، کئی دنوں کا محاصرہ ہوچکا تھا مگر مسلمانوں کو فتح نہیں مل رہی تھی، جب جھنڈا مولا علی کو ملا تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں جب تک لڑوں جب تک وہ ایمان نہ لائیں، مسلمان نہ ہوں؟ سنئے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کیا فرمایا:

اے علی! نرمی سے کام لینا، ان کے پاس پہنچ کر پہلے اسلام کی طرف بلانا پھر انہیں بتانا کہ اسلام قبول کرنے کے بعد ان پر اللہ پاک کے کیا حقوق ہیں۔ اللہ پاک کی قسم! اگر تمہاری وجہ سے اللہ کریم ایک آدمی کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔(1)

اسلام کے خلاف ایک غلط فہمی

اب اس فرمان سے کیا سیکھنے کو ملتا ہے کہ وہ لوگ جو بری نیت اور غلط ارادے سے اسلام کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلاتے ہیں، طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے، اسلام جبر سے پھیلا ہے، ذرا الفاظ تو سماعت کیجئے: سبحان اللہ! نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فتح کا جھنڈا بھی دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: نرمی سے کام لینا۔ پہلے اسلام کی دعوت دینا، پہلے اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلانا، نہ مانیں تو پھر جنگ

1...مسلم، ص1101، حدیث:6223۔

کرنی ہے۔ اسلام میں بہت زیادہ سہولت اور نرمی ہے اور اللہ کی رحمت سے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعلیمات کو پڑھیں ، اسلام کے جنگی اصولوں کو بھی پڑھیں تو معلوم ہو گا کہ اسلام کیسا پیارا مذہب ہے، جو جنگ میں بھی عورتوں، بچوں اور بزرگوں کا خیال رکھنے کی تعلیم ارشاد فرماتا ہے مگر آج اسلام کے متعلق غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں، ان غلط فہمیوں کو بھی ہم نے ہی دور کرنا ہے۔

مگر اس سے پہلے ہم نے اپنی بھی اصلاح کرنی ہے آج مسلمان آپس میں لڑنے کے لئے تیار رہتے ہیں، جس کو دیکھو بات بات پر جھگڑتے رہتے ہیں، قوم کے نام پر، زبان کے نام پر، علاقے کے نام پر چھوٹی چھوٹی باتوں پر مسلمان قتل و غارت میں مبتلا ہو جاتے ہیں حالانکہ یہ اسلام کا طریقہ تو نہیں ہے۔ اسلام محبت، امن اور پیار کا درس دیتا ہے۔ یقیناً جہاد کی کچھ شرائط ہیں اور جب وہ شرائط پوری ہو جائیں پھر تو سب کو نکلنا ہوتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! پہلے زمانے میں تلوار، نیزے اور تیروں سے بچنے کے لئے ڈھال ہوتی تھی، اس ڈھال سے دشمن کے وار کو روکا جاتا تھا، جب جنگ شروع ہوئی تو مولا علی کے ہاتھ سے ڈھال گر گئی، آپ آگے بڑھ کر قلَعے کے دروازے تک پہُنچ گئے اور اپنے ہاتھوں سے قلعے کا دروازہ اکھاڑ دیا اور آپ نے اس دروازہ کو ڈھال بنا لیا، جب جنگ کا خاتمہ ہوا تو لوگوں نے اس دروازے کو اٹھانے کی کوشش کی۔ اللہ اکبر! 40 افراد مل کر بھی اس دروازے کو نہیں اٹھا سکتے تھے۔[1] مولا علی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کی یہ طاقت ہے، یہ جواں مردی ہے، یہ شجاعت ہے، جب مولا علی کُفّارِ بداَطوار کو گاجر مُولی کی

1...فیضان ریاض الصالحین، 2/638۔

طرح کاٹ رہے تھے تو غیب سے یہ آوازآئی: لَاسَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ وَلَافَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ[1] یعنی علی جیسا کوئی بہادُر نہیں اور ذوالفقار جیسی کوئی تلوار نہیں۔ اللہ پاک نے کیسے کیسے کمالات سے نوازا تھا۔ آیئے! ذرا ان کا تعارف سن لیجئے۔

تعارف مولا علی

آپ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہِ ماجدہ حضرت فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ عنہا ہیں۔ آپ کی والدہ نے اپنے والد کے نام پر آپ کا نام حیدر رکھا یعنی مولا علی کے نانا کا نام حیدر تھا۔ والد نے آپ کا نام علی رکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کو اسد اللہ یعنی اللہ کے شیر کے لقب سے نوازا۔ اس کے علاوہ مرتضیٰ یعنی چناہوا، کرار یعنی پلٹ پلٹ کر حملے کرنے والا، شیرِ خدا اور مشکل کشا یہ آپ کے مشہور القابات ہیں۔ آپ مکی مدنی آقا پیارے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں۔[2]

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، جانشین رسول، زوجہ بتول حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کی کنیت ابو الحسن اور ابو تراب ہے۔ آپ شہنشاہِ ابرار، مکہ مدینہ کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چچا ابو طالب کے فرزندِ ارجمند ہیں۔ عام الفیل (جس سال ہاتھی والا واقعہ ہوا تھا اس کے) 30 سال بعد پیدا ہوئے۔ آپ 10 سال کی عمر میں ہی دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔ نبی پاک کی زیر تربیت رہے، تادم حیات اسلام کی امداد، نصرت و حمایت میں مصروف رہے۔ آپ مہاجرین اولین اور عشرہ مبشرہ میں شامل ہونے کے ساتھ ساتھ خصوصی درجات سے مشرف ہونے کی بنا پر بڑی ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ غزوہ

1... کرامات شیر خدا، ص34۔
2... کرامات شیر خدا، ص11۔

بدر، غزوہ احد، غزوہ خندق تمام اسلامی جنگوں میں بے پناہ شجاعت کے ساتھ آپ شرکت فرماتے رہے اور غیر مسلموں کے بڑے بڑے نامور بہادر آپ کے قاہرانہ وار سے واصل نار ہوئے۔[1]

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد انصار و مہاجرین صحابہ نے آپ کے دستِ بابرکت پر بیعت کر کے آپ کو امیر المومنین منتخب کیا۔4برس، 8ماہ اور 9دن تک آپ مسند خلافت پر جلوہ افروز رہے۔17 یا 19 رمضان مبارک کو ایک بدبخت کے قاتلانہ حملے میں آپ زخمی ہوئے اور 21 رمضان اتوار کی رات آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔[2]

مولا علی کا حلیہ

آپ کا حُلیہ مبارک کیسا تھا؟ مولا علی رضی اللہ عنہ دکھنے میں کیسے تھے؟ توجہ کے ساتھ سماعت کیجئے: آپ کا قد مبارک نہ زیادہ لمبا نہ زیادہ چھوٹا بلکہ آپ میانہ قامت تھے۔ آپ کی آنکھیں بڑی بڑی، چہرہ مبارک انتہائی خوبصورت تھا جیسے چودھویں کا چاند ہو۔ حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهُ الْكَرِيْم کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ آپ کی ہتھیلیاں اور کندھوں کی ہڈیاں بھاری تھیں۔ آپ کی گردن مبارک چاندی کی صراحی جیسی تھی۔ آپ کے سر مبارک پر بال پیشانی پر نہیں بلکہ پیچھے کی طرف تھے۔ آپ کی داڑھی مبارک گھنی تھی جس کا ہر بال بغیر خضاب کے سیاہ تھا۔ آپ کے بازوں طاقتور اور سخت تھے۔[3]

1...کرامات شیر خدا، ص12۔
2...تاریخ الخلفاء، ص132۔
3...ریاض النضرہ، 3/107-108۔

مرتضیٰ شیر خُدا مَرحب کُشا خَیبر کُشا
سَروَرا لشکر کشا مشکل کشا امداد کُن

مولا علی کا بچپن

مولا علی رضی اللہ عنہ کا بچپن کیسا تھا؟لوگوں کا بچپن تو کھیل کود میں گزرتا ہے، کئی لوگ بچپن میں یا جوانی میں یا ادھیڑ عمر میں بڑے غلط کام کرنے کے بعد نیکی راہ پر آتے ہیں مگر مولا علی شیر خدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی شان دیکھئے، آپ کا بچپن بھی بے نظیر و بے مثال تھا۔ آپ بچپن سے ہی نبی پاک کی صحبت میں رہ کر تربیت حاصل فرماتے رہے۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کی کفالت فرمائی۔ آپ بچپن ہی میں اسلام لے آئے اور چھوٹی سی عمر میں ہی نیکی کی دعوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ذرا مبارک بچپن کا ایک گوشہ ملاحظہ ہو۔ ہمارے یہاں بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کو گھٹی دی جاتی ہے اور یہ اچھا طریقہ ہے، اس کو عربی میں تحنیک کہتے ہیں۔ اس کا طریقہ کیا ہے کہ کسی بزرگ سے، کسی نیک شخصیت سے، کھجور چبا کر بچے کو چٹا دی جائے، یا شہد چٹا دیا جائے اور لوگ اس کا اہتمام کرتے ہیں مگر مولا علی شیر خدا جب پیدا ہوئے تو سنئے کیا ہوا۔

مولا علی کی پہلی غذا

جب آپ پیدا ہوئے تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کا نام علی رکھا اور پہلی غذا کے طور پر اپنا لعاب مولا علی رضی اللہ عنہ کے منہ میں ڈالا۔ اور پھر اپنی زبان مبارک انہیں چوسنے کے لئے دی، تو مولا علی اس زبان کو چوستے رہے اور چوستے ہوئے نیند کی آغوش میں چلے گئے۔ دوسرا دن آیا اب دائی کو بلایا گیا کہ آپ کو دودھ پلایا جائے لیکن آپ

نے دائی کا دودھ نہ پیا اور روتے رہے اب یہ خبر نبی پاک کی بارگاہ میں پہنچی، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لائے اپنی زبان پھر مولا علی کے منہ میں دے دی، آپ نے پھر چوسنا شروع کی اور نیند کی آغوش میں چلے گئے۔ جب تک اللہ نے چاہا یہ سلسلہ ہوتا رہا۔[1]

اللہ اکبر! مولا علی کی پہلی غذا ہی لعاب دہن، نبی پاک کا لعاب ہے تو پرورش کا عالم کیا ہوگا۔ اس خون کا عالم کیا ہوگا، اس جسم کا عالم کیا ہوگا۔

عرب کے سردار حیدر کرار

پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مولا علی کو کیسی کیسی بشارتوں سے نوازا۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ایک بار نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس عرب کے سردار یعنی حیدر کرار کو بلا کر لاؤ، تو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ حضور! کیا آپ عرب کے سردار نہیں ہیں؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: میں تو اولادِ آدم یعنی تمام انسانوں کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔ جب بلایا گیا تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کو انصار کو بلانے کے لئے بھیجا، جب انصار حاضر خدمت ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انصار کے گروہ! کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں کہ اگر تم اس پر عمل کروگے تو کبھی بھی راہِ راست سے نہ بھٹکو گے۔ انصار نے عرض کی: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ضرور بتایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ علی ہیں، تم میری محبت کے ساتھ ساتھ ان سے بھی

1...السیرۃ الحلبیہ، 1/382۔

محبت رکھو اور میری عزت کے ساتھ ساتھ ان کی بھی عزت کرو پھر ارشاد فرمایا: جس بات کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے یہ جبریل امین نے بذریعہ وحی مجھے بتائی ہے اور یہ حکم اللہ پاک کی طرف سے ہے۔[1]

شانِ علی بزبانِ نبی

پیارے اسلامی بھائیو! مولا علی سے پیار کرنا، مولا علی کی عزت کرنا، یہ حکمِ الٰہی بھی ہے اور حکمِ مصطفٰی بھی ہے۔ مولا علی کی شان میں بہت ساری حدیثیں ہیں، یہاں ایک اور بڑی عشق بھری بات ہے، صحابہ کرام نبی پاک کی شان بیان کریں، ایک امتی نبی کی شان بیان کرے تو یہ نارمل بات ہے، شان ضرور بیان کرنی چاہیئے۔ ہمارا حق ہے کہ ہم اپنے نبی کی شان بیان کریں مگر اُن کی قسمت پر ہماری جانیں قربان کہ جن کی شان نبی پاک خود بیان فرمارہے ہیں۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا: اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِی[2] اے علی! تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون کا مقام تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: عَلِیٌّ مِّنِّی بِمَنْزِلَةِ رَأْسِیْ مِنْ بَدَنِیْ[3] علی کا تعلق مجھ سے ایسا ہی ہے جیسا میرے سر کا تعلق میرے جسم سے ہے۔

ایک اور جگہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا[4] میں حکمت کا

1...معجم کبیر، 3/88، حدیث: 2749۔
2...مسلم، ص1310، حدیث: 2404۔
3...کنز العمال، 6/277، حدیث: 32911۔
4...ترمذی، 5/402، حدیث: 3744۔

گھر ہوں علی اُس کا دروازہ ہے۔

وہ مشہور حدیث تو آپ سب نے سنی ہوگی: اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا میں علم کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہے۔ (1)

اسلامی بھائی چارہ

اسلام کی خوبصورتی ملاحظہ کیجئے جب مسلمان مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے تو نبی پاک نے ہر انصار ومہاجر کا بھائی والا رشتہ بنادیا کہ مدینہ کے رہنے والے ہر انصار مکہ سے آنے والوں کو خوش آمدید کریں، انہیں ویلکم کریں، ان کی مدد کریں، انہیں سپورٹ کریں سبحان اللہ! صحابہ کرام نے بھی وہ اخوت کی مثال قائم کی، وہ بھائی چارے کی مثال قائم کی جس کی مثال آج تک نہیں ملتی ہے۔

سخاوت اور خودداری کی اعلیٰ مثال

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بھائی بنادیا گیا، حضرت عبد الرحمن بن عوف بہت بڑے مالدار صحابی تھے، مکہ میں ان کی ٹھیک ٹھاک دولت تھی، اچھا کاروبار تھا مگر اب مدینہ پہنچے تو کچھ بھی نہیں تھا، سب اسلام کے نام پر مکہ چھوڑ آئے تھے مگر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کمال کیا، وہ حضرت عبد الرحمن بن عوف سے کہتے ہیں: حضور! اب آپ میرے بھائی ہیں، میری جتنی جائیداد ہے اس کا آدھا حصہ آپ کا، میرے دو گھر ہیں ایک گھر آپ کا اور حضور میری دو بیویاں ہیں، آپ جس کو پسند کریں گے میں اسے چھوڑ دوں گا، طلاق دیدوں گا اور آپ شادی بھی کر لیں۔ کیا کبھی

1...مُستدرَک، 4/96، حدیث:4693۔

اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب میں، کسی اور قوم نے، ایسا اسلامی مواخات، بھائی چارے کا منظر دیکھا ہے ؟ مگر حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی خودداری دیکھیں: فرماتے ہیں: مجھے کچھ نہیں چاہیے بس! مجھے بازار کا راستہ بتادو، کاروبار کرنا جانتا ہوں، اپنے ہاتھ سے خود کما لوں گا۔

مسلمانوں کی مدد کیجئے

دونوں صحابی کی سیرت ہمارے لئے مشعل راہ ہے، اس واقعے سے بہت کچھ سیکھنے والی باتیں ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ صحابہ نے دل کھول کر ویلکم کیا مگر آج لوگ اپنے سگے بھائی کے ساتھ ناانصافی کر رہے ہوتے ہیں، اپنے مسلمان پڑوسی کو تکلیف پہنچا رہے ہوتے ہیں، کسی کے ساتھ ہمدردی، کسی کا ساتھ دینا، کسی کی حمایت یا فیور کرنے کا موقع آئے تو حمایت تک نہیں کرتے، مدد کرنے کا موقع آئے تو مدد نہیں کرتے۔ ارے تھوڑی سی اچھی زبان چلا کر بھی ہم کسی کی مدد کر سکتے ہیں مگر آج ماحول یہ بن گیا ہے کہ بھائی اپنا اپنا دیکھنا ہے، اپنا کام سیدھا ہونا چاہیے اگلے کا بیڑا غرق ہوتا ہو تو ہو جائے۔

کر بھلا ہو بھلا

پیارے اسلامی بھائیو! ایک جملہ یاد کر لیجئے: **کر بھلا تو ہو بھلا** جب بھلا کریں گے تو تب بھلا ہونا ہے، **سب کا بھلا سب کی خیر، سب کے بھلے میں اپنی خیر** جس دن آپ نے یہ سوچنا شروع کر دیا تو زندگی پر سکون ہو جائے گی۔ چیزیں بہتر ہونے لگ جائیں گی۔ جان

عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جب بندہ کسی مسلمان کی مدد کرتا ہے اور جب تک مدد کرتا ہے اللہ پاک بھی اس کی مدد فرماتا رہتا ہے[1] تو اگر آپ کو رب کی مدد چاہیے تو بندوں کی مدد کریں، ان کی مشکلیں آسان کریں۔

جب بھی مدد کی بات کی جاتی ہے تو ذہن میں یہی خیال آتا ہے کہ یہ تو امیروں کا کام ہے، میں تو خود غریب ہوں، میں کیسے مدد کروں گا؟ یہ بھی بڑی بھول ہے۔ صرف پیسوں سے مدد نہیں ہوتی ہے بعض اوقات چند اچھے بول ہی بندے کو کھڑا کر دیتے ہیں، مسکرا کر ملنا، ہمت دلانا، بیماری میں جا کر عیادت کر لینا، جنازے میں کھڑے ہو جانا، کسی مشکل میں اس کا ہاتھ پکڑ لینا، کسی جگہ سفارش کر دینا، ہر کام میں پیسے نہیں لگتے لیکن! مسئلہ یہ ہے کہ مالی مدد تو کرنی نہیں اور زبانی طور پر بھی اچھے انداز سے بات نہیں کرتے، حوصلہ نہیں بڑھاتے۔ اعلیٰ حضرت کیا خوبصورت شعر لکھتے ہیں:

شربت نہ دیں نہ دیں تو کرے بات لطف سے

شربت نہیں پلانا تو نہ پلائیں میٹھی بات تو کر لیں۔

شربت نہ دیں نہ دیں تو کرے بات لطف سے
یہ شہد ہو تو پھر کسے پَروا شکر کی ہے

کم از کم اچھی بات تو کریں، لوگوں کو ہمت دلائیں، طبیعت پوچھیں کوئی آپ کو آکر بتاتا ہے میری طبیعت ٹھیک نہیں اس کے لئے دعا کر دیں، ایک دن، دو دن بعد پھر ملاقات ہو تو پوچھیں: وہ آپ نے بتایا تھا کہ آپ کی طبیعت صحیح نہیں تھی اب کیسی ہے؟ اگلے کا دل

1...مسلم، ص1447، حدیث:2699۔

بڑا ہوجائے گا کہ اس کو یاد ہے کہ میں بیمار تھا۔ کسی نے آپ کو اپنا مسئلہ بتایا، اپنی پریشانی بتائی تھوڑے دنوں بعد پوچھ لیا: حضرت وہ آپ نے اپنا مسئلہ بتایا تھا وہ حل ہوا کہ نہیں ہوا؟ اگر دعا کی تو بھی بتادیجئے کہ میں نے نماز کے بعد دعا کی تو اس کے دل میں آپ داخل ہو جائیں گے، تو ہمیں مسلمانوں کی مدد کرنی چاہیے، مسلمانوں کی خیر خواہی کرنی چاہیے۔

تم میرے بھائی ہو

نبی پاک نے انصار اور مہاجرین کے درمیان اخوت اور بھائی چارہ قائم فرمادیا اور ایک انصار کے ساتھ ایک مہاجر کو کردیا تو اب مولا علی نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں آئے آنکھوں میں آنسو ہیں، کہتے ہیں: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ نے سب کے بھائی بنادیئے میں تو اکیلا رہ گیا، آپ نے میرا بھائی تو کسی کو نہیں بنایا۔ سارے صحابہ کے رشتے جوڑ دیئے، مولا علی کی قسمت پر ہماری جانیں قربان، آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ[(1)] اے علی! تم دنیا میں بھی میرے بھائی ہو اور آخرت میں بھی میرے بھائی ہو۔

کم عقلوں کو ایک مشورہ

اللہ اکبر! یہاں مولا علی کا عشق رسول بھی دیکھیں۔ پیارے آقا نے تو اپنا بھائی قرار دیا مگر مولا علی نے کبھی زندگی میں نبی پاک کو اپنا بھائی نہیں کہا: ساری زندگی یارسول اللہ کہتے رہے۔ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ عرض کرتے، ہمیشہ اپنا آقا اور مولا جان کر گفتگو کرتے، بڑی باریک سی بات ہے اشارہ کرکے چلا جاؤں گا، سمجھدار سمجھ لیں گے۔ ارے

1...ترمذی، 5/401، حدیث: 3741۔

جس کو میرے آقا نے اپنا بھائی کہا وہ نبی پاک کو بھائی نہیں کہتا تو آج کل کے لوگ اگر نبی پاک کو بھائی جیسا کہنا چاہتے ہیں تو وہ خود اپنی عقل پر ماتم کر لیں۔

صدیق و عمر اور محبت علی

اب آگے چلتے ہیں اور مولا علی کی شان سنتے ہیں، کیا شان ہے سبحان اللہ! سنتے جائیں تو ایمان تازہ ہوتا ہے۔ مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم، اہل بیت اطہار اور صحابہ میں تعلق کیسا تھا، ان کا آپس میں پیار اور اتفاق کیسا تھا کہ مولا علی شیر خدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم خود فرماتے ہیں: رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد سب سے بہتر ابو بکر اور عمر ہیں۔ پھر فرمایا: لَا یَجْتَمِعُ حُبِّیْ وَبُغْضُ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ فِیْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ[1] میری محبت اور ابو بکر اور عمر کا بغض کسی مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتا۔ سبحان اللہ! گویا مولا علی فرما رہے ہیں: اگر مجھ سے محبت کرنے کا دعویٰ ہے تو شیخین کریمین سے محبت کرنی ہوگی ورنہ میری محبت کوئی فائدہ نہ دے گی۔

خلفائے راشدین کی شان

پیارے اسلامی بھائیو! ایک بڑی کمال کی حدیث ہے جس میں چاروں خلفائے راشدین کی کیا شاندار انداز میں شان بیان کی ہے، نبی پاک کا ویسے تو ہر فرمان ہی کمال کا ہے مگر یہ فرمان سنیں تو ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَاَبُوْبَکْرٍ اَسَاسُهَا میں علم کا شہر ہوں اور ابو بکر اس کی بنیاد ہے۔ آقا فرماتے ہیں: وَعُمَرُ حِیْطَانُهَا عمر اس کی دیوار ہے اور آگے فرمایا: وَعُثْمَانُ سَقْفُهَا اور

1 ... معجم اوسط، 3/79، حدیث: 392۔

عثمان اس کی چھت ہے۔ وَعَلِیٌّ بَابُهَا اور علی اس کا دروازہ ہے۔[1] یہ چاروں ہمارے دل کے قرار اور آنکھوں کے تارے ہیں۔

اے اہلسنّت والو! تمہارا بیڑہ پار ہے، کیونکہ ہمیں اہل بیت سے بھی پیار ہے اور صحابہ سے بھی پیار ہے۔ آج کے دور میں ایک عجیب معاملہ چل رہا ہے کچھ لوگ صحابہ کی بات کرتے ہیں، تو اہلِ بیت کی بات نہیں کرتے، کچھ اہل بیت کی بات کرتے ہیں تو صحابہ کی بات نہیں کرتے۔ اللہ کی رحمت سے اللہ پاک نے ہمیں وہ عقیدہ دیا ہے کہ ہم صحابہ کے بھی غلام ہیں اور اہلِ بیت اطہار کے بھی خادم ہیں۔ ہماری جانیں سرکار کی آل پر قربان ہیں اور سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے تو کمال کی بات کر دی۔ پہلے ذرا دو حدیثیں سن لیں پھر بات مزید سمجھ آ جائے گی اور اپنے عقیدے سے پیار ہو جائے گا۔

اہل بیت اور صحابہ کی اہمیت

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم صحابہ کی شان میں فرماتے ہیں: اَصْحَابِی کَالنُّجُومِ فَبِاَیِّهِمُ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ[2] میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے کسی کی بھی اطاعت کرو گے، فرمانبرداری کرو گے تو تم کامیاب ہو جاؤ گے، ہدایت پا جاؤ گے۔ جانِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابہ کے بارے میں کیا فرمایا؟ ذرا میرے ساتھ دہرائیے، صحابہ کو کیا فرمایا؟ یہ ستارے ہیں!!!! صحابہ کو ستارے فرمایا ہے۔

1...مسند الفردوس، 1/42، حدیث:108۔
2...مشکاۃ المصابیح، 2/414، حدیث:6018۔

اب نبی پاک کی دوسری حدیث سماعت کیجئے، اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: میری آل کشتی نوح کی مانند ہے جو اس میں سوار ہو گیا اس کا بیڑا پار ہو جائے گا۔(1) اپنی آل کو کشتی فرمایا اور صحابہ کو ستارے فرمایا، سبحان اللہ! بریلی کے تاجدار، حسان الہند، امام عشق و محبت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ بھی کمال کی ہستی ہیں، اعلیٰ حضرت نے یہ دونوں حدیثوں کو کس طرح ایک شعر میں پیرو یا اور ہمیں سمجھا بھی دیا کہ اہل سنت والو! تمہارے مقدر جاگ گئے ہیں، جو پڑھے لکھے لوگ ہیں وہ جانتے ہیں کہ پہلے کے زمانے میں جب سمندر پار کرنا ہوتا تھا تو اس کے لئے اچھی کشتی چاہیے اور ستاروں کا علم چاہیے ہوتا تھا کیونکہ پرانے لوگ ستاروں کے ذریعے راستہ تلاش کرتے تھے۔ انہیں پتہ چلتا ہے کہ یہ ستارہ اگر ادھر ہے تو سمت یہ ہے۔ سنئے اعلیٰ حضرت کیا کہتے ہیں: ہماری کشتی بھی کتنی پیاری ہے، ہمارے ستارے بھی کتنے پیارے ہیں۔

اہل سنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عِترت رسولُ اللہ کی

مولا علی اور قرآن

ذرا سوچئے تو سہی! مولا علی رضی اللہ عنہ علم کے شہر کا دروازہ ہیں، علم کا پہاڑ ہیں۔ آپ کے پاس اتنا علم ہے کہ آپ فرماتے ہیں: مجھے قرآن پاک کی ہر ہر آیت کے بارے میں یہ علم ہے کہ یہ کب کہاں اور کیسے نازل ہوئی؟(2) ایک جگہ فرماتے ہیں: اگر میں سورہ فاتحہ کی تفسیر لکھنا شروع کروں تو اتنی تفسیر لکھوں یعنی اتنی کتابیں لکھ دوں کہ ان کتابوں کو

1...مسند احمد، 1/785، حدیث: 1402۔
2...حلیۃ الاولیاء، 1/108۔

اٹھانے کے لئے ستر اونٹ منگوائے جائیں۔[1] تفسیرِ قرآن کا اتنا علم اور تلاوت کیسی کرتے تھے، آپ کے بارے میں آتا ہے: آپ گھوڑے پر سوار ہوتے تھے، کبھی آپ میں سے بھی کئی گھوڑے پر بیٹھیں ہوں گے۔ایک رکاب میں پیر ڈالیں پھر دوسری طرف سے پیر ڈالیں بندہ چند سیکنڈ میں سوار ہو جاتا ہے مگر مولا علی رضی اللہ عنہ کی کرامت دیکھیں آپ ایک رکاب میں پیر ڈال کر تلاوت شروع کرتے تھے اگلے رکاب کے اندر پیر ڈالنے سے پہلے پہلے پورا قرآن پڑھ لیا کرتے۔[2]

سیرت مولا علی سے سبق

مولا علی رضی اللہ عنہ کے واقعات سننے میں بہت مزہ آرہا ہے مگر میں نے بیان کے شروع میں کہا تھا کہ اپنے لئے بھی تو کچھ سیکھنا ہے۔ہم پنجتن کے غلام ہیں، مولا علی رضی اللہ عنہ کے چاہنے والے ہیں بلکہ ہم نے آج یہ بھی سنا ہے کہ ان کی محبت ایمان کا تقاضا ہے۔ مولا علی سے پیار کرنا ان کی تعظیم کرنا یہ رب کا حکم ہے لیکن مولا علی تو تفسیر قرآن کا اتنا علم رکھیں اور ہم میں سے کتنے ایسے ہیں جنہوں نے قرآن صحیح طریقے سے پڑھنا سیکھ لیا ہے، پورا قرآن ترجمے سے پڑھ لیا ہے، پورا قرآن تفسیر سے پڑھ لیا ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے تو سہی! ایک طرف تو محبت اہلِ بیت کا دعویٰ ہے اور دوسری طرف علم دین سے کتنی دوری ہے۔مولا علی رضی اللہ عنہ تو علم کے سمندر ہیں مگر آج بہت بڑی تعداد وہ ہے جن کے پاس علمِ دین ہی نہیں ہے۔بنیادی، ضروری علم دین بھی نہیں ہے۔نماز پڑھتے ہیں تو نماز کے فرائض نہیں معلوم، نماز کی شرائط نہیں پتہ، وضو

1...قوت القلوب، 1/ 92۔
2...شواہد النبوۃ، ص212۔

کے فرائض کا علم نہیں ہے، غسل صحیح کرنا نہیں آتا، غسل کے فرائض صحیح نہیں معلوم، بہت سارے لوگوں کو نماز جنازہ پڑھنا نہیں آتا۔ خود بتائیے کیا ہم سب کے لئے یہ ضروری نہیں ہے؟

نماز درست کیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! نیت کرلیجئے کہ ان شاءاللہ! آج کے بعد پابندی سے نماز اور قرآن بھی پڑھیں گے اور سیکھیں گے۔ علم دین سیکھنے کی طرف آیئے اور دعوت اسلامی کا کمال دیکھیں، دعوت اسلامی کا دینی ماحول ہمیں علم دین سکھاتا ہے۔ نماز کے کورسز کر دیئے کہ آیئے! 3 دن کے لئے فیضانِ نماز کورس کرلیں۔ اپنی نماز درست کرلیں، مسئلہ پتہ ہے کیا ہے؟ ہماری نماز درست نہیں ہوتی اس کی وجہ سے نماز کی برکتیں بھی نہیں مل رہیں حالانکہ قرآن تو فرماتا ہے: اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ بیشک نماز بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کئی لوگ 20 سال سے نماز پڑھ رہے ہیں پھر بھی جھوٹ بول رہے ہیں، نماز پڑھ رہے ہیں پھر بھی حرام کمارہے ہیں، نماز پڑھ کے بھی بدکاریاں کررہے ہیں حالانکہ قرآن تو کہہ رہا ہے کہ نماز بے حیائی سے روکتی ہے تو قرآن میں تو کوئی شک نہیں لَا رَیْبَ فِیْهِ بے شک یہ لاریب کتاب ہے تو پھر نماز روک کیوں نہیں رہی؟ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہماری نماز میں کچھ گڑبڑ ہے، نماز درست ہوگئی تو بندہ سیدھا ہو جائے گا۔

نگران شوریٰ کی بات

ہمارے نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری سلمہ الباری بڑی پیاری بات فرماتے

ہیں: کسی نے سوال کیا کہ آپ نماز پر اتنا فوکس کرتے ہیں؟ نماز درست کرو، نماز ٹھیک کرو، نماز ٹھیک طریقے سے ادا کرنی چاہیئے، بندوں میں اور بھی برائیاں ہیں ان پر زیادہ بات نہیں کرتے اس کی کیا وجہ ہے؟ نگران شوریٰ نے فرمایا: بندے کی نماز درست کر دو باقی بندے کو نماز درست کر دے گی۔ پہلے نماز تو ٹھیک ہو جائے، مسئلہ یہی تو ہے کہ نمازی بھی ہیں پھر بھی گناہوں کی عادت نہیں نکل رہی۔ میں اس کو آسان لفظوں میں سمجھا دیتا ہوں:

عبادت کا درست طریقہ

آپ سبھی کے پاس موبائل ہے، اس میں طرح طرح کی ایپلی کیشنز ہوں گی، ہر ایپلی کیشن کا الگ پاسورڈ ہو گا، موبائل کھولنے کا پاسورڈ الگ ہے، بینک اکاؤنٹ کا الگ ہے، فلاں سوشل میڈیا اکاؤنٹ کا الگ پاسورڈ ہے۔ پہلے ہم جب یہ باتیں سمجھاتے تھے تو لوگوں کو سمجھ نہیں آتی تھی، کہتے تھے: ایسا نہیں ہوتا، بس! اللہ معاف کرنے والا ہے، سب چلتا ہے میں آپ سے ایک سوال پوچھتا ہوں: مثال کے طور پر آپ نے اپنا پاسورڈ لکھا ہے بڑی ABCD میں آپ نے پاسورڈ رکھ لیا اور آپ نے لاک کھولنے کے لئے چھوٹی abcd میں لکھا ہے، اب اگر آپ تینوں ورڈ چھوٹے لکھیں اور A بڑا لکھیں تو کیا لاک کھل جائے گا؟ آپ کا موبائل کھلے گا؟ آن ہو گا؟ abcd تو لکھی ہے لیکن درست نہیں لکھی، جیسا پاسورڈ ڈالنا چاہیئے ویسا نہیں لکھا۔

اچھا چلیں ABCD تو لکھا ہے مگر بیچ میں ایک نکتہ ڈال دیا، کیا اب موبائل کھل جائے گا؟ یا کوئی بھی ویب سائٹ کھلے گی؟ نہیں کھلے گی ناں، اچھا چلیں نکتہ بھی نہیں لگاتے۔ ABCD کے درمیان میں ایک اسپیس، خالی جگہ چھوڑ دیتے ہیں اب تو وہی

ABCD پاسورڈ ڈالا ہے اب تو لاک کھل جانا چاہئے، اب تو بیچ میں نکتہ بھی نہیں ہے اب تو کھل جانی چاہیے؟ بتائیے کیا اب بھی کھلے گی؟ کمال ہے، تمہاری ویب سائٹ نکتے سے بھی نہ کھلے، اسپیس سے بھی نہ کھلے اور قرآن جیسے پڑھنا ہے اپنی مرضی سے پڑھو اور کہو: اللہ معاف کرنے والا ہے۔

نماز کے ساتھ یوں تو نہ کریں، قرآن کے ساتھ یوں تو نہ کریں، جو شرعی باتیں ہیں، جو شریعت نے باتیں بتائیں ہیں، جن پر عمل کرنا ضروری ہے، ہمیں ان پر عمل کرنا ہو گا اور ہمیں یہ سمجھنا ہو گا کہ جب تک صحیح طریقے سے ہم نماز نہیں پڑھیں گے ہمیں نماز کی برکت نہیں ملے گی، جب تک صحیح طریقے سے قرآن نہیں پڑھیں گے قرآن کی برکتیں نہیں ملیں گی حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ (غلط پڑھنے کی وجہ سے) قرآن ان پر لَعنت کرتا ہے۔[1]

اب تو سمجھ جائیے

خدارا! اس بات کو سمجھنے کی کوشش کیجئے، یہ شیطان کا وار ہے کہ ہم نماز پڑھ بھی رہے مگر وہ سیکھنے نہیں دے رہا۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں ہم نے نماز کہاں سیکھی ہے؟ دنیا کی ہر چیز بندہ سیکھتا ہے، ہم نے دیکھ کر نماز پڑھنا شروع کی ہے سیکھ کر نماز پڑھنا شروع نہیں کی۔ جب چھوٹے تھے تو امی ابو کو دیکھا، جیسے وہ پڑھتے تھے ہم پڑھنا شروع ہو گئے۔ مسجد میں آئے لوگوں کو وضو کرتے دیکھا ویسے ہی وضو کرنا شروع ہو گئے۔ آج تک لوگ وضو کے اندر انگوٹھے چومتے ہیں، کیوں بھئی! کہاں پڑھا ہے ایسا کرنا ہے؟ وہ دیکھتے ہیں، لوگ کرتے ہیں تو ہم بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ دیکھ کے وضو ہو رہا ہے، یہ بھی نہیں معلوم

1...احیاء العلوم، 1/364۔

ہوتا کہ کوئی کیسے ہاتھ دھو رہا ہے؟کیسے منہ دھو رہا ہے،بس!یہ عجیب عجیب تماشے ہیں کیونکہ لوگوں کو دیکھا ہے وہ ایسا کرتے ہیں، محلے کے بڑے بزرگ ہیں،وہ20سال سے نماز پڑھ رہے ہیں،وہ ایسا کرتے ہیں،وہ توٹھیک ہی کرتے ہوں گے نہ علم دین پڑھنے کا ٹائم،نہ سیکھنے کا ٹائم،بس!وہی وضو کا طریقہ بن گیا۔

مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتا کہ وضو تو پھر بھی دیکھ دیکھ کر کرنا آگیا،غسل کب سیکھا؟وہ کس کو کرتے ہوئے دیکھا؟وہ تو سیکھا ہی نہیں ہے۔اب معلوم نہیں کہ وہ پاکی حاصل ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی،اس کا الگ مسئلہ ہے۔نماز میں بھی یہی حال ہے تو آپ کہیں گے جناب بچپن سے دیکھ رہا ہوں اسی طرح تو نماز پڑھتے ہیں،میں آپ سے پوچھ لیتا ہوں کہ ایک بندہ ڈرائیور کے برابر میں 20سال تک بیٹھا رہا ہے،روز جاتا ہے،واپس آتا ہے وہ دیکھتا ہے ڈرائیور کیسے گاڑی چلاتا ہے،ایسے گیئر لگاتا ہے،یوں ریس دباتا ہے تو وہ بندہ کہہ سکتا ہے،میں روز دیکھتا ہوں،آج گاڑی میں چلاؤں گا،آپ کہیں گے نہیں بھائی!بندہ دیکھنے سے نہیں سیکھتا،کسی ٹیچر کے ساتھ،کسی ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ کر چلاؤ اور وہ تم پر نظر رکھے،وہ تمہاری غلطیاں بتائے گا تب جا کر تم گاڑی سیکھو گے،صرف دیکھنے سے کوئی نہیں سیکھتا۔دنیا کی ہر چیز کسی نہ کسی سے سیکھی جاتی ہے جبکہ نماز بغیر سیکھے پڑھ رہے ہیں۔جو سب سے پہلا فرض نماز ہے،کبھی نماز کی اہمیت کے بارے میں سوچا ہے؟حدیث پاک آتا ہے:

دین کا ستون

اَلصَّلَاۃُ عِمَادُ الدِّیْن [1] نماز دین کا ستون ہے کسی عمارت سے ستون نکال دیں،کیا

1...شعب الایمان،3/39،حدیث:2807۔

عمارت کھڑی رہے گی ؟عمارت تو گر جائے گی، اگر نماز ہی نہیں ہے تو آپ کی دین کی عمارت کیسے کھڑی رہے گی ؟اور اگر نماز ہے تو وہ درست ہی نہیں ہے، خدارا! علمِ دین حاصل کیجئے، آج نیت کرلیجئے کہ بس بہت ہوگیا! آج کے بعد میں نے مکمل نماز سیکھنی ہے اور یقین کریں جس کی نماز درست ہوگئی وہ نماز اس بندے کو بھی درست کردے گی کیونکہ اللہ کے کلام نے فرمایا ہے: اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ بیشک نماز بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے۔

آپ صحیح طریقے سے نماز پڑھیں تو آپ کو سجدوں کی لذت ملنا شروع ہوجائے گی، آپ کو رکوع کی چاشنی ملنا شروع ہوجائے گی، آپ کو تلاوت کا نور ملنا شروع ہوجائے گا مگر مسئلہ یہی یہ ہے کہ اول نماز ہی نہیں پڑھتے اور پڑھتے ہیں تو صحیح نہیں پڑھتے۔

نماز کورس کرلیجئے

اللہ پاک دعوت اسلامی کو سلامت رکھے، ہم نے کبھی نہیں سنا تھا کہ نماز کے بھی کورس ہوں گے مگر دعوت اسلامی نے اس بیسک کو پکڑ لیا ہے، دنیا بھر میں ہر شعبے والوں کے لئے 3 دن کے، 7 دن کے ہم نے آن لائن کورسز بھی شروع کردیئے ہیں، آخر کب تک بغیر سیکھے نماز پڑھیں گے۔ دعوتِ اسلامی والوں سے رابطہ کیجئے اور ان شاء اللہ اپنے علاقے میں بھی آپ نماز کورس شروع کرواسکتے ہیں۔ اور اگر آن لائن سیکھنا چاہتے ہیں تو آن لائن فیضان نماز کورس آپ کے لئے موجود ہے۔ دعوت اسلامی کی ویب سائیٹ quranteacher.net وہاں جائیں وہاں سے آن لائن نماز کورس کرلیجئے۔

فرامین مولا علی

مولا علی رضی اللہ عنہ علم کا دروازہ ہیں تو مولا علی رضی اللہ عنہ کی باتیں کتنی نرالی ہوں گی، فرامین کیسے ہوں گے ؟ الفاظ کیسے ہوں گے ؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے ایک بار فرمایا: میری 5 باتیں یاد رکھو یہ ایسی عمدہ اور نایاب باتیں ہیں اگر تم اونٹوں پر سوار ہو کر بھی ڈھونڈنے نکلو گے تو اونٹ تھک جائیں گے لیکن یہ باتیں نہیں ملیں گی۔[1] اب وہ 5 باتیں میں آپ کو سنانے جارہا ہوں۔ غور سے سنیئے اور نیت کریں کہ ان شاء اللہ! اس پر عمل کریں گے۔

پہلی بات: صرف رب پر بھروسہ

بندہ صرف اپنے رب سے امید رکھے۔ جی ہاں! اللہ پاک سے امید رکھو، یہ دنیا والوں سے جو امید رکھتے ہیں، ان کا دل بہت ٹوٹتا ہے، بس یار! آج بڑا دکھی ہوں، اپنے دوست سے بڑی امید تھی اس نے ایسا کر دیا، فلاں پڑوسی سے تو میرا بڑا ہی واسطہ تھا، بڑی امید تھی کہ مشکل میں کام آئے گا مگر اس نے منع کر دیا۔ فلاں نے میرا کام نہیں کیا۔ ارے بندوں سے امید رکھ کر کیوں دلبرداشتہ ہوتے ہو؟ رب پر بھروسہ کرو وہی دینے والا ہے۔

اللہ پاک قرآن میں فرماتا ہے:

وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗؕ (پ:28، طلاق:3)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

کتنی کمال کی بات فرمائی ہے: اللہ پاک پر بھروسہ کریں، اپنے رب پر بھروسہ کریں، اپنے رب سے امید رکھیں۔

1...شعب الایمان، 7/124، حدیث:9718۔

دوسری بات: گناہوں سے ڈرتا ہے

اپنے گناہوں کی وجہ سے ڈرتا رہے۔ بڑی کمال کی بات ہے۔ یہ جو ڈر ہے، یہ بڑی کمال کی چیز ہے، نصیب والوں کو ملتا ہے، ایک وقت آتا ہے گناہ کر کر کے انسان کی فطرت ایسی ہو جاتی ہے کہ وہ بے خوف ہو جاتا ہے، اسے گناہ کرکے ڈر بھی نہیں لگ رہا ہوتا، اُس کو شرمندگی بھی نہیں ہو رہی ہوتی، ایسی کیفیت سے اللہ کی پناہ مانگو، ہم انسان ہیں اگر گناہ ہو جائے تو بندہ خوف میں مبتلا ہو، توبہ کرے، اللہ سے معافی مانگے، احساس تو کرے، شرم تو آئے مگر آج حال یہ ہے کہ دھڑلے سے نمازیں قضا ہو رہی ہیں، دھڑلے سے حرام کام ہو رہے ہیں مگر پیشانی پر بل بھی نہیں آتا۔

گناہ یاد ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین پتہ ہے کیا کرتے تھے ؟ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے، آپ سے بچپن میں کوئی لغزش ہو گئی تھی، کوئی غلطی ہو گئی تھی آپ اپنے ہر نئے لباس پر اپنی وہ غلطی لکھواتے تھے تاکہ یاد کر کر کے روتے رہیں اور معافی مانگتے رہیں[1] علماء کا قول آپ جانتے ہیں کیا ہے؟ نیکی کر کے بھول جاؤ اور گناہ کر کے یاد رکھو تاکہ توبہ کرتے رہو کہ یااللہ! وہ گناہ ہوا ہے معاف کر دے کیونکہ نیکی کی کوئی گارنٹی نہیں، قبول ہوئی کہ نہیں، اخلاص بھی نہیں ہے، ریاکاریاں ہیں، دکھلاوے ہیں مگر گناہ اگر ہو گیا ہے اور اللہ پاک ناراض ہو گیا تو جواب دینا پڑے گا مگر ہمارا معاملہ الٹا ہو گیا ہے، ہمارا حال کیا ہے کہ نیکی کر کے یاد رکھا ہے گناہ سارے

1... فکرِ مدینہ، ص83۔

بھول گئے ہیں۔جی ہاں! ایسا ہی ہے۔

میں ایک مثال دیتا ہوں تاکہ آپ کو بات سمجھ آجائے۔ ہمارا تو روز لوگوں سے ملاقات کا معاملہ رہتا ہے، جب کسی کے ہاں ملنے جائیں اور آپ کیسے ہیں؟ تو جواب میں کہتے ہیں: ٹھیک ہیں، بس! اللہ پاک کا بڑا کرم ہے،! الحمدللہ! میرا تو ہر سال عمرے پہ جانا ہوتا ہے، 2015 میں حج بھی کیا ہے، اس کے بعد ہمارے محلے میں جو مسجد ہے اس میں اللہ کی رحمت سے چھت بھی ہم نے ڈلوائی تھی، ہر سال رجب، شعبان، رمضان کے روزے بھی رکھتے ہیں، تو فلاں نیکی، تو فلاں نیکی، آپ سے کس نے پوچھا؟ پچھلے 15 سال میں کیا نیکیاں کی ہیں؟ آپ نے 15 منٹ بتادی۔

لوگ 20 سال پرانی نیکیاں تک گنوا دیتے ہیں، اکیلے میں تو ہمت نہیں ہوتی مگر میں سب کے سامنے تو پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کو 15 سال پرانا حج یاد ہے، کل جھوٹ بولا تھا وہ یاد ہے؟ 15 سال پرانی بات تو چھوڑ دیجئے آپ کی آنکھوں نے کل بد نگاہی کی تھی وہ یاد ہے؟ آج تھوڑی دیر پہلے غیبت کی تھی وہ یاد ہے؟ ذرا سوچئے تو سہی! گناہ یاد نہیں ہیں، خطائیں یاد نہیں ہیں، جرم کئے جارہے ہیں اور بھولتے جارہے ہیں مگر یاد رکھنا ہم تو بھول رہے ہیں مگر کہیں محفوظ کیا جارہا ہے۔ آپ نے جمعہ کے خطبے میں ایک حدیث سنی ہوگی: اَلْبِرُّ لَا یَبْلٰی وَالْاِثْمُ لَا یُنْسٰی وَالدَّیَّانُ لَا یَمُوْتُ فَکُنْ کَمَا شِئْتَ کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ(1)

سبق آموز حدیث

اس حدیث کو اگر یاد کرلیں اور اس کا مطلب دل میں راسخ ہو جائے تو ہمیں خوف

1...مصنف عبد الرزاق، 10/189، حدیث:20430۔

خدا نصیب ہو جائے گا، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کیا فرمایا: اَلْبِرُّلَا یَبْلٰی نیکی پرانی نہیں ہوتی ہے ہم نیکیاں کرتے جائیں یہ نیکی پرانی نہیں ہو گی اگر اخلاص کے ساتھ کی ہے تو اس کا بھی اجر ملنا ہے وَالْاِثْمُ لَا یُنْسٰی گناہ بھلایا نہیں جاتا، میں اور آپ بھولتے ہیں لیکن وہاں تو لکھ دیا گیا۔ وَالدَّیَّانُ لَا یَمُوْتُ فیصلہ کرنے والا جو مالک ہے، جو خالق ہے اسے موت نہیں آنی فَکُنْ کَمَا شِئْتَ کَمَا تَدِیْنُ تُدَان کرلے جو کرنا ہے مگر اپنی کرنی کا پھل بھگتنا پڑے گا، جیسی کروگے ویسی بھروگے۔

اللہ کرے کہ یہ بات دل میں راسخ ہو جائے۔ اللہ کرے کہ گناہوں سے ڈر لگنے لگے، گناہ ہو جائے تو شرمندگی تو ہو۔ آنسو تو بہیں، مولا علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان یاد رکھو کہ گناہ سے ڈرتا رہے، اللہ یہ خوف عطا فرمادے۔ خود مولا علی شیرِ خدا جو کہ قطعی جنتی ہیں مگر آپ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ رات کو مسجد میں بیٹھ کر، محراب کے اندر بے قرار ہو کر رویا کرتے تھے اور اپنی داڑھی کو پکڑ کر توبہ کیا کرتے۔[1] اے اللہ اس بوڑھے پر رحم کردے، اس بوڑھے کو معاف کر دے، یہ مولا علی کا حال ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کرتے تھے کہ مولا! کیسے تیری بارگاہ میں جواب دیں گے۔

صحابہ کا خوفِ خدا

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جو قطعی جنتی ہیں تنکے کو اُٹھا کر کہتے ہیں: کاش! میں تنکا ہوتا انسان نہ ہوتا۔[2] یہ وہ لوگ ہیں جو جنتی ہیں جن کو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے

1...عیون الحکایات، ص25۔
2...کتاب الزھد، ص141، رقم:581۔

دنیا میں جنت کی بشارتیں دی ہیں یہ تو وہاں بھی آقا کے ساتھ ہوں گے ان کے خوفِ خدا کا عالم یہ ہے یہ حضرات گناہ نہیں کرتے تھے پھر بھی روتے تھے۔ ہمارے گناہ رکتے نہیں ہم پھر بھی نہیں روتے، ہمیں پھر بھی خیال نہیں آتا، ہمیں پھر بھی شرم نہیں آتی۔ یاد رکھو! شرم بڑی کمال کی چیز ہے۔ آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں: اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ[1] شرمندگی بڑی توبہ ہے اور کمال کی بات شاعر لکھتے ہیں:

ندامت ساتھ لیکر حشر میں اے عاصیو جانا

اے شرمندہ رہنے والو! گناہگارو! شرمندہ تو ہو، ندامت تو لو۔

ندامت ساتھ لیکر حشر میں اے عاصیو جانا
سنا ہے شرم والوں کو وہ شرمایا نہیں کرتے

جو شرم والے ہوں گے اُن کا راستہ بن جائے گا، اُن کو معافی مل جائے گی مگر بے شرم، بے حیاء، گناہ کرتے کوئی خیال ہی نہیں، کبھی تو سوچو کہ کتنے گناہ کر لئے ہیں۔

روز ایک گناہ ہو تو!!!

زید بن صمت رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے۔ اُنہوں نے اپنی زندگی کے دن بنائے۔ آپ کو پتہ ہے میری اور آپ کی زندگی کے کتنے دن ہو گئے ہیں؟ ایک سال میں کتنے دن ہیں 365، دس سال میں 3650 دن، جو چالیس سال کا ہو گیا کم از کم 14600 دن ہو گئے۔ تمہیں 14600 ہو گئے، وہ بزرگ حساب کرتے رہے، کہتے ہیں: اگر روز بھی ایک گناہ کیا تو ہزاروں گناہ ہو گئے، اللہ پاک کی بارگاہ میں جواب کیسے دوں گا؟

1…ابن ماجہ، 4/492، حدیث: 4250۔

یہ سوچ کر آپ نے چیخ بلند کی اور آپ کی روح پرواز کر گئی۔[1]

یہ بزرگوں کے سوچنے کا انداز تھا، یہ وہ لوگ تھے جو اپنا احتساب خود کرتے تھے مگر آج ہم ہیں ہمیں تو شاید اپنی خطائیں بھی یاد نہیں ہیں۔ اپنے گناہ بھی ہم بھول گئے ہیں کہ کیا کیا ہے، اکیلے میں کون سے گناہ کئے ہیں؟ ہمارا کیا بنے گا؟ اللہ پاک مولا علی کے صدقے ہمارے گناہ معاف کر دے، ہمارے چھپ کر کئے ہوئے گناہ بھی معاف کر دے، ہمارے اعلانیہ گناہ بھی معاف کر۔ ان نیک لوگوں کے بارے میں پڑھتے ہیں تو سر شرم سے جھک جاتا یہ کہاں ہیں؟ ہم کہاں ہیں؟ اللہ کریم ہمیں اچھا مسلمان بنادے، ہمیں خوفِ خدا دے دے، ہمیں اپنے نبی کا عشق دے دے اور سچا پکا مسلمان بنادے۔

تیسری بات: علم سے کیسا شرمانا

مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جاہل علم کے بارے میں سوال کرنے سے نہ شرمائے۔ کسی کو علم نہیں ہے تو شرمائے نہیں، پوچھ لے، علماء کی صحبت میں بیٹھے تاکہ اس کی جہالت دور ہو۔

چوتھی بات: نہیں جانتا منع کر دے

چوتھی بات عالم کو کیا سمجھاتے ہیں۔ اگر عالم کو کسی مسئلے کا علم نہ ہو تو ہرگز نہ بتائیں واللہ اعلم کہہ دے اللہ سب سے زیادہ علم والا ہے۔ یہ کہنے سے نہ گھبرائے۔ یہ علماء کو وصیت ہے، کئی لوگ ہوتے ہیں جن سے جو سوال پوچھو اس کا جواب دے رہے ہوتے ہیں۔ آئے یا نہ آئے میں کیسے کہہ دوں مجھے نہیں آتا، یہ بزرگوں کی شان ہے کہ نہیں آتا

1...فکر مدینہ، ص89۔

www.dawateislami.net

تو کہہ دیتے ہیں: واللہ اعلم، میں نہیں جانتا۔

پانچویں بات: صبر کی اہمیت

آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایمان میں صبر کی وہ حیثیت ہے جیسے جسم میں سر کی ہے، ایمان کامل نہیں جو بے صبری کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اللہ پاک مولا علی رضی اللہ عنہ کے صدقے ہمیں صبر کی دولت عطا فرمائے۔

مولا علی کا عشقِ رسول

پیارے اسلامی بھائیو! شانِ مولا علی میں باتیں تو بہت ساری ہیں۔ ایک بار مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے سوال کیا گیا کہ آپ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے کتنی محبت ہے؟ ہمیں بھی کوئی سوال کرتا ہے، ہم کہتے ہیں: سب سے زیادہ محبت ہے۔ مولا علی کا جواب سنئے: آپ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمارے نزدیک اپنے مال، آل والدین اور سخت پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے بڑھ کر بھی محبوب ہیں۔[(1)] سب سے زیادہ نبی پاک کی ذات وہ ہمارے لئے محبوب ہے اور آپ نے صرف یہ زبانی نہیں کہا بلکہ آپ نے عمل سے ثابت کیا، ہر موقع پر نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ کھڑے رہے اور ہجرت کی رات کون بھول سکتا ہے کہ جب ہجرت کا وقت تھا مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کو یہ معلوم تھا کہ آج کی رات دشمنوں نے حملہ کرنا ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جبریل امین علیہ السلام نے وحی کے ذریعے بتا دیا تھا کہ حضور آج رات آپ اپنے بستر پر نہ سوئیے گا، دشمنوں کا پلان یہ ہے کہ آپ پر حملہ کیا جائے گا۔

1... کراماتِ شیر خدا، ص39۔

مولا علی کا یقین

اللہ اکبر! نبی پاک کو معلوم تھا، مولا علی کو بھی معلوم تھا، ہجرت کی رات پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے گھر کا محاصرہ کر لیا گیا تھا، حملے کی تیاری تھی، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مولا علی سے فرماتے ہیں: اے علی! آج کی رات تم میرے بستر پر سو جاؤ اور صبح اٹھ کر مکہ والوں کی امانتیں وہ لوٹا کر پھر تم مدینے آ جانا۔ اللہ اکبر! مولا علی کا نبی پاک سے پیار دیکھیں، سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نام پر جان قربان کرنے کا جذبہ دیکھیں، خود فرماتے ہیں: اور لوگوں کے لئے وہ کانٹوں کی سیج ہوگی، وہ کانٹوں بھرا بستر ہوگا مگر میرے لئے تو وہ پھولوں کی سیج تھی[1] اور مجھے یقین تھا یہ کفار میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے کیونکہ میرے آقا کی زبان سے نکلا تھا: اے علی! صبح امانتیں دے کر مدینے آ جانا۔ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کہا ہے مدینے آنا ہے تو میں نے مدینے پہنچنا ہے اور ایسا ہی ہوا، مولا علی اس بستر پر رات آرام سے سوتے رہے، کفار حیران تھے کہ پیارے آقا کہاں گئے؟ ان کو نظر بھی نہیں آئے اور نبی پاک اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔

صبح جب مولا علی رضی اللہ عنہ بستر سے اٹھتے ہیں وہ سارے حیران ہو جاتے ہیں کہ ہم تو سمجھے تھے کہ مسلمانوں کے نبی اس بستر پر ہوں گے۔ مولا علی شیر خدا نے امانتیں لوٹائیں اور مدینے روانہ ہو گئے۔ آقا سے وہاں جا کر مل گئے۔ یہ ہے عشق رسول، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نام پر جان مال سب کچھ قربان کرنا سیکھنا ہے تو صحابہ سے سیکھیں، اہل بیت اطہار سے سیکھیں، اللہ پاک مجھے اور آپ کو بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ایسا سچا

1... مدارج النبوت، 2/58۔

عشق عطا فرمادے کیونکہ صحابہ اور اہل بیت کی زندگی کا ایک ہی مقصد تھا جو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
لِلّٰہِ الْحَمْد میں دُنیا سے مسلمان گیا

اگر آپ بھی صحابہ اور اہل بیت کے نقش قدم پر زندگی گزارنا چاہتے ہیں، دنیا اور آخرت کی بھلائیاں چاہتے ہیں تو یہ فارمولا اپنا لیجئے کہ بس! آقا راضی ہو جائیں، آقا راضی ہو گئے تو رب بھی راضی ہو جائے گا۔ ہم نبی پاک کو راضی کرنے کے لئے زندگی کو گزاریں، ان کی سنتوں پر عمل کریں، ان کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کریں، ایسے کام نہ کریں جس سے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ناراض ہو جائیں کیونکہ اگر وہ ناراض ہو گئے تو پھر اس کے بعد کوئی راہ نہیں ہے، کوئی اور شافع نہیں ہے، کوئی اور نہیں ہے جس سے ہم شفاعت کی خیرات طلب کریں گے۔ فقط نبی پاک ہیں کہ جن کی محشر کے دن سنی جائے گی۔ بریلی کے تاجدار لکھتے ہیں:

سُنتے ہیں کہ محشر میں صرف اُن کی رَسائی ہے

وہاں کوئی اور نہیں ہے

سُنتے ہیں کہ محشر میں صرف اُن کی رَسائی ہے
گر اُن کی رَسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے

آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ہی کی رسائی ہے تو انہی کا دامن تھام لیں اور اعلیٰ حضرت کہتے ہیں: جب دامن تھامو گے تو آقا پھر نہیں جھٹکتے۔

عاصیو! تھام لو دامن اُن کا | وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے

آپ نے دامن تھاما اور سنتوں پر عمل کیا پھر دیکھیں وہاں سے کیسی کرم نوازی ہوتی ہے۔ تو آیئے! دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ یہ دینی ماحول ہمیں نبی پاک کی غلامی کا درس دیتا ہے۔ اہل بیت اور صحابہ کی محبتوں کے جام پلاتا ہے۔ اولیائے کرام کا فیضان عطا کرتا ہے، اس دینی ماحول سے وابستہ ہو کر ان شاء اللہ ہم اپنی زندگی کو ستھرا کرسکتے ہیں ۔ اللہ پاک ہم سب کو دعوت اسلامی کے دینی ماحول پر استقامت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

20 مارچ 2019 خیابان راحت، ڈیفنس، کراچی، پاکستان

سیرتِ مولاعلی

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ... آسمانی کتاب میں ذکر علی
- ... شانِ علی اور کلامِ الٰہی
- ... طاقت حیدری
- ... سیلاب ٹل گیا
- ... خاتون جنت کی سخاوت
- ... سردی گرمی دور ہو گئی

نوٹ: Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے۔

Click کیجئے

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

آج کی رات اللہ پاک کے اس عظیم بندے کے بارے میں، اس عظیم شخصیت کے بارے میں ہم نے بہت کچھ سنا ہے اور جب بھی کسی اسلامی شخصیت کے بارے میں سنتے ہیں تو یقیناً اُن کے نام اتنے اونچے ہیں، اُن کے کارنامے اتنے بڑے ہیں مگر جب جب ان کے بارے میں سنا جاتا ہے تو بہت لطف آتا ہے، دلوں کو تازگی ملتی ہے، ہم ان کی شخصیت سے متاثر بھی ہورہے ہوتے ہیں مگر میں یہ چاہوں گا کہ آج ہم مولا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْھَهُ الْکَرِیْم کے بارے میں سنتے بھی چلے جائیں اور ساتھ ساتھ اپنی سیرت میں، اپنی ذات میں بھی ہم کچھ نہ کچھ نافذ کرنے کی نیت بھی کرتے جائیں۔

ان شاءاللہ! میں بات بھی کرتا جاؤں گا اور ان کی سیرت کو بھی واضح کرتا جاؤں گا اور اس واقعے سے ہم سب کے لئے کوئی نہ کوئی سبق، کوئی پوائنٹ جو ہمیں سیکھنے کو ملے گا وہ بھی بتانے کی کوشش کروں گا۔ ان شاءاللہ! کوشش کروں گا کہ سیرت مولا علی سے کچھ مہکتے ہوئے پھول آپ کی طرف بڑھاؤں، آپ بھی اپنے دل کے مدنی گلدستے میں اُسے سجاتے جائیے۔

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں۔ آج فضائل درود میں بھی جو ہم

نے خوبصورت واقعہ سننا ہے وہ بھی مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم ہی کی ایک خوبصورت سیرت سے متعلق ہے۔ آپ ہی کا ایک بڑا پیارا واقعہ ہے چنانچہ ایک بار کسی بھکاری نے غیر مسلم کے پاس جاکر سوال کیا کہ میری کوئی مدد کرو، سامنے قریب ہی مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم کھڑے تھے تو اس بھکاری کو غیر مسلموں نے مذاقاً کہا کہ جاؤ اور جو سامنے ہیں ان سے مانگ لو وہ تمہیں دے دیں گے۔ وہ بھکاری وہاں سے چلا اور مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے پاس آیا کہ حضور! اب آپ میری کوئی مدد کریں؟ بظاہر تو مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے پاس بھی دینے کو کچھ نہیں تھا۔مال نہیں تھا تو آپ نے کیا کیا، 10 بار درود پاک پڑھا اور اس بھکاری کی مٹھی پر دم کر دیا اور کہا مٹھی بند کرو اور اب ایسا کرو کہ جاکر وہ غیر مسلم کفار کھڑے ہیں ان کے سامنے جاکر مٹھی کو کھولنا۔ غیر مسلم بھی دیکھ رہے تھے کہ دیا تو کچھ نہیں البتہ کچھ پڑھ کر دم کر دیا ہے، پھونک ماردی ہے اور بھکاری نے مٹھی بند کی ہے۔اب اس بھکاری نے غیر مسلموں کے پاس جاکر جب مٹھی کھولی تو اس میں ایک دینار موجود تھا اور جب مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی یہ کرامت دیکھی تو وہ کفار کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ [1]

پیارے اسلامی بھائیو! اس میں دو باتیں پتہ چلیں کہ درود پاک کے بے شمار فضائل و برکات ہیں ، سبحان اللہ! شیر خدا، مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم وہ عظیم ہستی ہیں کہ جن کی کرامتیں بے شمار ہیں مگر آج ہم کرامتوں پر بہت زیادہ بات نہیں کریں گے ورنہ تو ایسے ایسے حیرت انگیز واقعات ہیں اگر ہم ساری رات بھی بیان کرتے رہیں تو رات ختم ہو جائے

1...راحت القلوب، ص142۔

گی مگر مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهُ الْكَرِيْم کو اللہ پاک نے کتنے کمالات سے نوازا تھا وہ واقعات ختم نہیں ہوں گے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتہائی قریبی تعلق تھا، ابھی آپ سنیں گے تو ایمان تازہ ہو جائے گا کہ آپ کی کس طرح پرورش ہوئی ہے؟ کس طرح آپ بچپن سے جوانی اور جوانی سے بڑھاپے کی طرف گئے؟ آپ کی نشوونما، دیکھ بھال، پرورش کہاں ہوئی ہے؟ کس کی گود میں ہوئی ہے؟ کس کی باتیں سن کر ہوئی ہے؟ آپ آگے بڑھے ہیں تو کیسے بڑھے ہیں؟ ان شاءاللہ! سب بیان کرنے کی کوشش کروں گا مگر پہلے میں ایک ایمان افروز واقعہ سناناچاہوں گا، چنانچہ

آسمانی کتاب میں ذکرِ علی

ایک بار مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهُ الْكَرِيْم مقام صفین کے قریب سے گزر رہے تھے تو لشکر ایک ایسے مقام پر رُکا کہ جہاں پانی نہیں تھا پورا لشکر پیاس سے بے چین تھا اور پانی دور دور تک نہیں۔ وضو بھی کرنا ہے، پانی بھی پینا ہے، جانور بھی پیاسے ہیں، وہاں عیسائیوں کا ایک گرجا گھر تھا، جہاں ایک راہب رہتا تھا، اس سے پوچھا گیا کہ بتاؤ پانی کہاں سے ملے گا؟ تو اس نے کہا: یہاں سے دو فرسخ دور ہے۔

چلیں آج یہ بھی سیکھ لیں فرسخ عربی زبان کا لفظ ہے اور یہ اصطلاح ہے جیسے ہمارے کلومیٹر، میل وغیرہ ہوتی ہے ایسے ہی فرسخ ہوتی ہے۔ 7 کلومیٹر کا ایک فرسخ ہوتا ہے۔ 2 فرسخ کا مطلب یہ ہوا کہ پانی 14 کلومیٹر دور تھا۔ اب پانی لینے اتنا دور کون جائے؟ پیاس سے برا حال تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا کیا؟ ایک جگہ کی طرف اشارہ کر کے کھودنے کا

حکم فرمایا،لوگوں نے پانی نکالنے کے لئے وہاں کھودنا شروع کیا۔اب بیچ میں ایک زبردست چٹان یابہت بڑا پتھر آگیا۔سارے لوگوں نے کوشش کی کسی طرح اُسے توڑیں مگر وہ نہیں ٹوٹا۔

مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجهَهُ الْكَرِيم آئے اور اس پتھر کے اندر اپنے ہاتھ کو پھنسایا اور زور سے کھینچا تو پتھر بھی نکل آیا اور میٹھے پانی کا چشمہ بھی جاری ہو گیا۔ٹھنڈا میٹھا پانی نکل آیا، سارے لوگ حیران کہ اسی مقام پر کھودنے کا حکم بھی دیا اور وہیں سے ٹھنڈا میٹھا پانی بھی نکل آیا مگر اس سے زیادہ عجیب بات یہ ہوئی کہ جو گرجاگھر میں راہب تھا وہ اپنی کھڑکی سے سارا منظر دیکھ رہا تھا اسی نے کہا تھا کہ 2 فرسخ (14 کلومیٹر) دور پانی ملے گا۔وہ آیا اور آکر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔اس کے لئے حیرتناک بات تھی پھر مولا علی سے پوچھتا ہے: بتایئے آپ نبی ہیں؟ مولا علی نے فرمایا: نہیں۔اس نے کہا: آپ فرشتے ہیں؟ فرمایا: نہیں، اس نے پوچھا: پھر آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں نبی آخر الزمان جناب محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا ساتھی ہوں، اُن کا صحابی ہوں۔

راہب نے کہا: ہم نے اپنی آسمانی کتابوں میں یہ پڑھا ہے کہ اس گرجاگھر کے قریب ایک ٹھنڈے میٹھے پانی کا چشمہ چھپا ہوا ہے اور اس کو آخری زمانے میں ایک شخص آکر دریافت کرے گا اور وہ وہی ہو گا جو آخری نبی کا صحابی ہو گا۔ہم انتظار میں تھے کہ وہ منظر کب دیکھیں گے؟ مجھ سے پہلے بھی کئی راہب اس گرجاگھر میں اس منظر کے انتظار میں زندگی گزار کر چلے گئے، آج آپ آئے ہیں، آپ نے پانی نکالا ہے، اس لئے میں آپ کا مذہب قبول کرتا ہوں اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوتا ہوں۔

مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے جب یہ واقعہ سنا تو آپ زار و قطار رونے لگے۔ سوچئے! آپ کیوں رونے لگے؟ آپ اتنا روئے کہ آپ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی اور اس کی وجہ یہ بیان کی: الحمدللہ! اللہ پاک نے مجھے اپنے کرم سے یہ مقام دیا کہ ان لوگوں کی کتابوں میں بھی میرا ذکر موجود تھا کہ ایک صحابی آئے گا اور آکر اس جگہ سے پانی کے کنویں کو دریافت کرے گا۔(1)

تعارف شیر خدا

اب آیئے مولا علی کا خوبصورت تعارف جان لیجئے: اللہ پاک نے انہیں مقام کیسا دیا۔ مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا ہیں، یاد رہے مولا علی کی زوجہ محترمہ سیدۂ کائنات بی بی فاطمہ خاتون جنت ہیں مگر مولا علی کی والدہ کا نام بھی فاطمہ ہے اور وہ فاطمہ بنت اسد ہیں۔ آپ کی والدہ نے اپنے والد کے نام پر آپ کا نام **حیدر** رکھا جبکہ والد نے آپ کا نام **علی** رکھا۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے آپ کو **اسد اللہ** کے لقب سے نوازا۔ اسد اللہ کا مطلب ہے اللہ کا شیر۔ اس کے علاوہ **مرتضی** یعنی چنا ہوا اور **کرار** یعنی پلٹ پلٹ کر وار کرنے والا یہ آپ کے مشہور القابات ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے آپ چچا زاد بھائی ہیں یعنی پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے آپ کزن ہیں۔ آپ اسلام کے چوتھے خلیفہ ہیں۔ زوج بتول حضرت علی بن ابی طالب کی کنیت **ابو الحسن** اور **ابو تراب** ہے۔(2)

1…کرامات شیر خدا، ص6۔
2…کرامات شیر خدا، ص11۔

آپ کی کنیت **ابو الحسن** امام حسن رضی اللہ عنہ کے نام کی وجہ سے ہے چونکہ آپ کے بڑے صاحبزادے کا نام حسن ہے۔ اور ابو تراب کا مطلب ہے مٹی والا۔ آپ کو ابو تراب کیوں کہتے ہیں ان شاء اللہ ابھی بتاؤں گا۔ آپ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چچا ابو طالب کے فرزند ہیں۔ عام الفیل یعنی جب اصحاب فیل والا واقعہ ہوا تھا اس کے 30 سال بعد پیدا ہوئے یوں آپ پیارے آقا سے عمر میں 30 سال چھوٹے ہیں۔

آپ 10 سال کی عمر میں ہی دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ یہ کیسے ہوا؟ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تو اعلانِ نبوت 40 سال کی عمر میں کیا، تو جیسے ہی پیارے آقا نے اعلانِ نبوت کیا، اسلام کا پیغام دیا تھا تو سب سے پہلے ایمان لانے والے مولا علی ہیں، ایک روایت یہ ملتی ہے کہ حضرتِ خدیجہ سب سے پہلے ایمان لائیں، ایک روایت یہ ملتی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق ایمان لائے، علمائے کرام نے اس بات کو زبردست طریقے سے بیان فرمایا کہ سب سے پہلے مردوں میں جو ایمان لائے وہ حضرتِ ابو بکر صدیق ہیں۔ سب سے پہلے عورتوں میں جو ایمان لائیں وہ حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں اور سب سے پہلے بچوں میں جو ایمان لائے وہ مولا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم ہیں۔

ابھی 10 سال کی عمر ہے اور اسلام قبول کر لیا ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی گویا گود میں ہیں، آقا کی تربیت میں ہیں، نبی پاک کی باتیں ہیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آغوش ہے، بچپن سے ہی نبی پاک نے مولا علی کی تربیت فرمائی ہے۔ آپ نبی پاک کے ساتھ تمام ہی غزوات میں شریک ہوئے اور آگے بڑھ کر آپ نے شرکت کی، غزوہ بدر، غزوہ احد، غزوہ خندق تمام اسلامی جنگوں میں بے پناہ شجاعت کے ساتھ آپ شرکت

کرتے رہے۔ کفار کے بڑے بڑے نامور، بہادر وہ آپ کی تلوار، ذوالفقار کے قاہرانہ وار کی وجہ سے واصلِ نار ہوئے۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ کے ہاتھ پر مہاجرین اور انصار نے بیعت کی، آپ خلیفہ چہارم بنے۔ امیر المومنین بنے، آپ 4 برس، 8 ماہ، 9 دن مسندِ خلافت پر رہے۔ 17 یا 19 رمضان کو ایک ظالم نے آپ پر قاتلانہ حملہ کیا اور 21 رمضان اتوار کی رات آپ نے جام شہادت نوش کیا۔[1]

یہ میں نے اپنی حیثیت کے مطابق مختصر سا تعارف پیش کیا ہے ورنہ آپ کی ہستی وہ ہے کہ کئی کتابیں لکھ دی جائیں، کئی بیانات کئے جائیں تو بھی حق ادا نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ پاک نے آپ کو مقام ہی ایسا عطا کیا تھا۔ ابھی آپ مزید واقعات سنیں گے تو اندازہ ہو جائے گا کہ کیسی شاندار آپ کی تربیت ہوئی تھی۔

کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم کہنے کی وجہ

ایک بڑی اہم بات بھی سماعت کر لیجئے: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہم جب بھی نام لیتے ہیں تو ہم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لیکن مولا علی کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ بھی کہتے ہیں اور کبھی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم بھی کہتے ہیں اور صرف مولا علی کے نام کے ساتھ ہی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم کہا جاتا ہے، یہ خصوصیت کیوں ہے، ایسا کیوں کہا جاتا ہے؟ اس کی بڑی خوبصورت وجہ ہے۔ پہلے تو مطلب سمجھ لیجیے کہ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا مطلب کیا ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ اللہ پاک آپ کے چہرے کو معزز فرمائے، اِس نورانی چہرے پر عزتوں، برکتوں اور رحمتوں کا نزول فرمائے۔

1... کرامات شیر خدا، ص 11۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جب قریش مبتلائے قحط ہوگئے تھے، قحط کا وقت آیا تھا تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ابو طالب کے پاس آئے اور ان پر بال بچوں کا بوجھ کم کرنے کے لئے حضرت مولا علی کو بچپن ہی میں اپنی بارگاہ میں لے آئے تھے یعنی گویا نبی پاک نے اپنے ساتھ ہی اُنہیں رکھ لیا تھا۔ مولا علی نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آغوش مبارک میں پرورش پائی۔ بچپن ہی سے جو آنکھیں کھولیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا چہرہ دیکھا، آواز سنی تو پیارے آقا کی آواز سنی، اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جیسے ہی اعلان نبوت کیا آپ ایمان لے آئے، اولین نماز پڑھنے والوں میں آپ شامل ہوگئے، گویا کبھی زندگی میں کسی بت کو سجدہ نہیں کیا، کسی اور کو خدا نہیں مانا، ماتھا کسی اور کے آگے نہیں ٹیکا، زندگی میں جب سے آنکھیں کھولیں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آغوش میں آنکھیں کھولیں تو آپ کے چہرے کو اللہ نے شروع ہی سے ان تمام چیزوں سے بچائے رکھا۔ عزت عطا فرمائی، اس لئے آپ کا لقب کَرَّمَ اللہُ وَجْهَهُ الْكَرِيْم ہو گیا۔[1]

مولا علی ابو تراب ہیں

نبی پاک نے مولا علی پر کیسا کرم فرمایا۔ لاڈلی شہزادی، خاتون جنت، بی بی فاطمہ آپ کی زوجیت میں آئیں، نبی پاک نے مولا علی کے ساتھ خاتون جنت کا نکاح فرمادیا۔ اب آیئے بتاتا ہوں کہ مولا علی کو ابو تراب کیوں کہتے ہیں؟ ایک بار نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بی بی فاطمہ کے گھر آئے اور معلوم کیا کہ مولا علی کہاں ہے؟ پتہ چلا کہ وہ گھر سے باہر گئے ہیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اُن کے پیچھے گئے تو آپ ایک مٹی کے ڈھیر پر لیٹے

1... فتاوی رضویہ، 28/436۔

ہوئے تھے۔چادر جسم سے ہٹ گئی تھی تو وہ مٹی آپ کے جسم پر لگ گئی۔ نبی پاک نے فرمایا: قُمْ یَا اَبَا تُرَاب اے مٹی والے! اُٹھ جاؤ۔[1] مولا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب سے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے ابو تراب کہا ہے مجھے اپنے سارے ناموں سے زیادہ اچھا نام یہ لگنے لگ گیا۔[2] سیدی اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

اُس نے لقبِ خاک شہنشاہ سے پایا
جو حیدرِ کرار کے مولا ہے ہمارا

سبحان اللہ! اس طرح ابو تراب آپ کا لقب بنا۔ایک اور خوبصورت کرامت سنتے ہیں اور پھر آپ کی سیرت کے خوبصورت پہلوؤں کی طرف آئیں گے جس سے مجھے اور آپ کو آج کچھ سیکھ کر اُٹھنا ہے۔ ہم سب محبت بھی تو کرتے ہیں، پنجتن پاک سے محبت کرتے ہیں، اہلِ بیتِ اطہار سے محبت کرتے ہیں۔ مولا علی رضی اللہ عنہ کے سارے چاہنے والے ہیں، نبی پاک جن سے اتنی محبت کریں تو ہم کیوں نہ ان سے محبت کریں مگر آج ان کی سیرت سے کچھ سیکھ کر جانا ہے۔پہلے ایک بڑی خوبصورت آپ کی کرامت سنتے ہیں:

سیلاب ٹل گیا

ایک مرتبہ نہر فرات میں زبردست طغیانی آگئی، لوگ اس بات سے ڈر گئے کہ کہیں سیلاب نہ آجائے تو لوگ مولا علی کی بارگاہ میں آئے، عرض کی: حضور کرم کیجئے، سیلاب آنے کا خدشہ ہوگیا ہے۔مولا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے کیا کیا، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جبہ مبارک پہنا، نبی پاک کا عمامہ سجایا، پیارے آقا کی چادر پہنی اور گھوڑے پر سوار

1…بخاری، 1/ 169، حدیث: 441۔
2…بخاری، 2/ 535، حدیث: 3703۔

ہوئے۔ حسنین کریمین کو بھی ساتھ لیا۔ نہرِ فرات کے کنارے پر گئے اور آپ نے دو رکعت نماز ادا کی پھر پُل پر تشریف لائے، اپنے عصا سے، اپنی مبارک لاٹھی سے نہرِ فرات کی طرف اشارہ کیا تو ایک گز پانی کم ہو گیا پھر اشارہ کیا ایک گز اور کم ہو گیا، تیسری بار اشارہ کیا ایک گز پانی اور نیچے چلا گیا، اس طرح سیلاب کا خطرہ ختم ہو گیا۔ لوگوں نے عرض کی: یا امیرَ المؤمنین! اب بس کیجئے، اب پانی کافی نیچے چلا گیا ہے۔ (1)

ہند کا راجہ میرا خواجہ

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے اپنے نیک بندوں کو کیسا مقام اور کیسا مرتبہ عطا فرمایا۔ ابھی رجب المرجب میں ہی خواجۂ خواجگان خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ہم نے عرس منایا ہے۔ 6 رجب المرجب ان کی یاد دلاتی ہے۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے نہرِ فرات کا پانی کم کیا تھا، آپ نے وہ واقعہ تو سنا ہو گا جب پرتھوی راج چوہان کے چیلوں نے، خواجہ صاحب کے چاہنے والوں کو انا ساگر تالاب کے پانی سے منع کر دیا تھا۔ مسلمانوں کو پانی استعمال کرنے کی اجازت نہیں دے رہے تھے تاکہ مسلمان یہاں سے چلے جائیں کیونکہ مسلمان بتوں کے خلاف بات کرتے ہیں۔ اللہ وحدہ لاشریک کی بات کرتے ہیں، تو خواجہ صاحب کے مرید جب پانی لینے گئے تو کہا: پانی تو نہیں ملے گا۔ (2)

مرید خواجہ صاحب کے پاس گئے اور عرض کی: حضور! یہ لوگ تو منع کر رہے ہیں کہ

1...شواہد النبوۃ، ص214۔

2... میں نے انا ساگر جھیل دیکھی ہے اور نہرِ فرات کو بھی دیکھا ہے۔ نہرِ فرات بغداد میں موجود ہے، آپ آج بھی جائیں تو خوبصورت نہروں میں سے ایک ہے، وہ نہرِ فرات ہمیں مولا علی رضی اللہ عنہ اور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی کرامتوں کی یاد دلاتی ہے اور جب میں انا ساگر جھیل پر گیا تو کہنے کو تو وہ جھیل ہے مگر دیکھیں تو گویا بہت بڑا دریا یا سمندر کی طرح نظر آتا ہے۔ سگِ عطار عبد الحبیب عطاری

پانی نہیں ملے گا، خواجہ صاحب نے کہا: ان سے کہو کہ ایک بار ہمیں ایک برتن بھرنے دیں۔ مرید واپس گئے، انہوں نے کہا ہمیں ایک بار برتن میں پانی بھرنے دو، انہوں نے بڑے متکبرانہ اور غرور والے انداز میں کہا: چلو ٹھیک ہے! ایک بار پانی لے لو مگر آئندہ نہیں دیں گے۔ اس مرید نے جب اپنا پیالہ اس اناساگر تالاب میں ڈال کر جب بھرا تو جتنا پانی اس نہر میں تھا وہ پورے کا پورا اُس ایک پیالے میں آگیا۔ اناساگر پورا سوکھ گیا، وہ مرید تو پیالہ لے کر آگیا۔

یہ منظر دیکھ کر سارے غیر مسلم پریشان ہوگئے کہ یہ ہوا کیا؟ انہوں نے پرتھوی راج چوہان کو اطلاع دی کہ ایک درویش آیا ہے، اس کے مرید نے ایک ہی پیالے میں سارا اناساگر ہی لے گیا، پورا تالاب سوکھ گیا، کہا: جلدی جاؤ معافی مانگو ورنہ اجمیر کے لوگ پانی کیسے پئیں گے؟ پھر خواجہ کے پاس آئے، معافی مانگی حضور! اب غلطی نہیں کریں گے۔ بزرگ بزرگ ہی ہوتے ہیں، معاف کرنے والے ہوتے ہیں، کہا: جاؤ! واپس جا کر پیالہ اس نہر میں ڈال دو،[1] آج خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو دنیا سے گئے ساڑھے آٹھ سو سال ہو گئے ہیں، اناساگر اس کے بعد کبھی نہیں سوکھا ہے۔ وہ آج بھی ویسے کا ویسے ہی لوگوں کو پانی مہیا کر رہا ہے۔

چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے خدمتگاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا

ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ بات بھی آئے کہ جناب یہ کیسے ممکن ہے؟ اس

1...خوفناک جادوگر، ص7۔

طرح کی انہونی چیزیں یہ قرآن وحدیث میں کہاں موجود ہیں؟ یہ آپ نے مولا علی، خواجہ غریب نواز کے واقعات تو سنا دیئے، کیا اس کی کوئی اصل قرآن سے ہے؟ اس کی کوئی اصل حدیث سے ہے؟ میں اس کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا لیکن جو قرآن پڑھنا جانتے ہوں اور قرآن میں ریسرچ کرسکتے ہوں تو دو واقعات کی طرف اشارہ کر دیتا ہوں باقی تفصیل قرآن پاک آپ کو خود بتادے گا۔

بی بی مریم کی کرامت

بی بی مریم رضی اللہ عنہا کا ذکر قرآن مجید میں ہے بلکہ آپ کے نام کی تو مکمل سورت قرآن شریف میں ہے۔ آپ کے محراب کا ذکر قرآن پاک میں ہے، جہاں پر آپ عبادت کیا کرتی تھیں اور حضرت زکریا علیہ السلام جب وہاں جاتے ہیں تو دیکھتے کہ حضرت مریم کو بے موسم کے پھل مل رہے ہیں یعنی گرمی کے پھل سردی میں اور سردی کے پھل گرمی میں پاتے۔[1] آپ نے پوچھا: مریم!

قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ (پ:3، ال عمران:37)	ترجمہ کنزُ العِرفان: (زکریا نے) سوال کیا، اے مریم! یہ تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟

بی بی مریم نے عرض کی:

قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ (پ:3، ال عمران:37)	ترجمہ کنزُ العِرفان: انہوں نے جواب دیا: یہ اللہ کی طرف سے ہے، بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بے شمار رزق عطا فرماتا ہے۔

1... جلالین مع الصاوی، 1/231۔

حضرت مریم کے اس محراب میں حضرت زکریا علیہ السلام نے جب دعا کی تو اللہ پاک نے انہیں اولاد عطا کی۔[1] تو پتہ چلا کہ قرآن میں بھی بی بی مریم کی کرامت کا ذکر ہے۔

قرآن میں امتی کی کرامت

اسی طرح ایک اور خوبصورت واقعہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ہے کہ جب تخت بلقیس کو منگوانا تھا تو اس وقت حضرت سلیمان کی قوم کے ایک عالم نے گویا ایک ولی نے کہا تھا کہ پلک جھپکنے سے پہلے میں ملک سبا سے وہ تخت آپ کے پاس لے آؤں گا۔ قرآن میں ہے:

اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ (پ:19، نمل:40)	ترجمہ کنزُ العِرفان: میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا (چنانچہ) پھر جب سلیمان نے اس تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو فرمایا: یہ میرے رب کے فضل سے ہے۔

اور یہ کئی ہزار کلو میٹر کا راستہ تھا اور پھر پلک جھپکنے سے پہلے ہی وہ تختِ بلقیس حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آگیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اب یہاں ایک غور کرنے والی بات ہے اور وہ بات یہ ہے کہ یہ دونوں حیرت انگیز واقعات اللہ پاک کے کسی نبی کے نہیں ہیں بلکہ ولیوں کے ہیں، ایک واقعہ بی بی مریم کا ہے، جو اللہ کی ولیہ ہیں اور دوسرا جس نے تخت بلقیس پلک جھپکنے میں حاضر کر دیا، وہ بھی اللہ کے نبی نہیں ہیں وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے امتی ہیں تو معلوم یہ ہوا کہ

1... صراط الجنان، 1/469۔

اولیائے کرام کی کرامتیں حق ہیں اور یہ حق بات ہمیں قرآن سے معلوم ہورہی ہے۔

مولا علی اور تلاوت قرآن

مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی سیرت کا ایک اور شاندار پہلو جو ہمارے لئے آج کا پہلا پیغام ہے، مولا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ جب سواری کرتے وقت گھوڑے کی رکاب میں پیر رکھتے تھے تو تلاوتِ قرآن شروع کرتے اور دوسری رکاب میں پاؤں رکھنے سے پہلے پورا قرآنِ مجید ختم کر لیتے تھے۔[1] مولا علی کی یہ بھی کرامت ہے کہ اتنے کم وقت میں کوئی قرآن پورا کیسے پڑھ سکتا ہے؟ لیکن اس سے پتہ کیا چلا کہ آپ کو تلاوتِ قرآن کا کتنا شوق تھا۔ آپ کتنا تلاوتِ قرآن کرتے تھے۔

مولا علی کا فہم قرآن

مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم خود فرماتے ہیں: اگر میں چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر سے 70 اونٹ بھر دوں[2] یعنی اگر میں سورہ فاتحہ کی تفسیر لکھنا چاہوں تو اتنے رجسٹر تیار ہو جائیں کہ 70 اونٹوں کو اٹھانا پڑ جائے۔

شان علی بزبان نبی

مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے سینے میں اتنا علم قرآن موجود تھا اور کیوں نہ ہو؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں: اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔[3] ایک اور جگہ نبی پاک فرماتے ہیں: اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا میں

1...شواہد النبوۃ، ص212۔
2...قوت القلوب، 1/92۔
3...مستدرک، 4/96، حدیث:4693۔

حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔[1] اللہ پاک نے آپ کو کیسا علم عطا فرمایا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اب مجھے ایک بات بتائیے: ہم قرآن کتنا پڑھتے ہیں؟ ہم قرآن کتنا سمجھتے ہیں؟ ہم پنجتن کے غلام ہیں، ہمارے دل میں مولا علی کی بڑی محبتیں ہیں، امام حسین کی نیاز بنانے والے، محرم میں خوب ان کی یاد کرتے ہیں، یہ سب کرنا بہت اچھی بات ہے، اس سے انکار نہیں ہے مگر اے پنجتن کو ماننے والو! اے اہلِ بیتِ اطہار کی محبت کا دم بھرنے والو! میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں، مولا علی تو گویا روز قرآن پورا ختم کریں ہم کتنی بار قرآن ختم کرتے ہیں؟ قرآن پڑھتے بھی ہیں تو کتنا سمجھتے ہیں؟ نہیں سمجھتے تو پھر سمجھنے کی کتنی کوشش کی؟

خدارا! قرآن سے دور رہ کر زندگی نہ گزاریں۔ آج کل اگر ہم اپنے موبائل کو چیک کریں، واٹس ایپ کو دیکھیں تو 5 منٹ پہلے کا Last Seen دکھا رہا ہوگا، فیس بک شاید 1 گھنٹہ پہلے، انسٹاگرام دو گھنٹے پہلے آن لائن ہوئے تھے، سوشل میڈیا پر اتنا زیادہ آن لائن اور قرآن پچھلے رمضان آن لائن ہوا تھا اب کب ہوگا؟ اگلے رمضان آن لائن ہوگا۔ سوشل میڈیا پر ہر روز آن لائن ہوتے ہیں مگر قرآن سال میں ایک بار کھولتے ہیں اور وہ بھی چند لوگ ہی پڑھتے ہیں، اب تو چند لوگ جو پڑھتے ہیں وہ بھی ختم ہوتا جارہا ہے۔

رمضان میں عبادت کہاں گئی؟

رمضانوں میں میچز ہو رہے ہوتے ہیں، جناب آؤٹنگ ہو رہی ہوتی ہے، ہوٹلوں پر افطاری اور سحری ہو رہی ہوتی ہے، پہلے تو کم از کم رمضان میں بھی قرآن کھلتا تھا اب اتنے

1...ترمذی، 5/402، حدیث: 3744۔

فیسٹیول، اب اتنے پروگرامز، اتنی آفرز آگئی ہیں کہ پہلے 10 دن یہ کام کریں گے، اگلے 10 دن یہ کریں گے، آخری 10 دن شاپنگ کریں گے، عبادت کہاں گئی؟ رمضان فوڈ فیسٹیول کے لئے تھوڑی آتا ہے۔ رمضان تو مغفرت کروانے آتا ہے، رمضان تو وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا ہے۔ پہلے تو ہم اس بات پر افسوس کرتے تھے کہ رمضان میں قرآن پڑھتے ہیں لیکن! اب یہ افسوس کرنے والے الفاظ بھی نہیں بچے کہ رمضان میں بھی نہیں کھولتے ہیں اور یاد رکھنا اتنے ساری اپلی کیشنز پر آن لائن رہنے والو! جب بندہ قبر میں جائے گا تو اس کی ساری اپلی کیشن آف لائن ہو جائیں گی مگر قرآن وہاں بھی آن لائن ہو گا۔ جس نے قرآن کے ساتھ دوستی کی ہو گی قرآن قبر میں جا کر شفاعت کرے گا۔ اللہ کی بارگاہ میں عرض کرے گا: مولا! اس نے مجھے تھاما تھا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔[1] قرآن اور رمضان کی شفاعت رب قبول فرمائے گا لیکن ایسا لگتا ہے کہ قرآن سے ہمارا تعلق ہی ختم ہوتا جارہا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! سچ بتایئے کہ کیا یہ نہیں ہونا چاہئے کہ میں اس وقت تک نہ سوؤں جب تک میری آنکھیں کچھ قرآن نہ دیکھ لے، میرے کان کچھ قرآن سن نہ لیں، میری زبان کچھ تلاوت نہ کر لے، لیکن ایسا نہیں ہو رہا۔ مولا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْهَهُ الْكَرِيْم کی اس خوبصورت سیرت سے سیکھ لیجئے ان شاء اللہ! یقیناً! ہم نے اہلِ بیتِ اطہار کے پیچھے پیچھے جنت میں جانا ہے۔ ہم تو ان کے غلام ہیں۔ ہم جھوم جھوم کر پڑھتے تو ہیں

مجھے عشق ہے تو علی سے ہے | مجھے عشق ہے تو حسین سے

1…مسند امام احمد، 2/586، حدیث: 6637۔

قرآن مجید کو تھام لیجئے

لیکن یہ کیسا عشق ہے؟ وہ تو قرآن کے دلدادہ، وہ قرآن سمجھنے والے، قرآن کے ایک ایک لفظ کو سمجھنے والے مگر آج ہمارا کیا حال ہے؟ اول تو قرآن پڑھنا نہیں اگر پڑھنا ہے تو پھر سمجھنا نہیں۔ قرآن شریف پڑھئے بھی اور اسے سمجھئے بھی۔ قرآن کی تفسیر پڑھئے، دعوت اسلامی نے تو بڑا آسان کر دیا ہے، بڑی آسان اردو میں آپ کو تفسیر قرآن دے دی ہے۔ تفسیر کی ایپلی کیشن بھی بنادی ہے، آپ کہیں میں بڑی اور موٹی کتاب اٹھا کر نہیں پڑھ سکتا تو، موبائل میں کتاب لے لیجئے، آپ فری میں ڈاؤن لوڈ کریں، روزانہ تھوڑا سا قرآن پڑھ لیں، چاہے ایک ہی آیت پڑھ لیں اور ساتھ اس کی تفسیر بھی پڑھ لیں افسوس تو اس بات کا ہے اس کا بھی ٹائم نہیں ہے، دعوت اسلامی نے اب تو قرآن کے الگ الگ موضوع بنا دیئے کہ کس آیت میں قرآن کیا کہتا ہے۔

شانِ علی اور کلامِ الٰہی

مولا علی کی سیرت کا ایک اور پہلو، قرآن میں آپ کی شان بیان ہوئی ہے، ذرا سماعت کیجئے کہ آپ کے بارے میں قرآن کیا کہتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًىۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (پ:3، بقرہ:262)	ترجمہ کنزُ العِرفان: وہ لوگ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر اپنے خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ تکلیف دیتے ہیں ان کا انعام ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

یعنی اللہ پاک کی راہ میں جب صدقہ کریں احسان نہ جتائیں، کسی پر کوئی بوجھ نہ بنیں، تکلیف نہ پہنچائیں پھر اللہ اس کا اجر عطا فرماتا ہے اور مولا علی رضی اللہ عنہ نے کیسا صدقہ کیا، سبحان اللہ! آج لوگ کہتے ہیں: اگر ہم کچھ صدقہ و خیرات کریں تو لوگوں کو پتہ چلنا چاہیے، کوئی سوشل میڈیا کے لئے پوسٹ بنی چاہیے، کوئی ویڈیو بنی چاہیے، مولا علی رضی اللہ عنہ کا صدقہ ایسا ہے کہ صبح قیامت تک قرآن کی تلاوت ہوتی رہے گی اور مولا علی کے صدقے کا ذکر ہوتا رہے گا۔ قرآن کہتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۲۷۴)

(پ:3،بقرہ:274)

ترجمہ کنزُالعِرفان: وہ لوگ جو رات میں اور دن میں، پوشیدہ اور اعلانیہ اپنے مال خیرات کرتے ہیں ان کے لئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔ ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

قرآن نے یہ کیوں کہا؟ کیونکہ مولا علی کے پاس 4 درہم تھے، درہم چاندی کے سکے کو کہتے ہیں، وہ درہم آپ کو اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے تھے۔ آپ نے کیا کیا، آپ نے ان چاروں کو خیرات کیا، صرف 4 درہم تھے تو چاروں کو خیرات کر دیئے مگر خیرات کیسے کیا؟ ایک رات میں دیا، ایک دن میں دیا، ایک چھپ کر دیا اور ایک ظاہر کر کے دیا۔ آپ نے چاہا کہ کسی ذریعے سے اللہ پاک کی بارگاہ میں قبول ہو جائے، اس لئے چاروں انداز سے صدقہ دیا اور اللہ پاک کو یہ انداز ایسا پسند آیا کہ اس نے آپ کے اس صدقے کو قرآن میں بیان فرمادیا کہ وہ لوگ جو اس طرح صدقہ کرتے ہیں صبح، شام، چھپا کر ظاہر کر کے ان

کا اجر اللہ پاک کے پاس ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم کے اس واقعے سے آپ کی سیرت کے مزید دو اور پہلو سامنے آئے پہلا تلاوت قرآن ہو گیا اب دو اور پہلو بھی ہیں ایک تو سخاوت کرنا ہے۔ جی ہاں! آپ کے پاس 4 درہم تھے، چاروں صدقہ کر دیئے، اِدھر کروڑوں ہوتے ہیں مگر زکوٰۃ پوری نہیں دیتے۔ بوجھ محسوس کرتے ہیں، پریشان ہو جاتے ہیں، کوئی نہ کوئی بہانہ ڈھونڈتے ہیں کہ کوئی ایسا حل مل جائے، کوئی ایسی ٹرِک (Trick) مل جائے کہ اتنی بڑی پراپرٹی ہے، اتنا بڑا بینک بیلنس ہے، میری تو کروڑوں کی زکوٰۃ بن جائے گی، کوئی ایسا فتویٰ لے آؤ، میں ایسی جگہ انویسٹ کر دوں کہ میری زکوٰۃ تھوڑی ہو جائے، استغفر اللہ! جس رب نے آپ کو کروڑوں دیئے ہیں تو آپ کو اُس کا ڈھائی فیصد دینے میں موت آتی ہے!!!

قارون کی تباہی کی ایک وجہ

آپ کو پتہ ہے قارون کیوں تباہ ہوا تھا؟ اس کی وجہ کیا تھی؟ قارون اپنے زمانے کا کھربوں پتی تھا، اس کے خزانے کی چابیاں اٹھانا ایک طاقتور جماعت پر بھاری تھا اور یہ لوگ خزانوں کی وزنی چابیاں اٹھا کر تھک جایا کرتے تھے، خزانے کی چابیاں اٹھانے کے لئے جانوروں کی قطاریں لگتی تھی۔ قارون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حکم دیا کہ تمہیں زکوٰۃ دینی ہے، اس نے کہا میں ہزاروں حصہ دوں گا، آج تو 100 پر ڈھائی فیصد ہے اُس نے ہزاروں حصہ دینے کا کہا مگر جب اس نے حساب لگایا تو بہت زیادہ زکوۃ بنی کیونکہ وہ کھربوں پتی تھا شاید اربوں روپے میں زکوۃ بنی ہو گی، اب اسے زکوۃ دینا بھاری پڑ گیا کہ میں زکوٰۃ کیسے

دوں؟ اس نے زکوٰۃ نہ دینے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جنگ کی، معاذاللہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام پر برے الزام لگائے، لوگوں سے شکایت کی کہ یہ ہمارا مال چھیننا چاہتے ہیں۔ اللہ نے قارون کو بھی غرق کر دیا، اس کے سارے خزانے کو بھی غرق کر دیا، تباہ و برباد ہو گیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیشہ یاد رکھنا! زکوۃ بوجھ نہیں ہے بلکہ یہ تو ہم پر فرض ہے۔ الحمدللہ! دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن سے مل کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے، یقین کریں ایسے بزنس مین ہیں جن سے مل کر ہمیں سیکھنے کو ملتا ہے کہ ایمان ہو تو ایسا ہو۔ ان کا دل کتنا خوبصورت ہے۔ ایک بزنس مین کہتے ہیں: "زکوۃ دے کر میں نے کونسا کمال کیا ہے؟ زکوٰۃ تو مجھ پر فرض تھی، وہ تو مجھے ہر حال میں دینی تھی، زکوۃ کو تو ہم شمار ہی نہیں کرتے، وہ تو دینا ہی دینا ہے، یہ بتائیں اُس کے بعد صدقہ کتنا دیا، اُس کے بعد اللہ پاک کی راہ میں کتنا نفلی صدقہ دیا۔ ہم نے ڈیوٹی پوری کر کے، فرض ادا کر کے کونسا کمال کر لیا۔"

ایسے جملے اور سوچ دیکھ کر ایمان تازہ ہو گیا کہ ایسا بھی دل ہوتا ہے، ماشاءاللہ! اِس دنیا میں ایسے بھی لوگ ہیں مگر ایسے بھی ہیں کہ جو کہتے ہیں اوہ ہو! 10 لاکھ روپے زکوٰۃ دینی پڑے گی، او بھائی! 10 لاکھ پر آپ کو موت آ رہی ہے، اللہ پاک نے 4 کروڑ دیئے ہیں تو 10 لاکھ زکوٰۃ بنی ہے، اُس پر شکر ادا نہیں کر رہے اور اپنی ڈھائی فیصد زکوٰۃ پر مسئلہ ہو رہا ہے۔ مولا علی کے چاہنے والو! اُن کے پاس 4 درہم تھے، اُنہوں نے وہ چاروں کے چاروں اللہ کی راہ میں خرچ کر دیئے۔

سخاوتِ علی

آیئے! مولا علی کی سیرت کا ایک اور واقعہ سناتا ہوں: بی بی فاطمہ، خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کے گھر میں کھانے کو کچھ نہیں تھا، مولا علی رضی اللہ عنہ سے کہتی ہیں: اے علی! جاؤ میرا یہ لباس بیچ کر آؤ اور اِس کے بدلے کچھ کھانا لے کر آؤ، یہ گھر کونسا ہے؟ یہ گھرانہ میرے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ہے، خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا نبی پاک کی شہزادی ہیں، مولا علی نبی پاک کی آنکھوں کے تارے ہیں، حسنینِ کریمین وہ ہیں جنہیں آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کاندھوں پر بٹھایا ہے،[1] انہیں جنتی نوجوانوں کا سردار کہا[2] اِس گھرانے میں بھوک اور قحط کا عالم یہ تھا کہ کھانے کو کچھ نہیں تھا، بی بی فاطمہ اپنا لباس دیتی ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ بازار گئے اور آپ نے وہ لباس، خاتون جنت کا کرتا 6 درہم میں بیچ دیا، اب اناج لینے کے لئے جانے لگے، گھر میں بچے بھوکے ہیں، تمام صورتحال کو سمجھنے کی کوشش کیجئے، اتنے میں اب ایک بندہ آیا، کہتا ہے: اے ابو الحسن! اللہ کے نام پر کچھ چاہیے۔ میں بھی بھوکا ہوں، مولا علی نے ایک درہم نہیں دیا، 2 درہم نہیں دیئے، آپ نے 6 کے 6 اُس فقیر کو دے دیئے، یہ کیسا دل تھا؟ یہ کیسی سخاوت تھی؟ یہ اللہ پر کیسا بھروسہ تھا؟

پیارے اسلامی بھائیو! سنئے آگے کیا ہوا: جب اور آگے جاتے ہیں تو اونٹ بیچنے والا ایک اعرابی کہتا ہے: اے ابو الحسن! اُونٹنی خریدو گے؟ آپ نے کہا: میرے پاس تو پیسے نہیں ہیں، کہا: اُدھار خریدو گے؟ کہا: ہاں اُدھار خریدلوں گا۔ کتنے کی دینی ہے؟ کہا: 100

1...بخاری، 2/547، حدیث: 3749۔
2...ترمذی، 5/426، حدیث: 3793۔

درہم کی دینی ہے، آپ نے 100 درہم کی اُونٹنی خریدلی، تھوڑا اورآگے گئے تو ایک اور اعرابی آیا، کہا:اے ابوالحسن!اُونٹنی بیچو گے؟ آپ نے کہا:ہاں بیچوں گا،وہ کہتا ہے:کتنے کی لی ہے؟ ذراجملہ سنیے گا،اس نے کیا پوچھا تھا؟کتنے کی خریدی ہے؟ تمہاری خرید کتنے کی ہے؟ابھی تھوڑی دیر پہلے 100 کی لی، آپ نے کہا:100 کی لی ہے۔

کاروبار میں جھوٹ کیوں؟

عام طور پر کاروبار کرنے والے کیا کرتے ہیں،ہمیشہ اپنی خرید غلط بتاتے ہیں،مجھے تو اتنے کاہی پڑتا ہے،اس پر کل خرچہ ملاکر یہ اتنے کی پڑگئی،اس کی Costاتنی ہے،مجھے تو آج تک سمجھ نہیں آیا کہ کوئی چیز خریدنے جاؤ، دکاندار کہتا ہے مجھے یہ چیز 500 کی پڑی ہے، تھوڑی دیر بحث کروتو وہ چیز 400 کی دے دیتا ہے،وہ جو کچھ دیر پہلے 500 کی چیز پڑرہی تھی وہ 400 میں کیوں دیدی؟کہاں گئی آپ کی قیمت؟ کیوں جھوٹ بول کر،کیوں غلط بیانی کر کے روزی حرام کرتے ہیں؟ اگر آپ کو نہیں بتانا،کوئی بات نہیں،آپ نہ بتائیں،آپ یہ بھی تو بول سکتے ہیں کہ مجھے کتنے کی پڑی ہے یہ نہ پوچھیں،میں آپ کو اتنے کی دوں گا۔سچ بولنے کا طریقہ بھی تو ہے،یہ بھی تو بول سکتے ہیں کہ بھئی!مجھے اور میری Cost کو چھوڑیں،آپ کو یہ 200روپے کی بیچنی ہے آپ کو لینی ہے تو لے لیں،آپ گاہک کو منع بھی تو کرسکتے ہیں لیکن جھوٹ بول دیتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! مولا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھیں،گھر میں کھانے کو کچھ نہیں ہے،سارا پیسہ غریب کو دے دیا ہے اور وہ اعرابی پوچھتا ہے:اونٹنی کتنے کی لی؟ آپ نے کہا:100 درہم کی، کہا:اے علی!ایک 160 درہم کی بیچو گے؟ فرمایا:ہاں!بیچوں گا،160

کی بیچ دی، واپس تھوڑا آگے گئے تو وہی بندہ آگیا جس نے 100 درہم ادھار میں اونٹنی بیچی تھی، کہا: اے علی! اونٹنی کہاں گئی؟ فرمایا: بیچ دی، کہا: میرے پیسے دے دو، آپ نے 100 درہم اس کو دیئے، خوشی خوشی سامان لے کر گھر گئے، بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اے علی! کیا ہوا؟ یہ میر الباس اتنا مہنگا کیسے بک گیا؟ آپ نے فرمایا: میں نے اللہ سے کاروبار کیا تھا، میں نے اس کی راہ میں 6 درہم صدقہ کئے اور اللہ پاک نے مجھے 60 درہم عطا فرما دیئے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ گھرانہ اس طرح سخاوت کرتا تھا۔ آج ہمارے اندر کیا سخاوت کا وصف ہے؟ کیا ہمیں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے یا ہم بوجھ محسوس کرتے ہیں؟ ایک بات یاد رکھئے گا! ہمیں اپنے اندر خود ہی یہ وصف پیدا کرنا پڑے گا، میں مشورہ دیتا ہوں کہ اگر کسی کو محسوس ہوتا ہو کہ میں جب بھی کسی غریب کو، کسی نیکی کے کام میں جب پیسے دینے لگتا ہوں تو مجھے بوجھ لگتا ہے اور آپ کو یہ معلوم بھی ہو گیا ہے کہ میرے ساتھ یہ مسئلہ ہے تو اب آپ اس کا علاج کیجئے کیونکہ اللہ پاک سخی کو پسند کرتا ہے اور کنجوس اللہ پاک کو پسند نہیں ہے، اگر خدا نخواستہ دل میں کنجوسی آگئی ہے تو اس کا علاج ہو جائے گا، میں آپ کو اس کا طریقہ بتاتا ہوں، پہلے ایک حدیثِ پاک سماعت کر لیجئے چنانچہ

اللہ پاک کو سخی پیارا ہے

سخی تین چیزوں کے قریب ہوتا ہے اور ایک چیز سے دور ہوتا ہے، جانِ عالم صلی اللہ

1...حکایات قلیوبی، ص 33۔

علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللهِ قَرِيبٌ مِنَ الجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے، سخی لوگوں کے قریب ہوتا ہے، سخی جنت کے قریب ہوتا ہے اور دور کس سے ہوتا ہے؟ سخی جہنم سے دور ہوتا ہے، اب سوچ لیجئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مزید فرماتے ہیں: بخیل، کنجوس یہ تین چیزوں سے دور ہوتا ہے اور ایک کے قریب ہوتا ہے۔

فرمایا: وَالبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللهِ بَعِيدٌ مِنَ الجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ[1] بخیل اللہ سے دور، جنت سے دور، لوگوں سے بھی دور، وہ جہنم کے قریب ہوتا ہے آپ نے بھی دیکھا ہو گا کہ لوگ اسی کے اردگرد ملیں گے جو سخی ہو گا، جو کھلاتا پلاتا، بانٹتا ہے، لوگ اسے پسند کریں گے، کنجوس کو دنیا میں بھی کوئی پسند نہیں کرتا اور اللہ بھی پسند نہیں کرتا۔

ایک بزرگ سے سوال کیا گیا کہ سخاوت زیادہ زبردست چیز ہے یا بہادری؟ تو انہوں نے فرمایا: جو سخی ہوتا ہے اس کو لڑنے کی ضرورت نہیں پڑتی ہے اس کو بہادری دکھانے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ سخاوت کی وجہ سے ویسے ہی لوگ اُس کے قائل ہو جاتے ہیں[2] تو سخاوت ایک ایسا وصف ہے اور یہ وصف نبی پاک میں تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں یہ وصف کیسا تھا، سیدی اعلیٰ حضرت سے پوچھیں:

واہ! کیا جُود و کرم ہے شَہِ بطحا تیرا
"نہیں" سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

1...ترمذی، 3/387، حدیث: 1968۔
2...ضیائے صدقات، ص 127۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں درِ بے بہا دیئے ہیں

خاتونِ جنت کی سخاوت

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی سخی ہے اور میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا گھرانہ بھی سخی ہے۔ ایک بار حسنین کریمین بیمار ہوگئے تو خاتون جنت رضی اللہ عنہا اور مولا علی رضی اللہ عنہ نے شہزادوں کی صحت یابی کے لئے تین روزوں کی منت مانی، اللہ پاک نے صحت دیدی، منت کے روزے رکھے، مولا علی رضی اللہ عنہ 3 صاع جو لائے، خاتون جنت نے ایک ایک صاع کرکے تینوں دن پکایا لیکن جب اِفطار کا وقْت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک دن مِسکین، ایک دن یتیم اور ایک دن قیدی دروازے پر حاضِر ہوگئے اور روٹیوں کا سُوال کیا تو تینوں دن سب روٹیاں ان سائلوں کو دے دیں اور صِرف پانی سے اِفطار کرکے اگلا روزہ رکھ لیا۔[1]

بھوکے رہ کے خود اَوروں کو کھلا دیتے تھے
کیسے صابِر تھے محمّد کے گھرانے والے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ گھرانہ میرے حضور کا ہے مگر آج ہم اپنے اندر سوچیں، ہمارے آس پاس ہمارے غریب رشتہ دار ہیں، ہمارے غریب مزدور ہیں، ہمارے پڑوسی ہیں مگر کیا ہم انہیں دیتے ہوئے خوشی محسوس کرتے ہیں؟ تلاش کرکے دیتے ہیں؟ ہم نے مولا علی کی سیرت سنی، 4 درہم تھے چار کے چار اللہ کی راہ میں دے دیئے اور پھر اللہ پاک نے قرآن میں کیسا ذکر کیا۔

1... خزائن العرفان، ص1073۔

صدقہ کیجئے

اب میں تیسرا سبق بیان کرنے جارہا ہوں، مولا علی رضی اللہ عنہ کی سیرت سے **پہلا سبق** قرآن سیکھنا ہے اور پڑھنا ہے۔ **دوسرا سبق** سخاوت ہے اور مولا علی کی سیرت سے **تیسرا سبق** جو ملا کہ آپ نے کس طرح، اعلانیہ، چھپ کر، اندھیرے میں، دن کے اُجالے میں یعنی چار طریقوں سے صدقہ دیا کہ کسی طرح اللہ پاک کی بارگاہ میں قبول ہو جائے مگر ہمارا طریقہ کیا ہے ؟ہم خود غور کریں کہ اللہ پاک کی رضا ہے یا لوگوں کو دکھانا ہے خدارا! یہ شیطان کا خطرناک وار ہے، یادرکھئے! جب تک آپ اپنے دشمن شیطان کو نہیں پہچانیں گے وہ برباد کرتا رہے گا۔

اول تو آج کے دور میں نیکی کرنا مشکل ہے، نماز پڑھنا مشکل، روزہ رکھنا مشکل، صدقہ دینا مشکل، گناہ سے بچنا مشکل، تہجد پڑھنا مشکل اور جس بندے نے بڑی مشکل سے یہ کام کر لیا اب شیطان کہتا ہے: بندے نے میری بات تو مانی نہیں۔ نماز پڑھ ہی لی ہے، روزہ رکھ ہی لیا ہے، صدقہ دے ہی دیا ہے، اچھا کام کر ہی لیا ہے اب اس کا یہ کام کس طرح تباہ ہو سکتا ہے۔ اب وہ دکھلاوا کرواتا ہے، اب وہ اس کے اندر یہ بات ڈالتا ہے کہ لوگوں کو بھی تو بتانا کہ تو کتنا نیک ہے۔ پہلے مشہور تھا نیکی کر دریا میں ڈال، اب ہے نیکی کر سوشل میڈیا پر ڈال، اب تو نے جو کام کرنا ہے وہ سوشل میڈیا پر ڈالنا ہے، کچھ لوگوں کا تو بس نہیں چلتا ورنہ وہ اپنی لائیو نماز بھی لوگوں کو دکھائیں، یہ پہلا سجدہ ہو گیا، یہ دوسرا سجدہ ہو گیا، دیکھو میں نے کتنی دیر قیام کیا، اتنا حال برا ہے کہ ہم نے چھوٹی سی چھوٹی بات لوگوں کو بتانی ہے۔

ریاکاری کی سزا

پیارے اسلامی بھائیو! شیطان کے اس وار کو سمجھئے، میں کوئی نئی بات نہیں کر رہا ہوں بلکہ اس پر تو احادیث موجود ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تقریباً1400 سال پہلے ہمیں یہ بات سمجھائی ہے کہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: قیامت کے دن ایک شہید کو لایا جائے گا، ذرا اس حدیث کو سمجھنے کی کوشش کیجئے گا، شہید سے بڑھ کر قربانی دینے والا کون ہے؟ اس نے تو جان دے دی مگر جب اللہ پاک اس کو اس کے اعمال گنوائے گا، اس کو نعمتیں گنوائے گا کہ میں نے تجھے یہ یہ نعمتیں دیں وہ مانے گا، وہ تسلیم کرے گا، وہ سب نعمتوں کو قبول کرے گا کہ ہاں یا اللہ! مجھے یہ نعمتیں ملیں پھر ارشاد ہو گا: بتا تُو نے کیا کیا؟ اب وہ شہید کہے گا مولا تُو نے مجھے نعمتیں دیں، میں تو تیری راہ میں لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔ ارشاد ہو گا: تُو جھوٹا ہے، تُو نے اس لئے جہاد کیا، اس لئے لوگوں کے ساتھ تُو نے مقابلہ کیا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں، تجھے دنیا میں بہادر کہہ لیا گیا پھر اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا حتّٰی کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ شہید جہنم میں گیا۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: پھر ایک سخی لایا جائے گا، میں نے شروع میں کہہ دیا تھا کہ اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنا پہلے تو مشکل ہے، کر لیا تو چھپتا نہیں ہے۔ اللہ کی بارگاہ میں سخی کو لایا جائے گا، اللہ اپنی نعمتیں گنوائے گا، وہ مانے گا ہاں یا اللہ! یہ نعمتیں مجھے ملی ہیں، رب فرمائے گا: بتا تُو نے کیا کیا؟ کہے گا: وہ عرض کرے گا: میں نے ہر اس راستے میں مال خرچ کیا جس میں مال خرچ کرنا تجھے پسند ہے، ارشاد ہو گا: تُو جھوٹا ہے، تُو

نے اس لئے یہ کام کیا کہ لوگ تجھے سخی کہیں، تجھے دنیا میں سخی کہہ لیا گیا پھر اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا حتّٰی کہ اسے بھی جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ سخی بھی جہنم میں۔

پھر ایک ایسے شخص کو بلایا جائے گا جس نے علم حاصل کیا، لوگوں کو تعلیم دی اور قرآن پڑھا۔ اللہ اُسے بھی نعمتیں گنوائے گا وہ مانے گا، رب فرمائے گا: بتا تُو نے کیا کیا؟ کہے گا: میں نے علم حاصل کیا اور اس علم کو سکھایا اور تیرے لئے قرآن پڑھا، فرمایا: تُو جھوٹا ہے، تُو نے اس لئے یہ کام کیا کہ تجھے عالِم کہا جائے، تم نے قرآن اس لئے پڑھا تاکہ تجھے قاری کہا جائے، تجھے کہہ لیا گیا، پھر اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! اب ذرا سوچئے! یہاں سخی بیٹھے ہیں، حاجی بھی بیٹھیں ہوں گے، نمازی بیٹھے ہیں، قرآن کا علم جاننے والے بیٹھے ہیں، مبلغ بیٹھے ہیں، ہم سب کو ڈرنا ہے اور ہم صرف اللہ پاک کے لئے کام کریں، اگر لوگوں کے لئے یہ کام کئے تو کہیں ایسا نہ ہو سارا سفر بیکار ہو جائے تو بہر حال مولا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی سیرت گویا آج بھی ہمیں سکھا رہی ہے کہ صدقہ ضرور کرنا، نیکی ضرور کرنا مگر اللہ کے لئے کرنا۔

مولا علی کی تین فضیلت

پیارے اسلامی بھائیو! مولا علی رضی اللہ عنہ کے بہت سارے فضائل ہیں اب میں اپنے بیان کو اختتام کی طرف لاتا ہوں، صحابہ کرام کا آپس میں تعلق، محبت اور پیار کیسا

1... مسلم، ص1055، حدیث:1905۔

تھا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مولا علی شیر خدا کَرَّمَ اللہُ وَجۡهَهُ الۡكَرِيۡم کو تین ایسی فضیلتیں حاصل ہیں اگر ان میں سے ایک بھی مجھے مل جاتی تو میرے نزدیک وہ سرخ اونٹوں سے بھی محبوب تر ہوتی۔ سرخ اونٹ اس زمانے کی سب سے مہنگی سواری ہے جیسے آج کی BMW، لینڈ کروزر یا جو سب سے مہنگی گاڑی ہو وہ سمجھ لیجئے، تو اُس زمانے میں سرخ اونٹ ہوتے تھے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے اگر مجھے ایک فضیلت بھی مل جاتی جو حضرت علی کو تین فضیلتیں حاصل تھیں۔ ذرا سنئے مولا علی کو کون سی 3 فضیلتیں حاصل ہیں:

(1) اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اپنی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح مولا علی سے کیا۔

(2) مولا علی رضی اللہ عنہ کی رہائش میرے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ساتھ مسجد نبوی شریف میں تھی۔ ان کے لئے جو کچھ مسجد میں حلال تھا وہ انہی کا حصہ تھا۔

(3) اور نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے غزوہ خیبر میں پرچمِ اسلام مولا علی کے ہاتھ میں عطا کیا۔[1] یہ وہ تین فضیلتیں ہیں جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مجھے ایک بھی حاصل ہو جاتی تو میرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے مگر یہاں ایک بات کی وضاحت کرتا چلوں صحابہ کرام کے جو مراتب ہیں وہ ہمارے ذہن میں ہونے چاہیئے۔ ایک جملہ کہا جاتا ہے: **دمادم مست قلندر علی دا پہلا نمبر** یہ درست نہیں ہے۔ یاد رہے ساری کائنات میں نبیوں کے بعد سب سے افضل اگر کوئی ہستی ہیں تو وہ حضرت ابو بکر

1...مستدرک، 4/94، حدیث:4689۔

www.dawateislami.net

صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، ساری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق افضل البشر بعد الانبیاء ہیں ۔ گویا پہلا نمبر اگر کسی صحابی کا ہے تو وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دوسرے خلیفہ ہیں ان کا مرتبہ دوسرے نمبر پر آتا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ان کا مرتبہ تیسرے نمبر پر آتا ہے پھر اس کے بعد شیر خدا مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم ہیں اس کے بعد باقی عشرہ مبشرہ ہیں۔ یہ مراتب ہمیں ہمیشہ یاد رہنے چاہئیں۔

ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ تمام صحابہ یہ جنتی ہیں، قطعی جنتی ہیں۔ صحابہ کا مرتبہ اولیائے کرام سے اوپر کا ہے، کوئی زمانے میں ولی ہو، کتب ہو ابدال ہو، غوث ہو، تو کسی صحابی کے مرتبے کو نہیں پاسکتا۔ اَصْحَابِی کَالنُّجُومِ فَبِاَیِّہِمُ اقْتَدَیْتُمُ اِھْتَدَیْتُمْ[1] میرے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں: صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جن کی بھی پیروی کروگے تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

میرے حیدر فاتح خیبر

حضرت علی کی بات ہو اور خیبر[2] کی بات نہ ہو تو بات پوری نہیں ہوتی ہے، وہ قلعہ پہاڑ کے اوپر تھا اور کفار نے اوپر سے مسلمانوں پر نظر رکھی ہوئی تھی۔ کفار سے مقابلہ کرنا بڑا مشکل ہو رہا تھا، مسلمانوں نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا، کئی دن تک یہ مقابلہ چلتا رہا کہ کسی طرح یہ قلعہ فتح ہو جائے۔ سبحان اللہ! جس دن خیبر فتح ہونا تھا اس سے ایک رات پہلے اللہ

1... مشکاۃ المصابیح، 2/414، حدیث:6018۔
2... میں نے خیبر کا قلعہ دیکھا ہے، یہ مدینہ منورہ سے تقریباً 200 کلومیٹر کے فاصلے پر خیبر کا مقام ہے، آج بھی جائیں تو ایمان تازہ ہوتا ہے، وہ قلعہ پہاڑ کے اوپر ہے۔ سگ عطار عبد الحبیب عطاری

کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: میں کل یہ جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔

صحابہ کہتے ہیں: سارے صحابہ پوری رات بے چینی میں تھے صبح کس کو جھنڈا ملے گا؟ جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت بھی کرتے ہیں، فتح بھی ملے گی۔ سارے صحابہ تیار کہ آج کس کا نام پکارا جائے گا۔ مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهُ الْكَرِيم اس وقت نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے سامنے نہیں تھے ،مولا علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آشوب آ چکا تھا، آنکھوں کی بیماری وہ ہو گئی تھی تو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: علی کہاں ہے ؟ عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم! ان کی آنکھیں دُکھ رہی ہیں وہ کہیں اور ہیں۔ فرمایا: انہیں بلاؤ، حضرت علی کو بلایا گیا، نبی پاک نے کون سا آنکھوں کا ڈراپ لگایا تھا؟ کون سی دوا ڈالی تھی؟ مولا علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں نبی پاک نے اپنا لعاب دہن لگایا، اپنا مبارک تھوک نکالا مولا علی کی آنکھوں میں لگایا، اللہ اکبر! اور ان کی آنکھیں ایسی ہو گئیں جیسے کبھی درد ہوا ہی نہیں تھا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے انہیں پرچم عطا کیا، خیبر کی فتح کا پرچم دیا۔

اللہ اکبر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے حضرت علی عرض کرتے ہیں: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم! کیا میں ان لوگوں سے اس وقت تک لڑوں جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! نرمی اختیار کرو۔ ان کے میدان میں اتر جاؤ، انہیں اسلام کی دعوت دو، اللہ کے جو حقوق ان پر لازم ہیں وہ انہیں بتاؤ۔ خدا کی قسم! اگر اللہ تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ

تمہارے لئے اس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس سرخ اونٹ ہوں۔ (1)

طاقت حیدری

اب مولا علی پرچم لے کر آگے بڑھتے ہیں۔ بڑا مشکل معرکہ تھا۔ اگر آپ اس جگہ کو دیکھیں تو آپ کو اندازہ ہو گا کہ پہاڑی پر دشمن ہو اور اگر ہماری فوج نیچے ہو تو کیسے اوپر جا کر لڑائی کرنی ہے مگر شیر خدا کے ہاتھ میں پرچم تھا، نبی پاک کی دعا تھی کہ آج خیبر فتح ہونا ہے۔ اللہ اکبر! مولا علی آگے جاتے ہیں: اب لڑائی شروع ہو گئی، پہلے زمانے میں ایک ہاتھ میں تلوار ہوتی تھی اور دوسرے ہاتھ میں ڈھال ہوتی تھی، مولا علی کے ہاتھ سے ڈھال گر گئی ہے۔ اب بغیر ڈھال کے لڑنا مشکل تھا، حضرتِ علی رضی اللہ عنہ نے کیا کیا؟ اس قلعے کا ایک بہت بڑا دروازہ اٹھایا اور اسے ڈھال بنالیا، وہ دروازہ اتنا وزنی تھا کہ 40 لوگ بھی مل کر اٹھاتے تو نہ اٹھا پاتے، مولیٰ علی نے ایک ہاتھ سے اس پورے دروازے کو اکھاڑ لیا اور اب اس کو ڈھال بنالیا، جب دشمنوں نے یہ طاقتِ حیدری دیکھی ان کے قدم اکھڑنے لگ گئے اور اللہ پاک نے مولا علی کَرَّمَ اللہُ وَجۡھَہُ الۡکَرِیۡم کو ایسی فتح عطا فرمائی کہ خیبر کا قلعہ مولا علی کے ہاتھ میں فتح ہوا۔ (2)

اللہ اکبر! مولا علی شیر خدا کَرَّمَ اللہُ وَجۡھَہُ الۡکَرِیۡم کا ایک نُمایاں ترین وَصف شجاعت و بہادُری ہے اور جب مولا علی کفّارِ بد اَطوار کو گاجر مُولی کی طرح کاٹ رہے تھے تو غیب سے یہ آواز آئی: لَا سَیۡفَ اِلَّا ذُوالۡفِقَارِ وَلَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ علی جیسا کوئی بہادُر نہیں اور ذوالفقار

1...بخاری، 2/312، حدیث: 3009۔
2...دلائل النبوۃ، 4/212۔

جیسی کوئی تلوار نہیں۔[1]

ہیں علی مُشکِل کُشا سایہ کُناں سر پر مرے
لَافَتٰی اِلَّا عَلِی لَاسَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار

پیارے اسلامی بھائیو! آپ کی کیا شاندار سیرت ہے ایک طرف تو بہادری ہے، شجاعت ہے، لیڈرشپ ہے مگر دوسری طرف خوفِ خدا بھی ہے۔ نبی پاک سے والہانہ عشق بھی ہے، عاجزی بھی ہے، سخاوت بھی ہے، غربت بھی ہے، آج کسی کو کچھ جناب موقع مل جائے، اس سے کوئی کارنامہ ہو جائے، لوگ اسے کچھ سمجھنے لگیں اس کے تو پیر زمین پہ نہیں رہتے۔ اس کا تو لائف اسٹائل، طور طریقہ، رہنے سہنے کا انداز ہی تبدیل ہو جاتا ہے، گویا غریبوں کو منہ نہیں لگاتا مگر یہ کیسے لوگ تھے جن کا تذکرہ قرآن میں، جن کا تذکرہ حدیثوں میں ہے، جن کے متعلق نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم فرمائیں: اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ[2] تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

ایسی شخصیت کا عاجزی اور انکساری اور غربت کا عالم کیسا ہے اور یہ اللہ پاک کی رضا پر راضی بھی ہیں۔ قرآن کی تلاوت کرنے والے ہیں، راتوں کو رونے والے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک مولا علی کی سیرت کا صدقہ ہمیں بھی عطا فرمائے۔ قرآن پاک کی تلاوت نصیب فرمائے۔ اپنی راہ میں خوب دل کھول کر خرچ کرنا نصیب فرمائے اور ہمیں اس میں ریاکاری سے بھی محفوظ فرمائے، اخلاص بھی عطا فرمائے۔

1… جزء الحسن بن عرفۃ العبدی، ص62، حدیث:38۔
2… ترمذی، 5/399، حدیث:3736۔

سردی گرمی دور ہو گئی

مولا علی رضی اللہ عنہ کی ایک اور عجیب بات یہ تھی آپ سردیوں میں بڑے ٹھنڈے ٹھنڈے کپڑے پہنتے تھے، گرمیوں میں بڑے موٹے کپڑے یعنی گرمیوں والے کپڑے سردیوں میں اور سردیوں والے گرمیوں میں پہنتے تھے، آپ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت آپ یہ کیوں کرتے ہیں ؟آپ نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے جب میری آنکھوں میں لعاب دہن لگایا تھا اس وقت مجھے ایک اور دعا بھی دی تھی:اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنْہُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ[1] اے اللہ !علی سے گرمی اور سردی دور فرمادے۔وہ دن ہے آج کا دن ہے نہ مجھے گرمی لگتی ہے نہ مجھے سردی لگتی ہے۔سبحان اللہ !میرے آقا کی دعاؤں کی کیا بات ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! میں امید کرتا ہوں آج رات ہم بڑے خوش نصیب ہیں۔ آج رات ہی ہمیں اللہ اور اس کے رسول کے ذکر اور اللہ کے اس برگزیدہ بندے کا ذکر کرنے کی توفیق ملی۔اللہ پاک مزارِ مولا علی پر کروڑوں رحمتوں کی بارش نازل فرمائے اور ان کے صدقے ہماری مغفرت فرمائے۔آپ کی شہادت کیسے ہوئی؟ یہ بھی بڑا ہی دلخراش واقعہ ہے۔

شہادت علی

مولا علی رضی اللہ عنہ 17 یا 19 رمضان کو فجر کے وقت یعنی نماز صبح سے پہلے آپ بیدار ہوئے مؤذِّن نے آکر آواز دی اور کہا:اَلصَّلٰوۃ اَلصَّلٰوۃ! آپ نماز پڑھنے کیلئے گھر سے نکلے ،راستے میں لوگوں کو آواز لگاتے رہے ، نماز کیلئے چلو، نماز کیلئے چلو اور جب مسجد کی

1...ابن ماجہ،1/83،حدیث:117۔

طرف جارہے تھے اندھیرے کا عالم تھا۔ابن ملجم خارجی نے آپ پر تلوار کا ایک ظالمانہ وار کیا جس کی شدت سے پیشانی کنپٹی تک کٹ گئی اور تلوار دماغ پر جاکر ٹھہری اور دو دن بعد آپ نے جام شہادت نوش کیا۔[1] اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

پیارے اسلامی بھائیو! ان شاءاللہ! آج جب ہم دعا بھی کریں گے اور مولا علی کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب بھی کریں گے ،الحمدللہ !دعوت اسلامی کے دینی ماحول میں یہ باتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں تو میں گزارش کروں گا کہ آپ دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہیں،پاکستان کے مختلف شہروں کے مدنی مراکز کے علاوہ دیگر مساجد میں ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے،اپنے علاقے میں موجود دعوت اسلامی کے ذمہ داران سے معلوم کیجئے اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے۔

اسی طرح دعوت اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ میں ہر ہفتے بعد نماز عشاء ایک بڑا ہی خوبصورت مدنی مذاکرہ کا سلسلہ ہوتا ہے۔ آج آپ نے ایک مرید کی بات سنی ہے، سچی بات یہ ہے کہ جنہوں نے ہمیں بولنا سکھایا ہے،ہمارے پیرومرشد، شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری ہر ہفتہ بعد نماز عشاء تقریباً2 گھنٹے مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں۔ یہ مدنی چینل پر براہ راست بھی نشر ہوتا ہے۔ آپ ضرور اپنی فیملی کے ساتھ بیٹھ کر دیکھیں،ان شاءاللہ! آپ کو بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1...تاریخ الخلفاء، ص139۔

Go To Index

09 مئی 2021 جامع مسجد فیضان غوث اعظم، ڈیفنس، فیز6، کراچی، پاکستان

مانگنے والی رات

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿... دربارِ رسالت میں حاضری لگوایئے
- ✿... نیکیاں بھول جایئے گناہ یاد رکھئے
- ✿... رحمتِ الٰہی ہماری امید ہے
- ✿... نعمتوں کو نیکیوں میں لگایئے
- ✿... دولت پر مت اترایئے
- ✿... FGRF اور خدمتِ انسانیت

نوٹ: Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے۔

Click کیجئے

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِىَّ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

دُرودِ پاک کی فضیلت

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں۔ آج میں نے آپ کو جو حدیث اور درود پاک کی فضیلت سنانی ہے ان شاء اللہ! اس سے بہت ساری کنفیوژن بھی دور ہوں گی اور درود پاک سے محبت میں مزید اضافہ بھی ہو جائے گا۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَكًا اَعْطَاهُ اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰى عَلَيْكَ[1] بے شک اللہ پاک نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے۔ جسے اللہ کریم نے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ صرف انسانوں کی نہیں بلکہ تمام مخلوقات کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ ذرا سمجھئے گا اس فرشتے کی ڈیوٹی کیا ہے؟ فرمایا: پس تم میں سے کوئی بھی قیامت تک میری ذات پر درود پاک بھیجتا ہے وہ میری بارگاہ میں اس کا نام اور اس کے والد کا نام پیش کرتا ہے اور یوں کہتا ہے: هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰى عَلَيْكَ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! وہ فلاں شخص جس کے والد کا نام یہ ہے، فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔

1...مجمع الزوائد، 10/251، حدیث:17291۔

پیارے اسلامی بھائیو! میں نے آپ کو حدیث سنائی ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان سنایا ہے۔ اب دو باتیں ہیں، ذرا توجہ سے سماعت کیجئے گا، بعض گھروں کے باہر چوکیدار ہوتا ہے۔ کچھ گھروں کے باہر زیادہ چوکیدار ہوتے ہیں، گارڈز ہوتے ہیں، کوئی بندہ جاتا ہے مسیج دیتا ہے، وہ مسیج اندر پہنچاتا ہے، ٹھیک ہے۔ دنیا کا دستور ہے کہ جو چوکیدار ہوتا ہے، جو میسنجر ہوتا ہے، جو پیغام پہنچانے والا ہوتا ہے اس سے زیادہ پاور فُل شخص اندر بیٹھا ہوتا ہے جس کا وہ چوکیدار ہے، جس کا وہ پیامبر ہوتا ہے، وہ طاقت میں، اختیارات میں، ہر چیز میں زیادہ ہوتا ہے اور پیغام پہنچانے والا شخص اس کا سیکنڈ ہوتا ہے۔

فرشتے کی طاقت

اب میں آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں: وہ فرشتہ جو دربارِ رسالت میں پیغام پہنچانے کے لئے ہے، جس کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے اس کی سماعت کا عالَم کیا ہے کہ ہم دنیا میں کہیں بھی بیٹھ کر نبی پاک پر درود بھیجیں، وہ فرشتہ اُسے سن لیتا ہے۔ نبی پاک پر کتنے درود پڑھے جارہے ہیں، کراچی میں، حیدرآباد میں، لاہور میں اسلام آباد میں پاکستان سے باہر نکلیں تو انڈیا، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، ترکیہ، امریکا میں، یورپ میں، کہیں دن ہے، کہیں رات ہے، کہیں صبح ہے، کہیں شام ہے یعنی دنیا بھر میں ہر لمحہ ہزاروں، لاکھوں درود پڑھے جارہے ہیں، وہ فرشتہ سب کو سن رہا ہے۔ اس فرشتے کے صرف سننے کی طاقت نہیں ہے بلکہ پہچاننے کی بھی طاقت ہے، آج کل تو کالر آئی ڈی آگئی ہے، ہمیں کوئی کال کرتا ہے تو پتہ چل جاتا ہے کون کال کررہا ہے؟ مگر اس فرشتہ کا علم کتنا ہے کہ وہ یہ بھی پہچان لیتا ہے کہ درود پڑھنے والا کون ہے؟ اور اس کے والد کا نام کیا ہے؟ اب وہ فرشتہ جو دربارِ

رسالت میں ڈیوٹی پر ہے اس کی سماعت کا عالَم یہ ہے اس کے علم کا عالَم یہ ہے تو جس نبی کے در کا وہ دربان ہے اس آقا کی سماعت کا عالَم کیا ہو گا۔ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سماعت کا عالَم کیا ہو گا۔ میرے آقا کے علم کا عالَم کیا ہو گا۔ تو پھر کیوں نہ ہم جھوم کے صلوٰۃ وسلام میں پڑھیں:

دُور و نزدیک کے سننے والے وہ کان | کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
ہم جہاں سے پکاریں وہاں وہ سنیں | مصطفیٰ کی سماعت پہ لاکھوں سلام

اس میں تو کوئی غلط بات نہیں ہے، جب آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے در پر موجود فرشتے کی سماعت کا عالم یہ ہے تو جو فرشتوں کے بھی آقا ہیں، جو نبیوں کے بھی آقا ہیں، جو رب کے حبیب ہیں ان کی سماعت کا عالَم کیا ہو گا۔ جبھی تو شاعر لکھتے ہیں:

فریاد اُمَّتی جو کرے حالِ زار میں

ایک بار انہیں پکاریئے تو سہی، انہیں تکلیف میں یاد تو کیجئے۔

فریاد اُمَّتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشَر کو خبر نہ ہو

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ضرور سنتے ہیں، اپنے امتیوں کو ضرور نوازتے ہیں۔ امید ہے اس گفتگو سے ایک وسوسہ دور ہو گیا ہو گا، اب دوسری بات جو حدیث سے سیکھنے کو ملی، وہ بڑی عشق والی بات ہے۔

دربارِ رسالت میں حاضری لگوائیے

دنیا میں جس شخص سے آپ کو بڑی محبت ہو، دل میں بڑی عزت ہو، Respect

ہو،اور کوئی آپ کو آکر بتائے کہ آپ کا ذکر وہاں ہو رہا تھا، آپ کو کیسا لگتا ہے ؟میں ایک مثال دیتا ہوں، آپ جس کے بھی مرید ہیں اگر آپ کو کوئی آکر کہے کہ آپ کے پیر صاحب کے پاس آپ کا ذکر ہو رہا تھا، ابھی نام لیا ہے تو چہرے کھل گئے، اچھا واقعی !میری بات ہو رہی تھی، ذرا دوبارہ بتاؤ کیا بات ہو رہی تھی، اچھا!! حضرت نے کیا کہا؟ بندہ وہ بات تین چار بار سنتا ہے کہ میرا ذکر وہاں ہوا۔ جس سے آپ کو زیادہ محبت ہو اور وہاں آپ کی بات ہو جائے تو آپ بڑے خوش ہو جاتے ہیں۔

مجھے سچ بتائیے: ایک امتی کے لئے، ایک غلام کے لئے اس سے بڑی سعادت کیا ہے کہ وہ اِدھر درود پڑھے اور اُدھر فرشتہ اس کا نام آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ! آپ کا ایک امتی کراچی میں رہتا ہے اس نے آپ پر درود بھیجا ہے، صرف میرا نہیں ، میرے والد کا نام بھی پہنچ رہا ہے۔ ایک بار پڑھوں تو ایک بار نام پہنچ رہا ہے، 100 بار پڑھوں تو 100 بار نام پہنچ رہا ہے۔ ہمارے گھر پر بھی کوئی فقیر روز آئے اور بار بار آئے تو ہم کیا کہتے ہیں: یہ روز آتا ہے اس کو دے دو، ایسا ہی ہے ناں تو پھر جس کا ذکر بار بار آقا کی بارگاہ میں ہو گا اے کثرت سے درود پڑھنے والو! آپ کو مبارک ہو، کبھی تو آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرشتوں سے فرمائیں گے: یہ روز یاد کرتا ہے، یہ ہمیں روز درود بھیجتا ہے اپنے اس امتی کا کام کر دیتے ہیں اور شاعر بڑی کمال کی بات فرماتے ہیں کہ یقین مانیں، ہمیں بس !ایک نظر ہی چاہیے

یاد رکھو اگر اُٹھ گئی اک نظر

بس !حضور کی ایک نظر اُٹھ گئی، مدینے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک بار اپنے غلام

کی طرف توجہ فرمالی پھر غم، غم نہیں رہنے دیں گے۔

یاد رکھو اگر اُٹھ گئی اک نظر

جتنے خالی ہیں سب جام بھر جائیں گے

تو درود شریف گویا حاضری کا طریقہ ہے، آپ اگر چاہتے ہیں کہ روز آپ کا نام دربارِ رسالت میں لیا جائے، روز آقا کی بارگاہ میں میری حاضری ہو جائے اور فرشتے میرا نام پہنچائیں تو یہ درود پاک شاندار گیٹ پاس ہے تو پھر کیوں نہ روزانہ کثرت سے درود پاک پڑھتے جائیں، جتنا ہو سکے اپنی زبان کو درود و سلام سے تر رکھیں۔ آیئے! مل کر محبت کے ساتھ باآوازِ بلند درود پاک پڑھیں۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

ہم ربِ کریم کا جتنا شکر ادا کریں وہ کم ہے۔ سورہ قدر میں لیلۃ القدر کا بیان ہے۔ اللہ کریم قرآن مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ﳲ (۱) وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ﳳ (۲) لَیْلَةُ الْقَدْرِ ﳔ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﳳ (۳) (پ:30، قدر:1-3)	ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

اس سورت میں تین بار لیلۃ القدر لفظ آیا، ٹھیک ہے۔ لیلۃ القدر کے اندر 9 حروف ہیں، علماء فرماتے ہیں: لیلۃ القدر کو 3 سے ضرب دیں تو جواب 27 آتا ہے گویا قرآن بھی یہ اشارہ فرمارہا ہے کہ 27 ویں رات لیلۃ القدر کی رات ہوتی ہے۔[1] یاد رہے 27

1... تفسیر صاوی، 6/2400۔

ویں رات کے بارے میں بڑے بڑے فقہاء، علماء، ائمہ کے اقوال ہیں کہ 27 ویں شب، شب قدر ہوتی ہے۔[1]

سلامتی والی رات

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جب شب قدر آتی ہے تو اللہ پاک کے حکم سے جبریل امین ایک سبز جھنڈا لئے فرشتوں کی بہت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر نزول فرماتے ہیں اور اس سبز جھنڈے کو کعبہ شریف پر لہرا دیتے ہیں۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتا لوگوں کو جھنڈے سے کیوں مسئلہ ہوتا ہے، یہ تو فرشتوں کا طریقہ ہے، ایک روایت کے مطابق ان فرشتوں کی تعداد روئے زمین کی کنکریوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اتنی بڑی تعداد میں فرشتے شب قدر میں زمین پر تشریف لاتے ہیں ۔ یہ سب سلام ورحمت لے کر نازل ہوتے ہیں ۔[2]

حدیث پاک میں ہے: جبریل امین کے 100 بازو ہیں جن میں سے 2 وہ صرف اسی رات کو کھولتے ہیں ،2 بازو مشرق ومغرب میں پھیل جاتے ہیں پھر جبریل امین فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات نماز یا ذکر اللہ میں مصروف ہے اس سے سلام ومصافحہ کرو اور ان کی دعاؤں پر آمین بھی کہو چنانچہ فرشتے آپ کے حکم پر عمل کرتے ہیں اور صبح تک یہی سلسلہ رہتا ہے۔ یعنی فرشتے آج دعاؤں پر آمین کے لئے موجود ہیں۔[3]

1... تفسیر مدارک، ص1364۔
2... تفسیر صاوی، 6/2401۔
3... شعب الایمان، 3/336، حدیث:3695۔

فرشتوں کا قرب

شب قدر کی رات آپ نے کبھی دیکھا ہو گا کہ انسان کی اچانک کیفیت بنتی ہے، کپکپی طاری ہوتی ہے، آنکھوں سے آنسو نکلنا شروع ہو جاتے ہیں ۔ علماء فرماتے ہیں: یہ فرشتوں کا قرب ہے جو تمہیں نصیب ہو رہا ہے وہ فرشتے ہیں جو تم سے مصافحہ کر رہے ہیں تو اللہ کریم آج کی رات ہمیں رقت قلبی کے ساتھ، دل کے سوز کے ساتھ عبادتیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خاص طور پر آج ہم جو دعائیں مانگیں رب کریم اپنے کرم سے ان تمام دعاؤں کو مستجاب فرمائے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج نزول قرآن کی رات ہے اس نیت سے سورہ مدثر کی چند آیتیں اور ان آیتوں سے ملنے والے سبق کو لینے کی کوشش کریں گے۔اللہ کریم قرآن مجید کی سورہ مدثر میں ارشاد فرماتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِیْنَةٌۙ(۳۸) اِلَّاۤ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِؕۛ(۳۹) فِیْ جَنّٰتٍ ﱡ یَتَسَآءَلُوْنَۙ(۴۰) عَنِ الْمُجْرِمِیْنَۙ(۴۱) مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ(۴۲) قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَۙ(۴۳) وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَۙ(۴۴) وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآىٕضِیْنَۙ(۴۵) وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِۙ(۴۶) حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْیَقِیْنُؕ(۴۷) (پ:29، مدثر:38-47)	ترجمہ کنزُ العِرفان: ہر جان اپنے کمائے ہوئے اعمال میں گروی رکھی ہے۔مگر دائیں طرف والے۔باغوں میں ہوں گے۔وہ پوچھ رہے ہوں گے ۔مجرموں سے۔کون سی چیز تمہیں دوزخ میں لے گئی؟وہ کہیں گے:ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے ۔اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ باتیں سوچتے تھے۔ اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے

رہے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت آئی

یہ چند آیتیں ہیں، ان آیتوں میں کیا پیغام ہے ؟ یہ بڑی ہی نیک باتیں ہیں، سارے بھائی شاید آج پہلی بار سنیں گے۔ میں ایک ایک آیت کے متعلق مدنی پھول دینے کی کوشش کروں گا تاکہ ہمیں قرآن کا پیغام سمجھ آتا رہے، ہم نے پہلی آیت سنی

اپنی جان کی فکر کیجئے

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ (پ:29، مدثر:38)

ترجمہ کنزُ العِرفان: ہر جان اپنے کمائے ہوئے اعمال میں گروی رکھی ہے۔

علماء فرماتے ہیں: جب کسی کو قرض لینا ہوتا ہے تو قرض دینے والا گارنٹی مانگتا ہے کہ بھئی کوئی چیز رکھواؤ، اسے رہن کہتے ہیں، گروی بھی کہتے ہیں، یہ گارنٹی کے طور پر رکھا جاتا ہے، اپنا قرض واپس دوگے تو یہ تمہاری چیز ہم واپس کر دیں گے۔ قرآن کہہ رہا ہے: اللہ کریم نے ہمیں زندگی بخشی ہے۔ ہاتھ، پیر، پاؤں، آنکھ، کان، سب چیزیں ہمیں دی ہیں اور ہم پر احکام بھی لازم فرمائے ہیں، کچھ چیزیں ہم پر فرض کی ہیں۔ کچھ واجب کی ہیں۔ اب ان فرائض وواجبات کے بدلے ہماری زندگی، ہماری جان اللہ کریم کے یہاں گروی رکھی ہوئی ہے۔ یعنی اسے یوں سمجھئے کہ اگر ہم یہ فرائض اور واجبات ادا کریں گے تو جان کو جہنم سے چھڑا کر ہم جنت میں لے جائیں گے اور جو اس کو نہیں چھڑا سکے گا، جو اپنے اعمال ٹھیک نہیں کرے گا، اپنے رب کو راضی نہیں کرے گا تو جان تو گروی رکھی جاچکی ہے، وہ جہنم میں جائے گا، اب اس کو اللہ کو راضی کرکے اپنی جان چھڑوانا ہے، آپ سمجھ رہے ہیں یعنی قرضہ دے کر اپنی پراپرٹی واپس لینی ہے۔ اپنی جان جہنم سے چھڑوانی ہے۔

قرآن کہہ رہا ہے کہ ہر جان گروی رکھی ہوئی ہے مگر آج کس کو فکر ہے؟ اگر فکر ہے تو بس اپنے قرضوں کی، اپنے اکاؤنٹس کی، جی ہاں! ہم اپنے اکاؤنٹس کی فکر تو کرتے ہیں کہ اتنے دینے ہیں، اتنے لینے ہیں کبھی یہ سوچا کہ یہ جان بھی واپس لینی ہے یہ اگر اللہ کو راضی کر کے وہاں سے نہ نکلوا سکا تو پھر جہنم ٹھکانہ ہو سکتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم اعمال کیسے کر رہے ہیں؟ مثال کے طور پر اگر آج میں یہ اعلان کروں کہ کوئی ایک بھائی ایسا ہے جو پچھلے رمضان سے لے کر اس رمضان تک پورے دن اور رات کے اپنے اعمال کھڑے ہو کر سنا دے؟ آپ کہیں گے: یہ کیسے ممکن ہے؟ ہمیں تو کچھ بھی یاد نہیں ہے۔ اچھا ٹھیک ہے، پورے سال کو چھوڑیں آج صبح سے لے کر رات تک ایک ایک منٹ میں کیا کیا بتایئے؟ شاید ہمیں یہ بھی نہیں پتہ ہو گا ہم بھول گئے ہیں مگر اللہ کے یہاں اس کا سارا ریکارڈ ہے۔ یہ سب چیزیں وہاں محفوظ ہیں۔

نامہ اعمال میں سب کچھ ہو گا

پہلے نامہ اعمال سمجھنا تھوڑا مشکل تھا، سائنس نے ہماری بہت چیزیں آسان کر دیں ہیں۔ ایک ایک عمل کیسے لکھا جائے گا؟ ایک ایک نیکی کیسے لکھی جائے گی؟ کتنا بڑا احساب بن جائے گا؟ کتنا بڑا رجسٹر ہو گا؟ بھئی! جب سے یہ موبائل کمپنی والوں نے بل بھیجنا شروع کئے، کبھی کبھی آپ کو بھی آیا ہو گا کہ ایک کال کتنے منٹ کی، کدھر سے کال آئی، انہوں نے اس میں پورے مہینے کا ہمیں رزلٹ نکال کر دے دیا۔ جب دنیا کا کمپیوٹر ہمارے ایک ایک منٹ کا حساب رکھ سکتا ہے تو جو خالق کائنات ہے، اس نے کراما کاتبین

ہمیں عطا فرمائے ہیں۔ وہ ہمارے ہر ہر لمحے کو ریکارڈ کر رہے ہیں۔ اور ایک بات یاد رکھئے گا میں اور آپ بھول جائیں گے، اللہ کریم کی بارگاہ میں بھول نہیں ہے۔

بڑی خوبصورت حدیث ہے ہم ہر جمعہ کے خطبے میں سنتے ہیں، میں پڑھوں گا تو شاید بہت سوں کو یاد بھی آجائے گا ہاں یار! یہ والے جملے سنتے تو ہیں، ترجمے کا نہیں پتہ کیونکہ ہم تو سر جھکائے جمعہ کا خطبہ سن رہے ہوتے ہیں، کبھی ایک بار بھی کوشش نہیں کی کہ امام صاحب سے پوچھ لیں۔ بس ہم تو ٹائم دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ خطبہ کب ختم ہو گا؟ کب دو فرض ختم ہوں اور کب نکلیں حالانکہ جمعے کے خطبے میں یہ شاندار پیغامات ہوتے ہیں، حدیث میں پیغام ہے، وہ حدیث کیا ہے؟

اَلْبِرُّ لَا یَبْلٰی وَالْاِثْمُ لَا یُنْسٰی وَالدَّیَّانُ لَا یَمُوْتُ فَکُنْ کَمَا شِئْتَ کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ[1] یقیناً یہ الفاظ سنے ہوں گے اور بہت سوں کو اب یاد بھی آگیا ہو گا، یہ ایک ایک لفظ اتنا کمال کا ہے، اتنا وزن رکھتا ہے، انسان کو جھنجھوڑ کر رکھتا ہے، اس حدیث کا مطلب کیا ہے؟ اَلْبِرُّ لَا یَبْلٰی سن لو! نیکی کبھی پرانی نہیں ہوتی۔ وَالْاِثْمُ لَا یُنْسٰی گناہ بھلایا نہیں جاتا۔

نیکیاں بھول جائیے گناہ یاد رکھئے

میں اور آپ گناہ کر کر کے بھول گئے بلکہ ہم تو اتنے عجیب لوگ ہیں ہمیں نیکیاں یاد ہیں۔ ہمارے بزرگانِ دین فرماتے ہیں: نیکیاں کر کے بھول جاؤ گناہ کر کے یاد رکھو تاکہ گناہ یاد ہوں گے تو توبہ کریں گے، ہم میں سے کسی کو تو گناہ یاد ہی نہیں ہیں ہمیں تو لگتا ہے کہ جیسے ہم سے بڑا نیک ہی کوئی نہیں ہے۔ پورے روزے رکھے ہیں، تراویح پڑھی، ختمِ

1... مصنف عبد الرزاق، 10/189، حدیث: 20430۔

قرآن بھی کیا،اب تو ہمیں سیدھا جنت کا ٹکٹ ہی مل گیا حالانکہ جو گناہوں کے رجسٹر بھرے ہوئے ہیں،جو حرام بولنا، حرام دیکھنا، حرام کھانا پتہ نہیں کیا کیا اللہ کی ناراضی والے کام کئے ہیں وہ کہاں گئے؟وہ یاد بھی نہیں رہتے کہ شرمندگی آئے۔ تھوڑی سی نیکی کرتے ہیں اور مطمئن ہو جاتے ہیں کہ ماشاءاللہ اتنی نیکیاں کر لیں۔

نیکیاں یاد ہیں گناہ کیوں نہیں

ہمارا تو لوگوں سے ملنا ہوتا رہتا ہے،لوگوں کا بہت عجیب حال ہے،10، 5منٹ کی ملاقات ہو تو صاحب بولتے ہیں: الحمدللہ! میں رمضان کے علاوہ رجب اور شعبان کے بھی روزے رکھتا ہوں۔ اللہ نے بڑا کرم کیا ہے،2005 سے ہر سال عمرے پر جاتے ہیں، وہ ہمارے علاقے میں مسجد بنی ہے اس کی چھت بھی ہم نے ڈلوائی ہے۔ میرے گھر کے باہر دستر خوان لگتا ہے، یہ میں ہی کھانا کھلاتا ہوں۔ 5، 10منٹ میں 15 سال کی نیکیاں گنوا دیں۔ ہمیں شرم بھی آتی ہے ورنہ کبھی کبھی تو جی چاہتا ہے پوچھ ہی لوں کہ حضرت کل جو جھوٹ بولا تھا وہ یاد ہے؟ 15 سال پرانا حج یاد ہے آج صبح بد نگاہی کی تھی وہ یاد ہے؟ تھوڑی دیر پہلے آپ نے موبائل اٹھایا تھا اور اس موبائل سے آپ نے گناہ کمالیا وہ آپ کو یاد ہے؟ ذرا سوچیں! ہمیں شیطان نے کس طرح جکڑا ہوا ہے،وہ ہمیں نیکیاں یاد رکھوا رہا ہے،ہم میں سے کسی کو بھی اپنے گناہ یاد نہیں ہوں گے حالانکہ گناہ یاد رکھنے ہیں اور ہم اسی کو بھول گئے۔ حدیث پاک ہے:

وَالْاِثْمُ لَا یُنْسٰی اُدھر گناہ نہیں بھلایا جائے گا، وہاں تو لکھا گیا اور پھر آگے کیا فرمایا: وَالدَّیَّانُ لَا یَمُوْتُ جو فیصلہ کرنے والا ہے،جو خالق اور مالک ہے اُسے موت نہیں آنی۔ ہم

مریں گے مگر اُسے موت نہیں آنی۔ اللہ اکبر !اور جو اگلا جملہ ہے :فَكُنْ كَمَا شِئْتَ كَمَا تَدِينُ تُدَانُ ”لہٰذا جو چاہو بن جاؤ، تم جیسا کروگے ویسا بھروگے۔“

پیارے اسلامی بھائیو! کبھی سوچا ہے کہ ہم کیا کررہے ہیں؟ حالانکہ ہم سب کی تمنا ہے، سب چاہتے ہیں کہ ہم جنت میں جائیں، اللہ پاک ہمیں جنت عطا فرمائے مگر کیا ہمارے کام جنت میں جانے والے ہیں ؟ہم ابھی خیابانِ حافظ پر ہیں جسے آگے جانا ہے آگے کی طرف خیابانِ اتحاد، وہ اِدھر جائے گا اور جسے کلفٹن کی طرف جانا ہے تووہ رائٹ جائے گا ایسا ہی ہے اگر کوئی الٹی طرف جائے اور کہے معلوم نہیں کلفٹن کیوں نہیں آرہا؟ لوگ کہیں گے :حضرت آپ غلط روڈ پر آگئے۔

ہم سب جنت میں جانا چاہتے ہیں، روڈ کونسا رکھا ہوا ہے ؟ یہ سوچنے والی بات ہے۔ کوئی بندہ سیب کا بیج بوئے اور دعا کر تا رہے یااللہ! آم نکل آئیں۔لوگ کیا کہیں گے: بھئی !جو بوگے وہی نکلنا ہے۔ہم بو کیا رہے ہیں؟ پلیز اپنی رمضان کے بعد والی زندگی پر غور کریں۔ کیا ہم نے صرف رمضان میں اور وہ بھی رمضان کی طاقت راتوں میں ہی اللہ کے گھر آنا ہے؟ کیا اس کے بعد رب سے دوستی نہیں رکھنی؟ کیا ہم نے اپنے اعمال درست نہیں کرنے؟ ورنہ وہ جو جان گروی رکھی ہے، وہ کیسے چھڑائیں گے ؟

اگلی آیت سماعت کیجئے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِلَّاۤ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ ترجمہ کنزُ العِرفان مگر دائیں طرف والے۔جو سیدھی طرف والے ہیں، سبحان اللہ !ان سب کے لئے بڑی اچھی خبر دی گئی ہے ۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اصحاب یمین یہ لوگ ہیں جو جہنم سے آزاد کرواکر جنت میں جانے کے حقدار ہوں گے اور

یہ اللہ کے نیک بندے ہوں گے۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہر وہ شخص جو اپنے اعمال پر بھروسہ رکھتا ہے اُسے اس کے اعمال کے سپرد کر دیا جائے گا اور جو اپنے اعمال پر نہیں بلکہ اللہ پاک کے فضل اور رحمت پر بھروسہ کرتا ہے وہ اصحاب الیمین میں سے ہے، جہنم سے آزادی پاکر جنت کا حقدار بن جائے گا۔[1] ہمیں اللہ پاک کی رحمت پر ٹک ٹکی باندھنی ہے، نیکیاں کرنی بھی ہیں مگر اپنے اعمال پھر بھروسہ نہیں رکھنا۔

میں کہاں جاؤں گا

حضرت عطاء سلمی رحمۃ اللہ علیہ، یہ اللہ والے تھے، خوف خدا والے تھے، ان کا کپڑے کا کام تھا، ایک بار انہوں نے بہت خوبصورت کپڑا بنایا، سلائی کڑھائی کی، بازار میں کپڑا بیچنے گئے، جب وہ کپڑا ماہر نے لیا تو اس نے کہا: اس میں تو سلائی کا مسئلہ ہے، کلر بھی ٹھیک نہیں ہے، یہ مسئلہ ہے، فلاں بھی خرابی ہے، وہ خرابی بتاتے گئے، حضرت عطا سلمی اللہ والے تھے، وہ بازار میں کھڑے ہو کر رونا شروع ہو گئے، تھوڑی دیر بعد اس نے کہا: آپ روئیں تو نہیں، ٹھیک ہے آپ کا جیسا بھی کپڑا ہے میں خرید لیتا ہوں، آپ کو پیسے بھی دے دیتا ہوں، بس رونا بند کر دیجئے۔ بزرگ کہتے ہیں: میں اس لیے نہیں رو رہا کہ تم میرا کپڑا نہیں خرید رہے بلکہ میں تو اس لیے رو رہا ہوں کہ میں نے اپنے طور پر اس کو بہت اچھا بنایا، اس کی کلر scheme بھی میں نے چیک کی، میں نے سلائی کڑھائی بھی ٹھیک کی مگر جب یہ کسی ماہر کے ہاتھ میں آیا تو اس نے اس میں عیب نکالنا شروع کر دیئے، میں

1... تفسیر قرطبی، 10/87۔

نے تو اپنے طور پر سجدے ٹھیک کئے ہیں، روزے رکھے ہیں، عبادتیں ٹھیک کی ہیں لیکن جب یہ میرے اعمال قیامت کے دن بارگاہ الٰہی میں پیش ہوئے اور مجھے یہ کہہ دیا گیا کہ تیرے سجدوں میں اخلاص نہیں تھا، تیرے صدقوں میں للّٰہیت نہیں تھی، تیری عبادتوں میں یہ قصور تھا کہ تو اللہ کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کے لئے کرتا تھا تو میں قیامت کے دن کیا کروں گا؟ میں تو تہی دامن رہ جاؤں گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ہمیں اعمال بھی کرنے ہیں اور صرف اللہ کی رضا کے لئے کرنے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ کبھی اپنے اعمال پر مطمئن نہیں ہونا کہ میں بڑا نیک، میں حاجی، میں نمازی، میں صدقہ کرنے والا، ارے میں کچھ بھی نہیں اگر اللہ نے عدل کیا انصاف کیا تو مارا جاؤں گا۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں: مولیٰ! آج 27 ویں شب تیرے دربار میں التجاء کر رہے ہیں کہ مولیٰ! یہ جتنے آئے ہیں تیرے انصاف کے نہیں تیری رحمت کے سوالی بن کر آئے ہیں۔ فقط اپنی رحمت سے ہمیں داخل جنت فرمانا، ہماری مغفرت فرما دینا۔

رحمت الٰہی ہماری امید ہے

ایک اور واقعہ سماعت کیجئے: پچھلی امتوں میں ایک بزرگ ہوا کرتے تھے۔ بیچ سمندر میں ایک پہاڑ پر تنہا رہتے تھے اللہ پاک نے ان کے لئے انار کا ایک درخت اگایا تھا اور ایک میٹھے پانی کا چشمہ بھی نکالا تھا۔ انار کھاتے، پانی پیتے، دن رات اللہ کی عبادت کرتے۔ اسی حال میں 500 سال گزر گئے۔ اب کوئی سوچے کہ گناہ ہی نہیں ہے صرف عبادت ہی

1... فکر مدینہ، ص 50۔

عبادت ہے۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام تشریف لائے، انہوں نے کہا: آپ کی روح قبض کرنے آیا ہوں، کہا: مجھے اتنی مہلت دے دیں کہ میں وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کروں اور جب میں سجدہ میں جاؤں تو اس وقت میری روح قبض کرلیجئے گا۔ زندگی بھی کیسی گزری۔ حضرت عزرائیل نے کہا: میں تمہارے لیے اتنی مہلت لے کر آیا ہوں۔ دو رکعت پڑھی اور آپ نے سجدہ میں ہی اس کی روح قبض کرلی۔ ایسا نیک بندہ جب اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اب ذرا بات سنئے گا۔ حدیث پاک میں ارشاد ہوا:

اس بندہ خدا کو جس نے 500 سال عبادت کی اور سجدے میں جس کی روح قبض کی گئی اس کو اللہ پاک کی بارگاہ میں لایا جائے گا، اللہ پاک فرشتوں کو حکم دے گا:

اِذْهَبُوا بِعَبْدِی اِلٰی جَنَّتِی بِرَحْمَتِی کہ میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں لے جاؤ۔

وہ بندہ کیا کہے گا: اے اللہ! رحمت سے کیوں؟ میرے عمل، میری اتنی نیکیاں، مجھے تو میرے عمل کی وجہ سے جنت میں جانا چاہیے۔ اللہ اکبر۔ اللہ فرمائے گا: اسے واپس لے آؤ۔ میزان لگایا جائے گا۔ ترازو لگایا جائے گا۔ اس کی 500 سال کی عبادتوں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے گا اور اللہ حکم دے گا کہ میری ایک نعمت آنکھ اس کو دوسرے پلڑے میں رکھ دو۔ اللہ اکبر! صرف آنکھ کا وزن وہ 500 سال کی عبادت سے بڑھ جائے گا۔ اب ارشاد ہوگا: میں نے رحمت سے جنت میں جانے کا حکم دیا تھا، فرمایا: میرے بندے کو میرے عدل سے جہنم میں لے جاؤ۔ اب وہ گھبرا کر عرض کرے گا: مولا! معاف کردے۔ اے اللہ! تیری رحمت سے بھیج دے، اے اللہ! اب میں تیری رحمت سے جنت میں جانا چاہتا ہوں۔ اللہ اکبر! اللہ پھر ارشاد فرمائے گا: اِذْهَبُوا بِعَبْدِی اِلٰی جَنَّتِی

بِرَحْمَتِیْ میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں لے جاؤ۔[1]

یہ اللہ کی رحمت ہے ورنہ اللہ پاک نے ہمیں اتنی نعمتیں دی ہیں کہ اگر ہم ساری زندگی سر سجدے میں رکھیں تب بھی ہم ایک رحمت کا بھی شکر ادا نہیں کرسکتے پھر وہ بندہ کیسے اللہ کی نافرمانی کرتا ہے جو اس کی رحمتوں، نعمتوں کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے؟ خدارا! اس بات کو سمجھیں، اللہ پاک نے جس پر رحمت کی وہی بخشا جائے گا، پنجابی شاعر کہتے ہیں:

عدل کریں تے تھر تھر کنبن اُچیاں شاناں والے

اے اللہ! اگر تو عدل کرے گا تو بڑی بڑی شان والے بھی گھبرا اٹھیں گے۔

عدل کریں تے تھر تھر کنبن اُچیاں شاناں والے
فضل کریں تے بخشے جاون میں جئے منہ کالے

اے اللہ! فضل کرے گا تو مجھ جیسے کالے منہ والے بھی بخشے جائیں گے تو ہم نے اللہ کا فضل تلاش کرنا ہے، اپنے اعمال پر بھروسہ نہیں رکھنا۔ رب کی رحمت پر امید رکھنی ہے۔ اب اصحاب الیمین جو جنت میں جائیں گے وہ جہنمیوں سے بات کریں گے، وہ جہنمیوں سے کچھ سوال کریں گے، یہ بات آج سن لیجئے، وہ سوال کیا ہوگا؟

فِیْ جَنّٰتٍ ﯼ یَتَسَآءَلُوْنَ ۙ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ (پ:29، مدثر:40-41)	ترجمہ کنزُ العِرفان: باغوں میں ہوں گے۔ وہ پوچھ رہے ہوں گے۔ مجرموں سے۔

جنتی جہنمیوں سے سوال کریں گے، ان سے پوچھیں گے۔ کیا پوچھیں گے؟

مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ (پ:29، مدثر:42)	ترجمہ کنزُ العِرفان: کون سی چیز تمہیں دوزخ میں لے گئی؟۔

1... مستدرک، 5/355، حدیث: 7712۔

اب ان دوزخیوں نے اپنے 4 قصور بتائے کہ ہم کس وجہ سے دوزخ میں چلے گئے۔ یہ میرے آج کے بیان کا مین پوائنٹ ہے، آج کے بیان کا یہی پیغام ہے، اُدھر جا کر پچھتانے سے سے بہتر ہے، یہاں عمل کر لئے جائیں، اُدھر جا کر تو پھر واپسی کا کوئی چانس نہیں ہو گا، نہ ہی ہمیں اضافی ٹائم ملے گا۔ جو ہو گیا سو ہو گیا، اگر برے اعمال کر کے دنیا سے گئے، رب ناراض ہوا تو جہنم ٹھکانہ ہے۔ اب جہنمی کہتے ہیں: ہمارے 4 قصور تھے۔

پہلا قصور: نماز نہ پڑھنا

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾ (پ:29، مدثر:43)	ترجمہ کنزُ العِرفان: وہ کہیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے۔

اللہ اکبر! حالانکہ یہ کافر تھے انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ہم نماز مانتے نہیں تھے، علماء نے اس کا مطلب یہ لکھا کہ نماز کو نہ ماننے والے بھی اور نماز نہ پڑھنے والے بھی اللہ پاک کو سخت ناپسند ہیں۔ ہم ایسا کیوں کرتے ہیں؟ ہم کیوں نمازوں سے محبت نہیں کرتے۔ بعض فقہاء نے یہاں تک فرمایا ہے: بے نمازی کو مسلمان کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔ نماز چھوڑنے کو اس قدر سخت جرم کہا گیا۔ بہت سارے علماء کے یہ اقوال ہیں کہ بے نمازی کا ایمان ہی چلا جاتا ہے۔ یہ ایک الگ ٹاپک ہے ہمارے فقہا ایمان جانے کا نہیں کہتے مگر نماز چھوڑنا کبیرہ گناہ ہے، یہ کتنا بڑا جرم ہے۔ ہمیں پورے دن میں 5 بار بھی اللہ کی بارگاہ میں سر جھکانے کا ٹائم نہیں ملتا۔

نماز کی پابندی کیجئے

ہم نے پورے رمضان بھی تو نمازیں پڑھی ہیں، نماز پڑھنے میں کیا چلا گیا؟ جواب

رمضان کے بعد نماز نہیں پڑھنی ہے۔ اللہ سے وعدہ کر لیجئے، آج پکی نیت کر لیجئے کچھ بھی ہو جائے آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی، آپ کو پتہ ہے نمازی کو تحفہ کیا ملے گا؟ نماز کے فضائل تو سنیں۔ نماز کو عماد الدین کہا گیا ہے، نماز دین کا ستون ہے، کسی بھی بلڈنگ کے پلر نکال دیں تو بلڈنگ کا کیا ہو گا؟ بلڈنگ تو پھر گر جائے گی، نماز میرے آقا کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نمازی کو پل صراط پر نور عطا کیا جائے گا۔ نمازی کی قبر روشن کر دی جائے گی۔ نمازی کی قبر کو تا حد نگاہ وسیع کر دیا جائے گا اور سنئے! نمازی کو سب سے بڑا جو انعام ملے گا وہ اسے بروز قیامت اللہ کا دیدار کروایا جائے گا۔ جس خالق نے مجھے بنایا ہے اس کا دیدار مجھے کروایا جائے گا پھر میں نماز کیسے چھوڑ دوں؟

نعمتوں کو نیکیوں میں لگائیے

جو نماز چھوڑے گا، جو بے نمازی ہو گا اس کو سخت سزائیں دی جائیں گی، ایک گنجا سانپ بے نمازی کی قبر میں مسلط کر دیا جائے گا۔ جو قیامت تک نماز نہ پڑھنے کے سبب اُسے مارتا رہے گا۔ کیسے برداشت کریں گے؟ کیا فائدہ اتنے بڑے بڑے گھروں کا؟ اتنے پیارے بیڈ رومز کا؟ اور اتنے خوبصورت باتھ روم کا؟ جس قبر میں جانا ہے اگر وہاں سانپ اور بچھو ہیں تو پھر یہ گھر بیکار ہے۔ دنیا میں تو اللہ نے اچھے گھر دیئے ہیں اب قبر بھی اچھی بنانے کی فکر کریں، میں مروں تو اُدھر بھی چین سے رہوں۔ سب سے پہلا فرض نماز ہے۔ سب سے پہلی بڑی نیکی نماز ہے، لوگ کہتے ہیں: ہمیں وظائف بتاؤ، کیا خوبصورت بات میرے پیر و مرشد شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری فرماتے ہیں: مسلمان بالغ مرد کے لئے سب سے بڑا وظیفہ پانچ وقت کی نماز ہے۔

ہم نے نماز نہیں پڑھنی بس وظائف پوچھتے ہیں حالانکہ سب سے پہلا وظیفہ نماز ہے تو آج نیت کر کے جانا ہے اور سنئے: بے نمازی کے بارے میں میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ابھی عید کے دن آئیں گے، کوئی تگڑا صحت مند آدمی گلے مل کر دبائے تو چیخ نکل جاتی ہے کہ بھائی بس آرام سے!! آرام سے!!! بے نمازی کو قبر ایسے دبائے گی کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی۔ (1)

بہانے مت بنائیے

ہم کیسے برداشت کر سکیں گے۔ نماز نہ پڑھنے کے لئے بہانے مت کرو کہ طبیعت ٹھیک نہیں ہے، فلاں کام ہے، ابھی یہ ہو گیا، ابھی فلاں ہو گیا، آج طبیعت ٹھیک نہیں ہے، بس اگلے جمعے سے پکا نماز شروع کروں گا، بس ابھی دو دن کے بعد نماز پڑھوں گا حالانکہ نماز کسی صورت میں معاف نہیں ہے، آپ جہاز میں ہیں، ٹرین میں ہیں، بس میں ہیں، سفر میں ہیں، گھر میں ہیں۔

آپ نے نماز پڑھنی ہے اور یقین کریں خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو نماز کے پابند ہیں، جو پکے نمازی ہیں ان سے ملیں، آپ یقین کریں جس طرح کھانا کھائے بغیر چین نہیں آتا بالکل اسی طرح ان کو نماز کے بغیر چین بھی نہیں آتا۔ ابھی تک عشاء نہیں پڑھی۔ ابھی تک میری ظہر باقی ہے، ان کو اندر سے آواز آتی ہے، ان کو یاد نہیں کروانا پڑتا۔ جس دن آپ نے نماز کی عادت بنالی پھر نماز آپ کی زندگی کا حصہ بن جائے گی۔ میں نے یہ جہنمیوں کا وصف بیان ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نماز نہیں پڑھتے تھے اس لئے جہنم میں آئے۔ آج نیت

1... نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں، ص14۔

کرلیں کہ نماز نہیں چھوڑیں گے، ان شاء اللہ ! ہمیں جنت میں جانا ہے، تو جنت والا روڈ بھی پکڑنا ہے، یہ نماز پڑھنا جنت والا روڈ ہے۔ جو پانچ وقت نمازیں پڑھنے والا ہے، یہ سڑک جنت کی طرف جارہی ہے۔ نیت کرلیں: ان شاء اللہ ! آج کے بعد ہماری کوئی بھی نماز قضا نہیں ہوگی۔

دوسرا قصور: مسکینوں کی مدد نہ کرنا

وَ لَمۡ نَكُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡكِيۡنَ (پ:29، مدثر:44)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔

پہلا قصور کیا تھا نماز نہیں پڑھتے تھے، دوسرا قصور مسکین مانگنے آتے تھے ہم ان کو نہیں دیتے تھے یہاں زکوٰۃ نہ دینے والا، یہاں صدقہ واجبہ نہ دینے والا اور وہ چیزیں جو واجبات ہیں نیز اس کے علاوہ بھی اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والا، بخل کرنے والا سوچے کہ جہنم میں لے جانے والے کاموں میں سے کام یہ ہے کہ بندہ مسکینوں کی مدد نہ کرے، اللہ پاک کی راہ میں خرچ نہ کرے، غریبوں کا خیال نہ رکھے۔ میرا بھلا ہو جائے چاہے سب کا بیڑہ غرق ہو جائے یہ سوچ نہیں ہونی چاہیے۔ وہ رب کریم مال دینے والا ہے، آپ خرچ کریں وہ اور عطا فرمائے گا۔

سخاوت کا انعام

دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں، ایک سخی اور دوسرا کنجوس، کیا خوبصورت حدیث ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اَلسَّخِیُّ قَرِیۡبٌ مِنَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ مِنَ الۡجَنَّةِ قَرِیۡبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِیۡدٌ مِنَ النَّارِ وَالۡبَخِیۡلُ بَعِیۡدٌ مِنَ اللّٰہِ بَعِیۡدٌ مِنَ

اَلْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ[1] سخی اللہ پاک کے قریب ہوتا ہے، جنت کے قریب ہوتا ہے، لوگوں کے بھی قریب ہوتا ہے۔ لوگ بھی اسے پسند کرتے ہیں اور وہ جہنم سے دور ہوتا ہے اور جو بخیل ہوتا ہے، جو کنجوس ہوتا ہے، فرمایا: وہ اللہ کریم سے دور، لوگوں سے دور، جنت سے بھی دور، دوزخ کے قریب ہوتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! کبھی بخل کو قریب نہ آنے دینا۔ زکوٰۃ فرض ہوگئی تو اب نکالنی ہے، چاہے جتنی بھی زکوۃ بنتی ہے اگرچہ کروڑوں کی زکوۃ بنی ہے، کس بات کی گھبراہٹ ہے؟ اللہ نے اربوں دیئے ہیں تو کروڑوں کی زکوۃ بنی ہے، اگر لاکھوں کی زکوٰۃ بنی ہے تو شکر ادا کریں کہ اللہ نے کروڑوں دیئے ہیں تو لاکھوں زکوٰۃ بنی ہے۔ زکوۃ دینے والا تو سجدہ بھی کرے اور اللہ سے عرض بھی کرے: مولا! تیری مہربانی تونے دینے والا بنایا، مانگنے والا نہیں بنایا۔ زکوۃ دیتے وقت دل پر بوجھ کیوں آنے دیتے ہو کہ اتنے پیسے چلے گئے، کس بات کا بوجھ ہے؟ یہ سب کچھ کس نے دیا؟ یاد رکھنا! وہ جب چاہے واپس لے سکتا ہے۔

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ (پ:3، ال عمران:26)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے، تمام بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے

1...ترمذی، 3/387، حدیث: 1968۔

دولت پر مت اترائیے

اللہ کی پکڑ سے ڈرنا چاہیئے، ہم نے دیکھا ہے اور آپ نے بھی دیکھا ہو گا کہ زکوۃ دینے والے زکوۃ لینے والے بن جاتے ہیں۔ ایسے پہیہ گھومتا ہے، ایسے بربادی آتی ہے کہ بندہ راتوں رات کنگال ہو جاتا ہے۔ تو ان نعمتوں پر، اس مال و دولت پر اترانا نہیں ہے۔ اگر آپ کسی کو دیتے ہیں تو یہ سمجھ لیجئے کہ یہ آپ پر رب کا احسان ہے۔ کسی کو دے کر یہ نہ سمجھنا کہ یہ غریب ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! کبھی کبھی سوچا کریں کہ جب ہمارے دروازے پر ہمارا ملازم یا ہمارا پرانا رشتے دار یا کوئی غریب آکر کہتا ہے کہ میرے گھر میں کھانے کو نہیں ہے یا میری بہن کی شادی ہے جہیز کے لیے پیسے نہیں ہیں، ماں بیمار ہے اسپتال کے لیے رقم نہیں ہے، آپ نے کبھی سوچا ہے کہ اس کی جگہ میں بھی تو ہو سکتا تھا؟ کبھی یہ کیفیت مجھ پر آتی گھر پر جاتا تو بچے کہتے: ابو کھانے کو کچھ نہیں ہے اور میں کسی کا دروازہ کھٹکھٹاتا اور کہتا کہ میرے بچے بھوکے ہیں، مجھے راشن دے دو، ہم کوئی ایکسٹرا لوگ ہیں؟ سوچیے! اگر وہ دن کبھی مجھ پر اور آپ پر آتا تو ہم کیا کرتے؟ ہمیں تو شکر ادا کرنا چاہیئے کہ ہمیں اللہ نے یہ موقع دیا ہے، اللہ پاک نے ہمیں دینے والا بنا دیا تو پھر دینے میں دل نہیں جلنا چاہیئے۔

شکر گزاری کے نظارے

آج سڑکوں پر، سگنلز اور کراسنگ پر یہ چھوٹے چھوٹے بچے ہوتے ہیں، اگرچہ اس میں پیشہ ور بھکاری بچے بھی ہوتے ہیں لیکن کچھ غریب بھی ہوتے ہیں، جو ہمارا دروازہ بجا کر ہمارا شیشہ صاف کرتے ہیں، کتنے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، ہمارا بچہ اسکول جارہا ہے،

اچھے کپڑے پہن رہا ہے، چاکلیٹ کھائے، آئس کریم کھائے، اسی عمر کا دوسرا بچہ اگر کسی کی گاڑی کا شیشہ صاف کر رہا ہو تو کیا ہمارے لئے شکر کا مقام نہیں ہے۔ لوگ دیتے ہیں اور اتراتے ہیں، لوگ دیتے ہیں اور جھاڑتے ہیں، کہتے ہیں: بار بار مانگنے آگیا۔ کبھی کسی غریب کو جھڑ کنا نہیں۔ نہیں دینا تو نہ دیں۔ جھڑکیں تو نہیں، اس کی عزت نفس تو متاثر نہیں کریں۔ صدقہ دے کر اِترانا نہیں، احسان نہ جتانا، بس اللہ کا شکر ہی ادا کرتے رہنا کہ اللہ تو نے مجھ جیسے گنہگار کو، مجھ جیسے خطاکار کو دینے والا بنادیا۔ اتنا مال دیا کہ ساری زندگی کھاؤں تو ختم نہیں ہو گا۔ اتنی نعمتیں دیں کہ مجھے پتہ ہی نہیں کہ میرے پاس کتنی نعمتیں ہیں۔ پھر بھی شکر نہیں ہے۔

غریبوں کو تلاش کیجئے

رمضان سخاوت کرنے کا مہینہ ہے، اب عید کے دن آرہے ہیں، ڈھونڈیئے ان لوگوں کو جو پریشان ہیں، کسی ایک گھر میں تو عید اچھی کروادیں، کسی ایک کے بچے کو تو اچھا راشن، اچھے کپڑے دلادیں، جو سفید پوش لوگ ہوتے ہیں، وہ مانگتے نہیں ہیں، آپ کے اپنے رشتے داروں میں ایسے لوگ ہوں گے، جو پریشان تو ہو گا مگر نہیں مانگے گا، مجبور ہو گا مگر ہاتھ نہیں پھیلائے گا، آپ کہتے ہو مانگنے نہیں آیا، اس لئے نہیں دیا۔ جو اصل حقدار ہوتا ہے وہ نہیں مانگ سکتا۔ وہ بیچارہ قرضہ لے لے گا کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلائے گا کہ کیسے کہوں کہ مجھے پیسے چاہئیں؟ ساری زندگی میں نے کبھی مانگا ہی نہیں تھا لہٰذا ایسے لوگوں کو تلاش کیجئے اور بغیر بولے مدد کیجئے، یقین کیجئے ایسے لوگوں کی دل سے دعا نکلے گی۔

FGRFاور خدمت انسانیت

الحمدللہ !FGRF دعوتِ اسلامی کا باقاعدہ ایک ڈیپارٹمنٹ ہے اور اس نے آپ کے کام کو بھی آسان کردیا۔FGRF کے ذریعے ہم نے 1 کروڑ مسلمانوں تک راشن پہنچایا، ہم نے انہیں لائنوں میں لگا کر راشن تقسیم نہیں کیا نہ ہی ان کی عزت نفس کو کوئی نقصان پہنچایا، ایسا بھی نہیں ہے کہ کسی نے ہم سے درخواست کی اور ہم نے اسے جا کر راشن دیدیا ہو بلکہ ہر علاقے میں ہمارے اسلامی بھائی موجود ہیں، ہم نے خود ڈھونڈ کر، تلاش کئے ہیں کہ کون پریشان ہے ؟کس کی نوکری چھوٹ گئی ہے؟ کون بیوہ ہے ؟اس کے لسٹیں بنائیں اور کوشش کی کہ رات کے اندھیرے میں ان کے دروازوں پر راشن کا تھیلا رکھ کر آجائیں۔ کوئی تصویر نہیں بنوائی تاکہ ان بیچاروں کی جگ ہنسائی نہ ہو۔ اگر آپ کو مسکینوں کی مدد کا شوق ہے اور اس میں مدد کرنا چاہتے ہیں تو دعوت اسلامی کا ڈیپارٹمنٹFGRF ہے، آپ اس کے ذریعے اپنی زکوۃ، اپنی خیرات اور اپنا ڈونیشن دیجئے تاکہ اسی طرح مسلمانوں کی مدد ہوتی رہے۔

الحمدللہ !دعوت اسلامی تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کے لئے بلڈ بینکس کا انتظام کررہی ہے، والدین پریشان ہوجاتے ہیں، 5ہزار، 10ہزار روپے لگ جاتے ہیں، اور ان بچوں کو ہر 15 دن بعد خون لگتا ہے۔ الحمدللہ! دعوت اسلامی نے فی سبیل اللہ 80ہزار سے زائد خون کی بوتلیں مہیا کردیں۔ اس کے علاوہ دعوت اسلامی نے معذور بچوں کے سینٹرز بنائے ہیں۔

مسکینوں ،پریشان حالوں کی مدد خود کیجئے، اپنے ہاتھوں سے ان کی مدد کیجئے، اپنے غریب رشتے داروں کو پہلے دیں اور اگر آپ کو لگتا ہے کہ میں ٹھیک طریقے سے نہیں

کر سکوں گا تو اب آپ کی دعوت اسلامی آپ کے پاس موجود ہے جو آپ کے اس کام کو آسان کرتی ہے۔ تو نیت کیجئے کہ ان شاء اللہ! ہم آگے بڑھ کر یہ کام کریں گے۔

تیسرا قصور: بری صحبت

جہنمیوں کا تیسرا قصور کیا تھا، وہ بولیں گے:

وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآىِٕضِیْنَ (پ:29، مدثر:45)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ باتیں سوچتے تھے۔

ایسے دوست جو گندی باتیں کریں، گندی چیزیں بتائیں، بس تھوڑا سا پتہ چل جائے کہ کونسی ویب سائٹ؟ تو کونسا چینل ہے؟ تو کونسا کلپ ہے؟ تو کونسا معاملہ ہے؟ ڈھونڈنا، تلاش کرنا۔ خدارا! ایسے کاموں کے بارے میں مت سوچیے، وہ جہنم میں جانے والے تھے جنھوں نے یہ کام کیا تھا۔ بیہودہ دوستوں کی محفلیں اچھی لگتی ہیں، ڈھونڈ ڈھونڈ کر ایسے علاقوں میں جاتے ہیں، ایسی چیزوں کو دیکھتے ہیں، نہ کریں ایسا۔ یہ اللہ کو سخت ناپسند ہے۔ اگر ایسی کوئی چیز آنکھوں کے سامنے بھی آجائے تو فوراً اُسے ہٹائیں، استغفار پڑھیں اور اپنے آپ کو ان گناہوں سے بچائیں۔

یہ آج کل بوائے فرینڈ، گرل فرینڈ کلچر چلا ہوا ہے۔ رات بھر دیر دیر تک باتیں ہو رہی ہیں اور کہتے ہیں: ہم تو صرف بات کرتے ہیں یہی تو وہ بیہودگی ہے اور یاد رکھئے گا! پہلے آنکھ بہکتی ہے پھر دل بہکتا ہے اور پھر شرم گاہ بہکتی ہے۔ اسی لئے قرآن اور اسلام نے یہ کہا ہے کہ زنا کے قریب بھی نہ جانا اور یہ سب چیزیں زنا کے قریب جانے والی باتیں ہیں، ہمیں ایسے لوگوں سے دور رہنا ہے۔

اور ان کا چوتھا جرم کیا تھا؟

www.dawateislami.net

چوتھا قصور: آخرت کا انکار

وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ (پ:29، مدثر:46)

ترجمہ کنز العرفان: اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے۔

قیامت کے دن پر یقین نہیں تھا یہ تو غیر مسلم تھے مگر بحیثیت مسلمان ، Being a muslim، ہم میں سے قیامت کی کس کس کو فکر ہے؟ آپ کا ایمبیسی کے اندر کوئی انٹرویو ہو، کتنی تیاری کرتے ہیں؟ دو چار دوستوں کو فون بھی کرتے ہیں ۔ یار ذرا بتاؤ کیا کیا سوال ہوتے ہیں؟ میری جاب کا انٹریو ہے، ذرا بتاؤ کیا کیا سوالات ہو سکتے ہیں؟ میرا فلاں جگہ کا ٹیسٹ ہے کوئی گیس پیپر مل جائے تاکہ اس سے تیاری کرلوں، ٹیسٹ میں فیل نہ ہو جاؤں، اسٹوڈنٹ کو دیکھیں جیسے ہی امتحان قریب آتا ہے اس کی نیند اُڑ جاتی ہے۔ یہ ساری باتیں اپنی جگہ کہ انٹرویو دیا، ویزا نہ ملا تو کیا ہو جائے گا؟ بس! ایک ملک میں نہیں جاسکو گے ، دوبارہ اپلائی کرنے کا موقع پھر بھی ہے، امتحان میں فیل ہو گئے کیا ہو جائے گا؟ ایک بار کلاس اور پڑھنی پڑ جائے گی، دوبارہ پیپرز دینے کا آپشن ہوتا ہے لیکن جو قبر و آخرت کے امتحان میں فیل ہوا تو پھر دوسرا کوئی چانس نہیں ہے، اِدھر فیل ہوا، اِدھر ناکام ہوا، اُدھر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

آخرت کی فکر کیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے تو سہی! اس امتحان کی کس کو فکر ہے؟ دنیا میں تو ڈھونڈتے ہیں کہ پیپر پتہ چل جائے، آخرت کا پیپر تو آؤٹ ہے۔ قبر میں کیا سوال ہو گا یہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے بتا دیا۔ آخرت میں کیا سوال ہوں گے یہ بھی نبی پاک

صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بتا دیئے مگر کوئی بھی شخص اس پیپر کی ،اس امتحان کی تیاری نہیں کررہا۔اس کی تیاری کون کرے گا ؟ غیر مسلم تو قیامت کے دن کو نہیں مانتے تھے ،اور ہم کہتے تو ہیں کہ قیامت کو مانتے ہیں مگر اس کی تیاری کہاں ہے ؟اس کی فکر کہاں ہے ؟

دنیاوی امتحان قریب آتا ہے تو بہت سارے بچے ملتے ہیں،دعا کے لئے پرچیاں آتی ہیں کہ مولانا صاحب !امتحان ہونے والا ہے دعا کردیجئے ،پاس ہونے کے لئے دعا کردیجئے،دنیاوی امتحان کی تو بہت سی پرچیاں آئی ہیں مگر مجھے آج تک ایک پرچی نہیں ملی کہ حضرت دعا کردیں قبر کے امتحان میں پاس ہو جاؤں ۔دعا کردیں آخرت کے امتحان میں پاس ہو جاؤں ،دعا کردیں میر اایمان سلامت رہ جائے۔یہ دعا تو کروائی جاتی ہے کہ ہماری گاڑی سلامت رہے،ہمارے گودام میں آگ نہ لگ جائے،کاروبار ٹھیک رہے،اس کی دعائیں تو ہوتی ہیں مگر آخرت کے لئے دعا کہاں ہے ؟

عقلمندی کا ثبوت دیجئے

ہم دنیا اور آخرت کے معاملے میں اَن بیلنس ہوگئے ،توازن برقرار نہیں رکھ سکے ،میری بات کو سمجھنے کی کوشش کیجئے گا،پہلے یہ بتایئے کہ ہم نے زیادہ کہاں رہنا ہے،دنیا میں زیادہ رہنا ہے یا آخرت میں زیادہ وقت گزارنا ہے؟سب کو ہی پتہ ہے کہ ہم نے زیادہ وقت آخرت میں گزارنا ہے۔دنیا میں70سال،80سال،ماں باپ کی دعا لگ گئی تو زیادہ سے زیادہ100سال تک جی لیں گے۔اس کے بعد تو مرنا ہی ہے،وہاں آخرت میں کتنے سال رہیں گے؟لوگ ہزاروں سال سے قبر میں ہیں اور پتہ نہیں کتنے ہزار سال بعد قیامت آنی ہے ہمیں تو نہیں پتہ ،ہمیں ابھی بہت لمبا عرصہ رہنا ہے۔تو عقل یہ کہتی ہے کہ جتنا

آخرت میں رہنا ہے اتنا آخرت کی تیاری کریں، جتنا دنیا میں رہنا ہے اتنی دنیا کی تیاری کریں لیکن کیا ہماری دعاؤں میں، ہماری فکروں میں، ہماری التجاؤں میں، آخرت کی کوئی فکر ہے؟

آج کسی کا چھوٹا موٹا نقصان ہو جائے تو اس کا چہرہ بتا دیتا ہے۔سب خیریت تو ہے آج موڈ آف نظر آرہا ہے۔ وہ بس مسجد آرہا تھا آتے آتے موبائل چوری ہو گیا۔او ہو ہو! موبائل گیا، آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ کوئی ملتا ہے ،بندہ کہتا ہے: بس کاروبار میں بڑا نقصان ہو گیا ہے۔ دو دن سے رات کو سو نہیں پا رہا ہوں۔ آج تک کوئی ایک نہیں ملا، کوئی یہ کہے کہ آج رات اس لئے نیند نہیں آئی کہ میری نماز قضا ہو گئی۔بتایئے ہماری ترجیحات کیا ہیں؟ کوئی ایک ایسا نہیں ملا کہ اس کے چہرے سے پتہ چل جائے کہ خیر تو ہے آج بڑے پریشان ہو،بس کیا کروں آج جماعت نکل گئی ہے۔ آخرت کے نقصان کی کوئی ٹینشن نہیں ہے،ساری ٹینشن اور ہمارا سارا فوکس دنیا پر ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس پیمانے کو تبدیل کیجئے، اپنے قبلے کو درست کیجئے، ہمیں دنیا میں رہ کر آخرت کی تیاری کرنی ہے، ایسا نہیں ہو گا جیسا کہ موبائل کمپنی میسج بھیجتی ہے کہ آپ کا 90٪ ڈیٹا یوز ہو گیا ہے، اب 10٪ باقی ہے، براہ کرم ٹوپ اَپ کر لیں ۔ آپ کا بیلنس ختم ہو گیا ہے ،ریچارج کر لیجئے مگر زندگی میں کوئی میسج نہیں آئے گا کہ جناب آپ نے 90٪ لائف گزار لی ہے، 90 فیصد زندگی جی لی ہے، اب 10٪ رہ گئی ہے تو توبہ کر لیں، نماز پڑھ لیں، آج تو مسجد میں آجائیں، آپ کے تین منٹ باقی ہیں حالانکہ ایک منٹ پہلے کا بھی پتہ نہیں ہوتا۔

موت اچانک آئے گی

گھر سے بندہ نکلتا ہے کہ بس ابھی آرہا ہوں کھانا گرم کرکے رکھو۔وہ کھانا گرم ہوتا ہے مگر لاش آتی ہے۔ایسا ہی تو ہوتا ہے،ہمارے سامنے ہورہا ہے۔ہمارے ساتھ بھی بالکل ایسا ہی ہوگا،ہمیں پتہ ہی نہیں ہوگا اگلے لمحے دنیا سے چلے جائیں گے۔پتہ ہے اس کا مطلب کیا ہوا؟ہمیں ہر وقت تیار رہنا ہے،ہمیشہ قبر و آخرت کے لئے تیار رہنا ہے،کیا ہم نے ایسے اعمال کرلئے کہ آج مر گیا تو جنت ملے گی؟اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر ہمیں اضافی ٹائم بالکل بھی نہیں ملے گا،ہمیں اسی زندگی میں آخرت کی تیاری کرنی ہے۔نیت کیجئے کہ ان شاء اللہ!آج کے بعد جو زندگی گزرے گی وہ اللہ پاک کی اطاعت میں گزرے گی۔ ہماری نمازوں کی پابندی میں گزرے گی۔ نبی پاک کی سنتوں میں گزرے گی۔ حرام روزی سے بچ کر گزرے گی۔ان شاء اللہ!اللہ پاک کی فرمانبرداری میں گزرے گی۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے"یوٹیوب،فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس"پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

03 مئی 2021 جامع مسجد فیضان غوث اعظم، ڈیفنس، فیز 6، کراچی، پاکستان

شبِ قدر کیسے گزاریں؟

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...شبِ قدر اور امتِ محمدیہ
- ...شبِ قدر پوشیدہ کیوں؟
- ...قرآنِ کریم کا بہترین انداز
- ...ہر س َیر کا سَوا سیر ہے
- ...شبِ قدر اس طرح گزاریں
- ...شبِ قدر کی علامات

نوٹ: Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے۔

Click کیجئے

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

دُرودِ پاک کی فضیلت

کعبے کے بدر الدجی، طیبہ کے شمس الضحیٰ، دافع جملہ بلا، شافع یوم جزا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا بڑا خوبصورت فرمان ہے: يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اَنْجَاكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اَهْوَالِهَا وَمَوَاطِنِهَا اَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً فِيْ دَارِ الدُّنْيَا[1] اے لوگوں! بے شک تم میں سے قِیامت کے دن اس کی دَہشتوں اور دُشوار گزار گھاٹیوں سے جلد نَجات پانے والا وہ شخص ہو گا جس نے دُنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھا ہو گا۔

اگر ہم درود پاک کو دیکھیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ دنیا و آخرت کی وہ کونسی پریشانی ہے، وہ کونسی خواہش ہے، وہ کونسی تمنا ہے جو درود پاک سے پوری نہیں ہوتی اور وہ کونسا مسئلہ یا کون سی پرابلم ہے جو درود پاک سے حل نہیں ہوتی یعنی اگر میں آج صرف درود پاک کے فضائل پر ہی بیان کروں تو درود پاک کے فضائل پر اتنی حدیثیں ہیں اور اس کی اتنی برکتیں ہیں کہ مجھے اور آپ کو جو جو چاہئے ان شاء اللہ! درود پاک کی برکت سے وہ سب مل جائے گا۔

انسان کیا چاہتا ہے ؟ رزق میں برکت ہو جائے۔ ذلت و رسوائی سے بچ جائے ،

1... جمع الجوامع، 9/129، حدیث: 27686۔

عزتوں میں اضافہ ہو، پریشانی سے بچے، بیماریوں سے بچے، ٹینشن سے بچے، کلمے والی موت ملے ، موت کے وقت دیدار مصطفیٰ نصیب ہو جائے، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جلوؤں سے قبر جگمگا جائے۔ محشر کے دن نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قریب ہو جاؤں ۔ آقا شفاعت فرمائیں، جامِ کوثر پلائیں ،پُل صراط سے پار لگائیں اور ساتھ جنت میں لے جائیں۔ اس کے علاوہ مسلمان کو اور کیا چاہئے ؟ ایک مسلمان کی یہی تو خواہش ہوتی ہے، ہمیں یہی تو چاہئے اور ہمیں کیا چاہئے ؟ وہ کہتے تو ہیں: زندگی شان والی اور موت ایمان والی ملے۔ درود پاک واقعی وہ وظیفہ ہے یعنی میں نے جتنے جملے کہے الحمد للہ! میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی احادیث کے ذریعے یہ سارے انعام بیان فرمائے ہیں۔ شاعر جبھی کہتے ہیں:

ہر درد کی دوا ہے صلِّ علی محمد | تعویذِ ہر بلا ہے صلِّ علی محمد

آج نیت کر لیجئے کہ ان شاء اللہ! چلتے، پھرتے، اُٹھتے، بیٹھتے، درود پاک کو اپنا معمول بنائیں گے، اپنی زندگی میں اسے شامل کریں گے۔ ان شاء اللہ! آپ اپنی آنکھوں سے درود پاک کی برکتیں دیکھیں گے اور آپ خود اپنی مشکلیں اور پریشانیاں دور ہوتے ہوئے دیکھیں گے۔ اللہ پاک مجھے بھی اور آپ کو بھی کثرت سے درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آیئے مل کر محبت کے ساتھ درود پاک پڑھ لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ان شاء اللہ! آج شب قدر سے متعلق بیان کرنے کی کوشش کروں گا کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہمیں کس وجہ سے ملی؟ سب سے پہلے ہم چلیں گے قرآن پاک کے 30 ویں پارے کی طرف، پارہ 30 میں ایک بڑی کمال کی سورت ہے اور آپ ذرا سمجھئے گا کہ

قرآن مجید میں کسی بات کا تھوڑا سا ذکر آجائے وہ بھی بڑی بات ہے۔ قرآن میں ذکر آنے کا مطلب یہ ہے کہ صبح قیامت تک نمازوں میں اس کی تلاوت ہوتی رہے گی مگر شب قدر کی اہمیت سمجھیں کہ کسی ایک آیت کے ذریعے بیان نہیں کیا بلکہ اللہ پاک نے شب قدر کی اہمیت کو بیان کرنے کے لئے قرآن پاک کی پوری سورت نازل کر دی گئی یعنی آپ اس رات کی اہمیت کا اندازہ صرف اسی بات سے ہی لگالیجئے کہ جس کی اہمیت بیان کرنے کے لئے قرآن کی پوری سورت نازل ہو رہی ہے۔ اور اللہ کریم قرآن میں کیا فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚۖ (۱) وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ؕ (۲) لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ۬ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕؔ (۳) تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۙۛ (۴) سَلٰمٌ ۛ۫ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۠ (۵) (پ:30، قدر)	ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات میں فرشتے اور جبریل اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے اترتے ہیں۔ یہ رات صبح طلوع ہونے تک سلامتی ہے۔

یہ رات اتنی مبارک ہے کہ اس رات قرآن نازل ہوا۔ جی ہاں، قرآن پاک رمضان میں نازل ہوا ہے اور پھر خاص شب قدر میں نازل ہوا ہے، یہاں ایک تھوڑی سی بات سمجھنا ضروری ہے کہ قرآن 2 صورتوں میں نازل ہوا۔

(1) لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر جب نازل کیا گیا تو وہ لیلۃ القدر میں نازل کیا گیا۔

(2) اور پھر آسمان دنیا سے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قلب منور پر 23 سال کے عرصے میں درجہ بدرجہ، تھوڑا تھوڑا حضرت جبریل امین علیہ السلام قرآن لے کر حاضر

ہوتے رہے، وحی آتی رہی اور یہ تقریباً 23 سال کے عرصے میں نازل ہوا۔

اس آیت میں جو بات ہورہی ہے وہ لوحِ محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل کی بات ہورہی ہے۔

شب قدر کیوں کہتے ہیں؟

شب قدر کے فضائل بہت ہیں، پہلا سوال تو یہ ہے: اسے شب قدر کیوں کہتے ہیں؟ اسے قدر والی رات کیوں کہتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے: اسے شب قدر اس لئے کہتے ہیں کیونکہ

(1) اس شب میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں اور فرشتوں کو سال بھر کے کاموں پر مامور کردیا جاتا ہے۔ پورے سال کے آرڈرز دے دیئے جاتے ہیں۔ اس کو یوں سمجھئے کہ فرشتوں کے ذمے سال بھر کے کام لگا دیئے جاتے ہیں۔

(2) اس رات کی دیگر راتوں پر شرافت و قدر کے باعث اس کو شبِ قدر کہتے ہیں۔

(3) اس رات کو شب قدر اس لئے بھی کہتے ہیں کہ اس رات میں جو عبادتیں کی جاتی ہیں اس کی قدر کی جاتی ہے۔ وہ مقبول ہو جاتی ہیں اس لئے بھی اس رات کو شب قدر کہا جاتا ہے۔[1]

شب قدر میں عبادت کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس رات میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ شب بیداری کرکے عبادت کی

1...خازن، 4/395۔

تو اللہ پاک اس کے پچھلے صغیرہ گناہ بخش دیتا ہے۔[1] کبیرہ گناہ وہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں، ان شاء اللہ !ہم توبہ بھی کریں گے لیکن سارے پچھلے صغیرہ گناہ کس سے معاف ہوتے ہیں ؟جو اس رات شب بیداری کرے اور اس رات کو عبادت میں گزارے۔

شب قدر اور امت محمدیہ

نبی معظم، رسول محترم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:بے شک اللہ پاک نے میری امت کو شب قدر عطا کی اور یہ رات تم سے پہلے کسی امت کو عطا نہیں فرمائی۔[2]

ہزار مہینوں سے بہتر رات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:بے شک تمہارے پاس ایک مہینہ آیا ہے اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس رات سے محروم ہو گیا وہ تمام نیکیوں سے محروم رہا۔ اور محروم وہی رہے گا جس کی قسمت میں محرومی ہے۔[3] تو ہم نے ان 5 طاق راتوں کو ٹارگیٹ میں رکھنا ہے۔ان راتوں میں کوئی اور کام نہیں ہونا چاہئے بس! اللہ کی رضا والے کام ہوں، جتنا ہو سکے عبادت ہو، کوئی گناہ والی بات نہ ہو لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ رات عبادت میں گزارے اور استغفار میں گزارے۔

شب قدر کی بہترین دعا

بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ کونسی رات

1...بخاری، 1/ 25، حدیث:35۔
2...الفردوس بمأثور الخطاب، 1/ 173، حدیث:647۔
3...ابن ماجہ، 2/ 298، حدیث:1644۔

لیلۃ القدر ہے تو میں اس رات میں یہ دعا بکثرت مانگوں گی: اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت اور عافیت کا سوال کرتی ہوں۔[1]

نیز بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے عرض کی : یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ لیلۃ القدر کونسی رات ہے تو پھر میں کیا پڑھوں ؟ تو میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے لیلۃ القدر کا ایک وظیفہ عطا فرمایا۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فرماتے ہیں پڑھو : اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ اے اللہ! بے شک تو معاف فرمانے والا، کرم کرنے والا ہے، تو معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے تو میرے گناہوں کو بھی معاف فرمادے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ اتنی اچھی دعا ہے اگر اس کو دل کی گہرائیوں سے پڑھیں تو ایک کیفیت بن جاتی ہے آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔اس کا ترجمہ سنئے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے تُحِبُّ الْعَفْوَ اللہ تو معافی کو پسند کرتا ہے فَاعْفُ عَنِّيْ اے اللہ! مجھے بھی معاف کر دے۔اللہ پاک کو پہلے اس کی شان کریمی کا ذکر کر کے عرض کیا جارہا ہے:اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے۔اے اللہ! معافی کو تو پسند بھی کرتا ہے، میں بھی تو تیرا سائل ہوں ، میں بھی تو گنہگار ہوں ، فَاعْفُ عَنِّيْ پھر مجھے بھی تو معاف کر دے۔آیئے مل کر اس دعا کو پڑھتے ہیں ، پانچوں طاق راتوں میں کثرت سے پڑھنا ہے، اپنے گناہوں کو یاد کر کے ، سر جھکا کر

1…مصنف ابن ابی شیبہ، 7/27، حدیث:8۔
2…ترمذی 5/306، حدیث:3524۔

شرمندگی کے ساتھ پڑھ لیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِیۡمٌ تُحِبُّ الۡعَفۡوَ فَاعۡفُ عَنِّیۡ

پیارے اسلامی بھائیو! شب قدر کی رات تبدیل ہوتی رہتی ہے۔اس رات کے بارے میں بڑے اقوال ہیں،اکثر بڑے علماء کا یہ بھی قول ہے کہ ستائیسویں شب وہ شب قدر ہوتی ہے۔ مگر کچھ علماء فرماتے ہیں: یہ رات بدلتی رہتی ہے۔ بہر حال ہمیں پانچوں راتوں میں خوب عبادت کرنی ہے۔

شب قدر پوشیدہ کیوں؟

اللہ پاک نے اس رات کو پوشیدہ رکھا ہے جس طرح دیگر اشیاء کو اللہ کریم نے پوشیدہ رکھا ہے مثلاً اللہ پاک نے اپنی رضا کو اطاعتوں میں پوشیدہ رکھا ہے ،ہمیں نہیں پتہ کون سی نیکی سے رب راضی ہو جائے گا۔ اس لئے کہا جاتا ہے چھوٹی نیکی کو بھی نہیں چھوڑنا ہے۔ کبھی تو آپ نے سنا ہو گا کہ کسی نے کتے کو پانی پلایا اس کی بخشش کر دی گئی۔ راستے سے کانٹا ہٹا دیا اس کی بخشش کر دی گئی،تو چھوٹی نیکی بھی نہیں چھوڑنی ہے کیونکہ اللہ پاک نے اپنی رضا کو اطاعتوں میں چھپا کر رکھا ہے،ہم نہیں جانتے کس عمل سے اللہ کریم راضی ہو جائے وہ نقطہ نواز ہے لٰہذا بندہ ہر نیکی کرتا جائے کیا معلوم اس سے میرا رب راضی ہو جائے۔

بالکل اسی طرح اللہ پاک نے اپنے غضب کو گناہوں میں چھپا رکھا ہے ،ہم نہیں جانتے کونسا گناہ اللہ کے غضب کا باعث بن جائے بعض اوقات ہمیں لگتا ہے کہ چھوٹا سا گناہ ہے اور وہی رب کی ناراضگی کا باعث بن جاتا ہے۔تو بندہ اپنے آپ کو

گناہوں سے بچاتا رہے۔ اسی طرح اللہ پاک نے اپنے اولیاء کو اپنے بندوں میں چھپا کر رکھا ہے۔ (1)

اللہ کا ولی کوئی بھی

ہمیں نہیں پتہ کون اللہ کا ولی ہے؟ حتی کہ یہ بھی ہو سکتا ہے آج یہاں بھی کوئی اللہ کا ولی بیٹھا ہو۔ ہم نہیں جانتے تو اس کا فائدہ کیا ہوا؟ چونکہ اولیائے کرام کو رب نے بندوں میں چھپا کر رکھا ہے تو اب بندہ سب کے ساتھ عزت سے بات کرے، اپنے ملازم سے بھی عزت سے بات کرے، غریب سے بھی عزت سے بات کرے۔ کیا پتہ کہ وہ اللہ کا ولی ہو جس سے میں بد تمیزی کر رہا ہوں۔ جس کو میں گالیاں نکالتا ہوں ۔ لوگ اپنے ملازمین کو گالیاں نکال رہے ہوتے ہیں۔ ان کو ایسے ڈانٹ رہے ہوتے ہیں جیسے غلام بنالیا ہے۔ نہ کرو ایسا، ٹھیک ہے وہ غریب ہے، آپ کا ملازم ہے، اگر وہ اللہ کا ولی ہوا تو کیا کریں گے؟ اگر وہ ولی نہ بھی ہو، مسلمان تو ہے اس کی تعظیم کرنی ہے، اس کا دل نہیں دکھانا۔ لیکن اگر وہ اللہ کا ولی ہوا تو!!!!

یاد رکھئے گا ! کتابوں میں لکھا ہے: دو ہی چیزوں کے بارے رب اعلان فرماتا ہے، رب کی طرف سے یہ اعلان ہوا کہ جس نے یہ دو کام کئے وہ ایسا ہے جس نے اللہ سے جنگ کی ہے۔ ایک سود کھانے والا اور دوسرا اگر کسی نے اللہ کے ولی سے دشمنی کی وہ ایسا ہے جیسے اس نے اللہ سے جنگ کی۔ یہ دو کام کرنے والا برباد ہی ہوتا ہے۔ تو بندوں سے عزت سے پیش آیئے، اسی طرح رب نے یہ لیلۃ القدر کو بھی پوشیدہ رکھا تاکہ ہم ان

1...اَخلاقُ الصالحین، ص56۔

پانچوں راتوں میں تلاش کریں۔[1] عبادت کریں ورنہ ہم تو ایسے نکمے لوگ ہیں ایک رات پتہ چل جاتی تو بقیہ راتوں کو پھر ویسے ہی بھول جاتے۔ چلیں اس پوشیدہ ہونے کی وجہ سے پانچوں راتیں تو مسجدیں بھرتی ہیں۔ ان پانچوں راتوں میں سجدے ہوتے ہیں، کچھ عبادتیں ہوتی ہیں۔

اللہ کریم سورہ قدر میں فرماتا ہے: وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ اور تجھے کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے؟

لَیْلَةُ الْقَدْرِ ﳔ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﭨ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ﭩ سَلٰمٌ ﱡ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﭪ (پ:30، قدر:3-5)	ترجمہ کنزُ العِرفان: شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات میں فرشتے اور جبریل اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے اترتے ہیں۔ یہ رات صبح طلوع ہونے تک سلامتی ہے۔

قرآن کریم کا بہترین انداز

قرآن مجید کا یہ انداز، یہ اسلوب بہت ہی شاندار ہے، جب کسی اہم معاملے کی طرف ہماری توجہ دلانی ہوتی ہے تو قرآن خود ہی ہم سے سوال کر رہا ہوتا ہے، جیسے سورہ قدر میں کیا: وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ اور تجھے کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے؟ اس سوال کے ذریعے ہماری توجہ لی جارہی ہے، یہ قرآن کا انداز ہے، اسی طرح سورہ قارعہ میں ہے:

اَلْقَارِعَةُ ﭐ مَا الْقَارِعَةُ ﭑ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ﭒ	ترجمہ کنزُ العِرفان: وہ دل دہلا دینے والی۔ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ دل

1...تفسیر کبیر، 11/229-230۔

دہلا دینے والی کیا ہے؟ | (پ:30، القارعہ:1-3)

قرآن وہاں بھی قیامت کو واضح کررہا ہے تو اب سوال کیا جارہا ہے کہ تم نے کیا جانا قیامت کیا ہے؟ اَلْقَارِعَةُ کیا ہے؟پھر اس کے فوراً بعد قرآن نے توجہ دلانے کے لئے سوالیہ انداز میں فرمایا: وَمَآاَدْرٰىكَ مَاالْقَارِعَةُ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ دل دہلادینے والی کیاہے؟ یہاں بھی قرآن نے یہی اسلوب اختیار کیا،اللہ کا کلام کہہ رہا ہے: وَمَآاَدْرٰىكَ مَالَيْلَةُ الْقَدْرِ اور تجھے کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے؟پھر آگے خود قرآن بتارہاہے: لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

ہزار مہینوں کا مطلب کیا؟

اب ہزار مہینوں کا مطلب کیا ہوا؟ یہ 83 سال 4 مہینے بنتے ہیں، کسی کے ذہن میں یہ سوال آسکتا ہے کہ قرآن نے 100 سال نہیں کہا، 150 سال نہیں کہا ، ہزار مہینوں کے برابر ہی کیوں کہا؟ علماء نے اس کی وجہ بیان کی ہے: نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابہ کرام کو بنی اسرائیل کے ایک بہت عظیم بزرگ کا واقعہ سنایا۔ ان کا نام حضرت شمعون رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ یہ اللہ پاک کے بہت بڑے ولی تھے، بڑے جاندار اور طاقتور بھی تھے، انہوں نے اللہ پاک کی خوب عبادت کی اور ایسی عبادت کی کہ وہ ہزار مہینوں تک روزانہ روزہ رکھتے تھے، رات کو عبادت کرتے تھے اور جہاد بھی کرتے تھے، اتنے طاقتور بھی تھے کہ کافران پر قابو نہیں پاسکتے تھے۔ بڑی مکاری اور چالاکی سے چال چل کر انہوں نے حضرت شمعون رحمۃ اللہ علیہ کو گرفتار کرلیا۔ ان پر بڑا ظلم بھی ہوا اور جنہوں نے ان پر

ظلم کیا اللہ پاک کی طرف سے ان پر عذاب بھی نازل ہوا۔[1] یہ واقعہ بہت طویل ہے میں نے اسے مختصراً بیان کیا ہے۔

صحابہ کرام اور نیکیاں

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جب یہ واقعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سنایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مائنڈ سیٹ بھی کمال کا تھا، ان کا ذہن نیکیوں والا تھا۔ ایسے کمال کے صحابہ ہیں سبحان اللہ، اب انہوں نے جب یہ واقعہ سنا حالانکہ یہ واقعہ آپ نے بھی سنا، میں نے بھی سنا ہمیں تو یہ لگا ہو گا کہ ماشاءاللہ !وہ کتنے بڑے بزرگ تھے، انہوں نے کتنی عبادت کی، کتنا ثواب کمایا جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فوراًاپنی نیکیوں کے بارے میں فکر مند ہو جاتے تھے۔ کہتے ہیں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! یہ پہلی قوم والے تو آگے بڑھ جائیں گے۔ ہماری تو عمریں ہی چھوٹی ہیں حالانکہ وہ ہزار مہینے تک تو روزے رکھتے رہے۔ ہزار مہینے تک تورات میں عبادت کرتے رہے، جہاد کرتے رہے۔

ہزار مہینوں کا مطلب سمجھتے ہیں آپ؟ 83سال 4مہینے۔ ہماری تو عمر ہی 60سال، 70سال، 80سال۔ ہمارے پاس تو اتنی زندگی ہی نہیں، اتنا ٹائم ہی نہیں ہے، اس طرح تو وہ نیکیوں میں آگئے بڑھ گئے !!! یہ بات بڑی کمال کی ہے، ذرا جملہ سمجھئے گا، صحابہ رنجیدہ ہوئے کہ دوسری قوم، دوسری امتیں ہیں وہ نیکیوں میں آگے بڑھ رہی ہیں ہم پیچھے رہ گئے۔ آج ہمارا حال یہ ہے کہ ہم یہ سوچتے ہیں کہ فلاں نے بنگلہ بڑا بنالیا، وہ کاروبار میں آگے بڑھ گیا، وہ پیسوں میں آگے بڑھ گیا، اس کی گاڑی اچھی ہوگئی، اس نے اچھا موبائل

1…مکاشفۃ القلوب، ص306۔

خرید لیا، ہم اسی ٹینشن میں رہ گئے۔

نیکیوں میں کمتر

مجھے آج تک یہ بات سمجھ نہیں آتی جو کسی کا گھر، کاروبار یا دولت دیکھ کر احساس کمتری کا شکار ہوتا ہے اور اپنے آپ کو پیچھے اور ناکام محسوس کرتا ہے وہ کسی تہجد گزار کو دیکھ کر اپنے آپ کو ناکام تصور کیوں نہیں کرتا؟ یہ تہجد پڑھتا ہے میں نہیں پڑھتا۔ یہ روز قرآن پڑھتا ہے میں نہیں پڑھتا۔ یہ دین کا کام بھی کر رہا ہے اور کاروبار بھی کر رہا ہے، میں تو صرف کاروبار کر رہا ہوں، میں تو دین کو ٹائم ہی نہیں دے رہا۔ میں ان موقعوں پر خود کو ناکام خیال کیوں نہیں کرتا؟ خود کو پیچھے محسوس کیوں نہیں کرتا؟

ہر سیر کا سوا سیر ہے

یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نیکیوں کے حوالے سے چیزوں کو سمجھنے کا انداز تھا کہ جب بھی وہ کسی کو نیکیوں میں آگے بڑھتے دیکھتے تو وہ چاہتے تھے کہ ہم بھی آگے بڑھیں۔ خدارا! اگر زندگی میں کسی سے مقابلہ ہی کرنا ہے تو نیکیوں والا مقابلہ کیجئے، اگر دنیاوی مقابلہ کریں گے تو اس میں آپ کبھی بھی پر سکون نہیں ہوں گے، ہر سیر کا سوا سیر موجود ہے۔ آپ لاکھ پتی ہو جائیں گے تو کروڑ پتی نظر آئے گا، کروڑ پتی ہو جائیں گے تو ارب پتی نظر آئے گا، ارب پتی بھی بن جاؤ گے تو اس سے آگے والا نظر آئے گا اور اسی ریس میں زندگی ختم ہو جائے گی۔

پیارے اسلامی بھائیو! خدارا! یہ سیکھئے کہ زندگی میں کیا کرنا ہے۔ یہ لیلۃ القدر اتنی

عظیم رات کیوں ملی؟جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غمزدہ ہوئے تو غمخوار آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قلب اقدس پر بھی رنج طاری ہو گیا۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دل پر کوئی رنج طاری ہو یہ رب کو کب گوارا ہے؟ سبحان اللہ! جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے، عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ غمزدہ نہ ہوں، اللہ کریم نے آپ کی امت کو ایک رات ہر سال ایسی عطا کر دی ہے جو اس رات میں عبادت کر لے گا، (حضرت) شمعون (رحمۃ اللہ علیہ) کی ان ہزار مہینوں کی عبادت سے زیادہ ثواب کما لے گا۔[1]

لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ قرآن نے کہا کہ وہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، ہزار مہینوں سے افضل ہے، افضل کتنا ہے؟ وہ رب جانے، اس کی عطائیں جانیں۔ اور یہ وہ ہزار مہینے کی بات نہیں ہو رہی ہے کہ ایک بندہ ہزار مہینے زندہ رہ کر صرف نمازیں پڑھتا رہا بلکہ حضرت شمعون رحمۃ اللہ علیہ کے ہزار مہینوں کی بات ہو رہی ہے جو ہزار مہینوں تک روزے رکھتے رہے، ہزار مہینوں تک عبادت کرتے رہے، جہاد کرتے رہے اور شہادت کا مرتبہ بھی پایا۔

احسان فراموشی اچھی نہیں

اللہ اکبر! نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کرم نوازی سے، اللہ کے حبیب کی امت ہونے کی برکت سے، اللہ کریم نے ہمیں ہر سال ایک رات ایسی دیدی ہے کہ جو اس ایک رات میں عبادت کر لے وہ حضرت شمعون رحمۃ اللہ علیہ کی ان ہزار مہینوں کی عبادت سے زیادہ ثواب کما لے گا۔

1...تفسیر عزیزی، 3/257۔

Go To Index

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہم پر کتنا بڑا احسان ہے اور ہمیں یہ رات کیوں ملی ہے؟ کس کے صدقے میں یہ رات ملی ہے؟ یہ احسان مانئے، احسان فراموش نہیں ہونا چاہیے، یہ سب کچھ نبی پاک کے صدقے میں ملا ہے، ان کے صدقے ایمان ملا، ان کے صدقے رمضان ملا، ان کے صدقے قرآن ملا، سچی بات تو یہ ہے رحمٰن بھی ان کے صدقے ملا، وہ کیا ہے جو ہم نے درِ مصطفیٰ سے نہیں پایا، جس کو اتنا کچھ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صدقے ملا ہو اس کو تو زندگی ان کی محبت میں گزارنی چاہیے۔ اُس کی زندگی اُن کے گن گاتے ہوئے گزرنی چاہیے، ان کی سنتوں پر عمل کرتے گزرنی چاہیے۔

شبِ قدر اس طرح گزاریں

(1) شبِ قدر تلاش کیجئے

اب تو سمجھ لیجئے کہ شبِ قدر یہ کتنی بڑی رات ہے۔ ان 5 راتوں میں سے کوئی ایک شبِ قدر ہے۔ جیسا کہ نبی پاک، صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب قدر، رمضان شریف کے آخری عشرے کی طاق راتوں (یعنی اِکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور اُنتیسویں راتوں) میں تلاش کرو۔[1]

(2) نبی پاک اور شب قدر

اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم رمضان شریف کا آخری عشرہ کس طرح گزارتے تھے، سنئے ابن ماجہ کی حدیث ہے: سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب رمضان کے آخری دس دِن آتے تو عبادت پر کمر باندھ لیتے، ان میں راتیں جاگا کرتے اور

1...بخاری، 1/661، حدیث: 2017۔

www.dawateislami.net

اپنے اہل کو جگایا کرتے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! تو ہم نے ان پانچ راتوں میں کمربستہ ہو جانا ہے، دن کو آرام کیجئے گا، مصروف دن نہ گزاریں کہ پھر رات کو تھکن ہو جائے گی، ان 5 راتوں کو پلان کیجئے کہ ہم دن میں آرام کریں گے اور پوری رات جاگیں گے، جیسے ہی بیان ختم ہو آپ کو کہیں گھومنے پھرنے جانے کی ضرورت نہیں، ماشاء اللہ! مسجد میں ہی بیٹھیں، یہاں مسجد میں وقت گزار لیں، تلاوت کریں، تھوڑی دیر بعد تسبیح پڑھ لیجئے، ذکر و اذکار پڑھیں، اگر گھر جانا چاہتے ہیں تو مدنی چینل پر پروگرام چل رہے ہوں گے وہ دیکھ لیجئے گا مگر فضول اور گناہوں والے چینل مت دیکھئے گا لیکن! کوشش کریں کہ یہ رات فضول باتوں میں نہ گزرے۔

(3) گویا شب قدر حاصل کرلی

نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ[2] 3 بار پڑھا تو اُس نے گویا شب قدر حاصل کرلی۔[3] ہوسکے تو ہر رات تین بار یہ دُعا پڑھ لینی چاہیے۔

(4) نوافل کی کثرت

علما فرماتے ہیں: جو شبِ قدر میں اِخلاصِ نیت سے نوافل پڑھے گا اُس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔[4] حضرت اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں: بزرگانِ دین

1...ابنِ ماجہ، 2/357، حدیث: 1768۔

2...اللہ کے سوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں جو حِلم و کرم والا ہے، اللہ کریم پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور بڑے عرش کا مالک ہے۔ سگ عطار عبد الحبیب عطاری

3...ابنِ عساکر، 65/276۔

4...روحُ البیان، 10/480۔

اس عشرے کی ہر رات میں دو رکعت نفل شبِ قدر کی نیت سے پڑھا کرتے تھے بعض علما فرماتے ہیں: جو ہر رات دس آیات اِس نیت سے پڑھ لے تو اس کی برکت اور ثواب سے محروم نہ ہو گا۔ تو ہمیں اس رات خوب خوب نوافل بھی پڑھنے ہیں۔

(5) صدقہ کیجئے

آپ نے اس رات ایک کام اور بھی کرنا ہے، ان پانچوں راتوں میں صدقہ کریں۔ بے شک کچھ بھی کریں، جس کی جتنی حیثیت ہے، چاہے 50 روپے کریں، 100 روپے کریں، ہزار کریں، لاکھ کریں، پانچوں راتوں میں صدقہ ضرور دینا، جو رات لیلۃ القدر ہوگئی آپ کا صدقہ لیلۃ القدر والا ہو جائے گا۔ انسان کاروبار بھی تو کرتا ہے، دیکھتا ہے کہاں نفع زیادہ ہو گا تو یہ پانچ راتیں تو نفع والی ہیں۔ ان پانچوں راتوں کو پلان کریں کہ وہ کون کونسی عبادت ہے جو ہم ان راتوں میں کر سکتے ہیں۔

(6) والدین کی قبور

جن کے والدین دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں، ممکن ہو تو ان پانچوں راتوں میں قبرستان چلے جائیں تو ماں باپ کی قبر پر جانا لیلۃ القدر میں جانا ہو جائے گا تو اب آپ سوچتے جائیں کہ میں اس رات کو کیا کیا ایسا کر سکتا ہوں کہ میرا عبادت کرنا ان شاء اللہ! میری وہ رات، وہ عبادت لیلۃ القدر میں شمار ہو جائے۔

بزرگ کا تجربہ اور شب قدر

ایک بہت بڑے بزرگ حضرت شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ وہ کیا فرماتے ہیں، انہوں نے اپنی زندگی کا ایک تجربہ بیان کیا ہے حالانکہ ایسا ہو یہ ضروری نہیں ہے مگر

بزرگوں کا تجربہ ہے وہ بھی ہمارے سامنے آجائے، وہ فرماتے ہیں: جب کبھی اتوار یا بُدھ کو پہلا روزہ ہوا تو اُنتیسویں شب، اگر پیر کا پہلا روزہ ہو اتو اکیسویں شب، اگر پہلا روزہ منگل یا جمعہ کو ہوا تو ستائیسویں شب اگر پہلا روزہ جمعرات کو ہوا تو پچیسویں شب اور اگر پہلا روزہ ہفتے کو ہوا تو میں نے تئیسویں شب میں شَبِ قَدْر کو پایا۔[1]

27ویں رات شب قدر

بہت بڑے بڑے علما کا ماننا یہ ہے کہ ستائیسویں شب ہی شب قدر ہے، سیِّدُ القراء حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے نزدیک ستائیسویں شب ہی **شب قدر** ہے۔[2]

27ویں شب کو شب قدر ہونے میں ایک بہت بڑا اشارہ سورہ قدر میں ہی ہے: سورہ قدر میں لیلۃ القدر 3 بار آیا ہے

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚۖ(۱) وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ؕ(۲) لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ۬ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕۛ(۳)

(پ:30، قدر:1-3)

ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

اب بتایئے لیلۃ القدر لفظ کتنی بار آیا ہے؟ 3بار آیا ہے۔ لیلۃ القدر جو لفظ ہے اس میں 9 حروف ہیں، اب 9 کو 3 سے ضرب دیں تو جواب 27 آتا ہے تو کچھ علما کہتے ہیں: یہ اشارہ ہے کہ 27ویں رات وہ شب قدر ہے۔[3] بہر حال یہ ساری باتیں کرنے کا مقصد یہ

1... تفسیرِ صاوی، 6/2400۔
2... مسلم، ص383، حدیث:762۔
3... تفسیر عزیزی، 3/259۔

ہے کہ اس رات کی اہمیت کو سمجھئے اور ان شاءاللہ! ان پانچوں راتوں میں ہم نے عبادت کرنی ہے۔

شب قدر کی علامات

اس رات کی کچھ علامتیں بھی ہیں ۔دیکھئے! نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کتنا بڑا احسان کیا کہ ہمیں شب قدر کی بہت ساری نشانیاں بھی بتادیں۔سنئے! اس رات کی کیا کیا علامتیں ہیں؟ چنانچہ

حضرت عُبادہ بن صَامِت رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں شب قدر کے بارے میں سوال کیا تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: شب قدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں یعنی اِکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں یا اُنتیسویں شب میں تلاش کرو اور پھر فرمایا: تو جو کوئی اِیمان کے ساتھ بہ نیتِ ثواب اِس مبارَک رات میں عبادت کرے، اُس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ شب قدر کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ

وہ مبارک شب کھلی ہوئی روشن اور بالکل صاف وشفاف ہوتی ہے۔ اس رات نہ زیادہ گرمی ہوگی، نہ زیادہ سردی ہوگی بلکہ یہ رات معتدل ہوگی گویا اس میں چاند کھلا ہوا ہوگا۔ شیطان کو آسمان سے ستارے نہیں مارے جاتے ۔ کبھی آپ نے ستارے ٹوٹتے ہوئے دیکھے ہوں گے شہر میں تو بہت کم نظر آتے ہیں مگر گاؤں میں زیادہ نظر آتے ہیں وہ شیطان کو ستارے مارے جاتے ہیں لیکن اس رات میں شیطان کو ستارے نہیں مارے جاتے اور یہ بھی بتایا کہ اس رات کے بعد جو صبح آتی ہے یعنی رات کے بعد صبح جو سورج نکلتا ہے وہ بغیر

شعاؤں کے طلوع ہوتا ہے۔یعنی سورج ایسے نکلتا ہے کہ جیسے چودھویں رات کا چاند ہوتاہے۔[1] اور بعض علماءیہ بھی فرماتےہیں:اس رات سمندرکاپانی میٹھاہوجاتاہے۔[2]

آنکھ والا ترے جوبن کا تماشا دیکھے | دِیدۂِ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

پیارے اسلامی بھائیو!شب قدر کی یہ علامتیں بیان ہوئی ہیں،ان شاء اللہ!میں بھی نیت کرتا ہوں،آپ بھی نیت کریں یہ پانچوں راتیں ہم خوب عبادت میں گزاریں گے۔ ان شاء اللہ! دعاؤں میں گزاریں گے۔نوافل میں گزاریں گے،تلاوت قرآن میں گزاریں گے،درودپاک پڑھ کرگزاریں گے،ذکرواذکارمیں گزاریں گے۔ان شاءاللہ

دل زندہ رہے گا

میں اپنے بیان کو اختتام کی طرف لاتا ہوں،چاندرات میں عبادت کی فضیلت سماعت کیجئے چنانچہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جس نے عیدین کی رات(یعنی شبِ عید الفطر اور شب عِیدُالاَضحیٰ)طلبِ ثواب کے لئے قیام کیا،اُس دن اُس کا دِل نہیں مرے گا،جس دن(لوگوں کے)دل مرجائیں گے۔[3]

رحمت الٰہی اور اعلانِ معافی

چاند رات کیا خوبصورت رات ہے،چاند رات کو لَیۡلَۃُ الۡجَائِزَۃ کہا گیا ہے۔خدارا!یہ رات غفلت میں مت گزاریئے گا۔حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہماسے روایت ہے: جب عید الفطر کی مبارک رات تشریف لاتی ہے تو اُسے لَیۡلَۃُ الۡجَائِزَۃ یعنی انعام کی رات

1...مسند احمد،8/414،402،حدیث:22829،22774۔
2...تفسیرعزیزی،3/258،تفسیر کبیر،11/230۔
3...ابنِ ماجہ،2/365،حدیث:1782۔

کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ پاک اپنے معصوم فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور سے سماعت کیجئے کہ عید والے دن اللہ پاک کی طرف سے کیسا اہتمام ہوتا ہے کہ تمام شہروں میں اللہ پاک فرشتے بھیجتا ہے چنانچہ وہ فرشتے زمین پر تشریف لا کر سب گلیوں، راہوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جی ہاں! ہر راستے پر فرشتے کھڑے ہوتے ہیں اور اس طرح ندا دیتے ہیں: اے امت محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اس رب کریم کی بارگاہ کی طرف چلو جو بہت زیادہ عطا کرنے والا اور بڑے سے بڑا گناہ معاف فرمانے والا ہے پھر اللہ پاک اپنے بندوں سے یوں مخاطب ہوتا ہے اے میرے بندو! مانگو! کیا مانگتے ہو؟ میری عزت و جلال کی قسم! آج کے روز اس (عید کے) اجتماع میں اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے وہ پورا کروں گا اور جو کچھ دنیا کے بارے میں مانگو گے اس میں تمہاری بھلائی کی طرف نظر فرماؤں گا یعنی ہم عید کے دن اپنی دنیا کے لئے جو مانگیں گے اللہ جو اس میں ہمارے لئے بہتر ہو گا عطا فرمائے گا۔ میری عزت کی قسم! جب تک تم میرا لحاظ رکھو گے میں بھی تمہاری خطاؤں کی پردہ پوشی فرماتا رہوں گا۔ میری عزت و جلال کی قسم! میں تمہیں حد سے بڑھنے والوں (یعنی مجرموں) کے ساتھ رسوا نہ کروں گا۔ پس اپنے گھروں کی طرف مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ، تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں بھی تم سے راضی ہو گیا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! عید کی رات یہ مزدوری ملنے کی رات ہے اور عید کا دن یہ بھی

1... الترغیب والترھیب، 2/60، حدیث: 23۔

مزدوری ملنے کا دن ہے۔ کبھی آپ نے ایسا دیکھا ہے کہ جس نوکر کو تنخواہ ملنی ہو اُسی دن جا کر سیٹھ کو ناراض کر دے، سیٹھ کے پاس جائے اور بد تمیزی شروع کر دے، بونس ملنا ہے اور جا کر سیٹھ کے ساتھ بد تمیزی شروع کر دے بندہ بولے یار تنخواہ والے دن تو ایسا نہیں کرنا تھا۔ آج تو بونس ملنا تھا آج ہی صاحب کو ناراض کر دیا۔ جس رات مزدوری ملنی ہے کیا وہ رات گناہوں میں گزاریں گے؟ عید کے دن مغفرت ملنی ہے، وہ عید گانے باجوں میں اور بے حیائی میں گزاریں گے؟ نہیں پیارے اسلامی بھائیو ایسا ہر گز مت کیجیے۔

فاروق اعظم کی عید

حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کا مرتبہ کیا ہے؟ حضرت عمر کے بارے میں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: لَوْكَانَ بَعْدِيْ نَبِيًّا لَكَانَ عُمَرُ [1] اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا مگر وہ عمر جب ان کے گھر پر لوگ عید والے دن دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں، آپ دروازہ کھولتے ہیں، آنکھوں میں آنسو ہیں لوگ کہتے ہیں: عمر! عید کا دن اور آنکھوں میں آنسو کیسے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسی ہستی کیا کہتی ہے: آپ کہتے ہیں: عید تو اس کی ہوتی ہے جسے معلوم ہو کہ اس کے روزے قبول ہوئے کہ نہیں۔ عمر نہیں جانتا کہ اس کے روزے قبول ہوئے کہ نہیں۔ [2]

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ کہہ رہے ہیں اور ہم جیسا غافل اگر گناہوں میں عید گزارے، تو خدارا! اس بار عید میں گناہوں کے سیلاب میں نہیں بہنا، خوشی میں بھی رب کو یاد کرنا ہے، نمازوں کی پابندی کرنی ہے، اللہ پاک ہم سب کو ماہِ

1...ترمذی، 5/385، حدیث:3806۔
2...نورانی تقریریں، ص184۔

رمضان کی برکتیں عطا فرمائے۔ لَیۡلَۃُ الۡجَائِزَۃ میں جب مزدوری بٹے تو اللہ ہمیں بھی اپنے کرم کے خزانوں سے عطا فرمائے۔ عید کے اجتماع میں جب مغفرت کے پروانے تقسیم ہوں، میرے مولیٰ! ہمیں بھی اس مغفرت کے اعلان سے محروم نہ کرنا۔

الحمدللہ! علم دین کی ایسی پیاری پیاری باتیں دعوت اسلامی کے دینی ماحول میں بتائی جاتی ہیں ، میری آپ سے گزارش ہے کہ دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے، قافلوں میں سفر کیجئے، ہفتہ وار مدنی مذاکرہ جس میں شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری علم و حکمت کی باتیں ارشاد فرماتے ہیں تو مدنی مذاکرہ کو دیکھنے کا معمول بنالیجئے، ہر ہفتے بعد نماز عشا براہ راست مدنی چینل پر مدنی مذاکرہ دکھایا جاتا ہے، خود بھی دیکھیں اور اپنے گھر والوں کو بھی دکھائیں، ان شاء اللہ علم دین کا کثیر خزانہ ہاتھ آئے گا۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب ، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مطبوعہ
قرآنِ پاک	مکتبۃ المدینہ
ترجمہ کنز العرفان	مکتبۃ المدینہ
تفسیر کبیر	دار احیاء التراث العربی، بیروت 1420ھ
تفسیر صاوی	دار الفکر بیروت
تفسیر قرطبی	دار الفکر بیروت
تفسیر مدارک	صدیقیہ کتب خانہ اکوڑہ خٹک
تفسیر خازن	سرحد
صراط الجنان	باب المدینہ کراچی
جلالین مع الصاوی	باب المدینہ کراچی 1421ھ
تفسیر عزیزی	باب المدینہ کراچی
روحُ البَیان	دار احیاء التراث العربی بیروت
خزائن العرفان	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
در منثور	دار الکتب العلمیۃ 1419ھ
بخاری	دار الکتب العلمیۃ 1419ھ
ترمذی	دار الفکر بیروت 1414ھ
ابو داود	دار احیاء التراث العربی 1421ھ
ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت 1420ھ
مسند احمد	دار الفکر بیروت 1414ھ
معجم کبیر	دار احیاء التراث العربی 1422ھ

معجم اوسط	دار الکتب العلمیۃ1420ھ
جامع صغیر	دار الکتب العلمیہ، بیروت1425ھ
کنزالعمال	دار الکتب العلمیہ، بیروت1419ھ
مستدرک	دار المعرفہ بیروت
مجمع الزوائد	دار الفکر، بیروت1420ھ
نسائی	دار الکتب العلمیہ بیروت
شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ، بیروت 1421ھ
کشف الخفاء	دار الکتب العلمیۃ1422ھ
حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیۃ1418ھ
السیرۃ الحلبیہ	دار الکتب العلمیہ، بیروت1422ھ
کتاب الدعاللطبرانی	دار الکتب العلمیہ بیروت
تاریخ الخلفاء	باب المدینہ کراچی
ابن عساکر	دار الفکر بیروت
الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	دار الکتب العلمیہ، بیروت1417ھ
الترغیب والترہیب	دارالفکر بیروت1418ھ
موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا	المکتبۃ العصریۃ1426ھ
کتاب المغازی للواقدی	مؤسسۃ الاعلمی1409ھ
قوتُ القلوب	مرکز اھل سنت برکات رضا ھند
سبل الھدیٰ والرشاد	دار الکتب العلمیۃ بیروت1414ھ
احیاء العلوم	دار الکتب العلمیۃ1429ھ
ریاض النضرہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
کتاب الزھد	دار الکتب العلمیۃ بیروت

قول البدیع	مؤسسۃ الریان بیروت 1422ھ
لطائف المعارف	دار ابن حزم مکتبہ شامہ
مواہب اللدنیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
قلیوبی	باب المدینہ کراچی
عیون الحکایات	دار الکتب العلمیۃ بیروت
راحت القلوب	ضیاء القران مرکز الاولیاء لاہور
لطائف المعارف	دار ابن حزم مکتبہ شامہ
حکایتیں اور نصیحتیں	مکتبۃ المدینہ کراچی
خوفناک جادوگر	مکتبۃ المدینہ کراچی
فکر مدینہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
آبِ کوثر	مکتبۃ المدینہ کراچی
ضیائے صدقات	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضان ریاض الصالحین	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضان سنت	مکتبۃ المدینہ کراچی
کرامات شیر خدا	مکتبۃ المدینہ کراچی
نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں	مکتبۃ المدینہ کراچی
اَخلاق الصالحین	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
جزء الحسن بن عرفۃ العبدی	مکتبہ دار الاقصی کویت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

نیک نَمازی بننے کے لیے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرِب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کے لیے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے لیے عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین دن مَدَنی قافلے میں سَفَر کیجئے ❁ روزانہ اپنے اَعْمال کا جائزہ لے کر **"نیک اَعْمال"** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے شعبۂ اِصلاحِ اَعْمال کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مَقْصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکریم۔ اپنی اِصلاح کے لیے رسالہ: نیک اَعْمال کے مُطابِق عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے **"مَدَنی قافلوں"** میں سَفَر کرنا ہے، اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکریم۔

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net